اُردو ترجمہ

عقلِ بیدار

از تصنیف و لطیف

زبدۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان العاشقین برہان العاشقان خورشید فرخندہ آسمان فقر

حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ

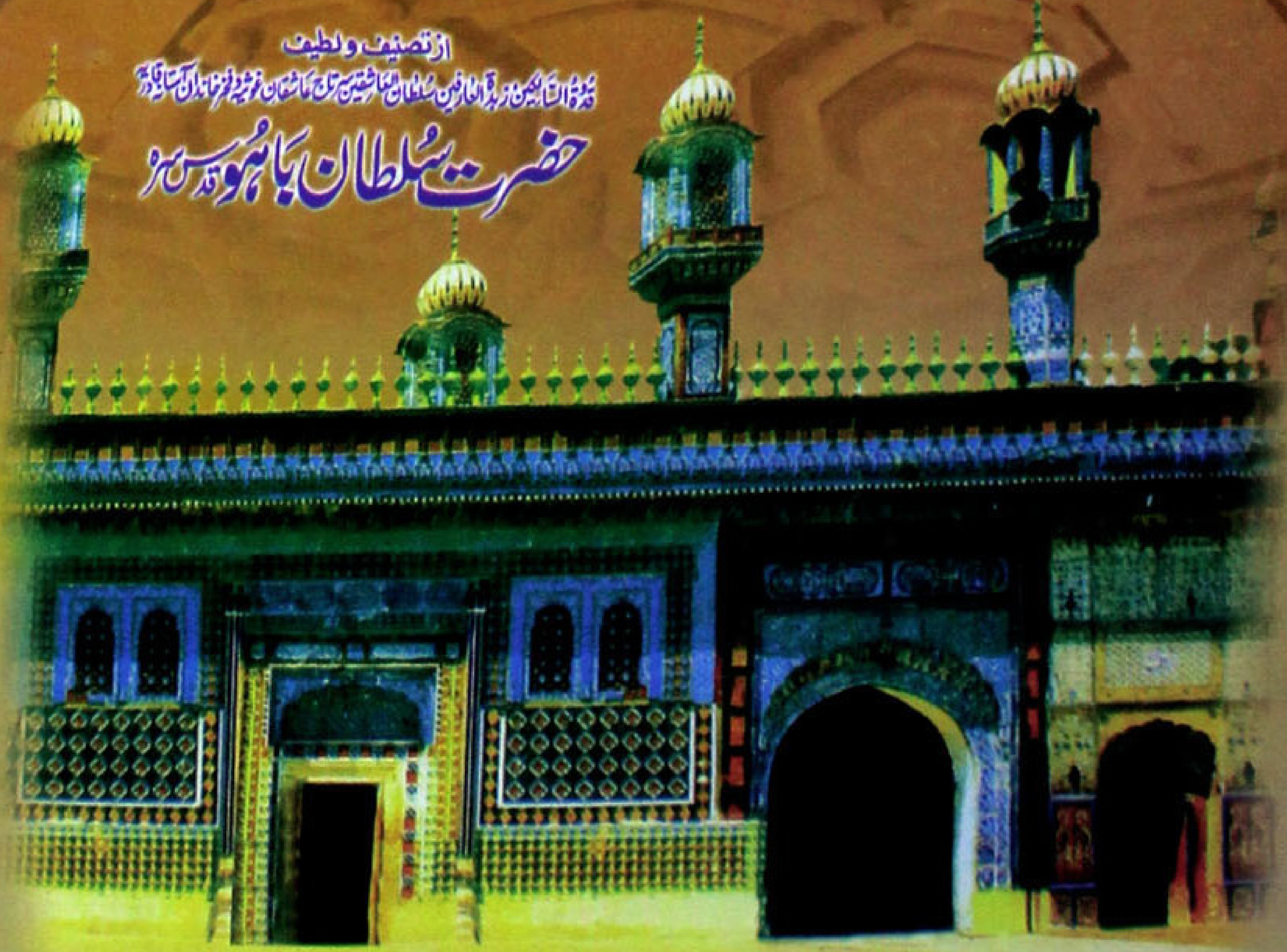

مترجم

ملک فضل الدّین مجدّدی نقشبندی

ناشر

اکبر بُک سیلرز لاہور

اُردو ترجمہ

عقلِ بیدار

از تصنیف و لطیف

برہان الساکنین زبدۃ العارفین سلطان العاشقین برگزیدۂ عاشقاں زبدۃ الفقرا مالک آستانہ

حضرت سُلطان باہُو قدس سرہ

مترجم

ملک فضل الدین مجددی نقشبندی

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

120/- روپے

فہرست مضامین عقل بیدار

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	حمد۔ نام کتاب اور تعریف کامل مرشد وغیرہ - - - - -	۱
۲	سر نور۔ (نقش) - - - - -	۳۰
۳	تفکر اور تصور (نقش) - - - - -	۳۵
۴	نقش دفع خناس - - - - -	۳۶
۵	نقش لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ - -	۳۶
۶	نقش برائے مہمت معرفت - - - - -	۴۱
۷	نقش اسم اللہ ذات (مرتبہ مقام یقین) - - - -	۴۲
۸	نقش اسم اللہ ذات (تزکیہ نفس، تزکیہ قلب وغیرہ - - -	۴۳
۹	نقش ستر ہو - - - - -	۴۴
۱۰	نقش فیض (معرفت اور جمعیت) - - - - -	۴۵
۱۱	تصور اسم محمدیہ - - - - -	۴۵
۱۲	شرح مراقبہ - - - - -	۴۸
۱۳	روضہ مبارک کی دعوت کا نقش - - - -	۵۱
۱۴	نقش مقام حضور - - - - -	۵۲
۱۵	شرح حاضرات باسم اللہ مع نقش - - - -	۵۳
۱۶	فقر کی ابتداء اور انتہا کیا ہوتی ہے - - - -	۵۴
۱۷	شرح انقال - - - - -	۶۳
۱۸	شرح انتقال - - - - -	۶۵
۱۹	شرح دم - - - - -	۶۷
۲۰	شرح علم دعوت زوال دعوت - - - -	۶۹
۲۱	نقش اللہ کشائیدہ ہر مشکل - - - -	۷۳
۲۲	نقش اسم محمدؐ (جمعیت یا جمال محمدی) - - -	۷۴
۲۳	نقش دیدار اصحاب کبار مع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - -	۷۵
۲۴	نقش دیدار نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - - -	۷۹
۲۵	اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام - - - -	۸۰
۲۶	شرح اسماء الحسنیٰ مع خاصیت - - - -	۸۴
۲۷	اسمائے مبارک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع خاصیت - - -	۱۰۹
۲۸	شرح علم دعوت - - - - -	۱۱۲
۲۹	شرح حاضرات اسم اللہ اور حاضرات کلمہ طیبہ - - -	۱۴۲
۳۰	خاتمہ - - - - -	۱۵۱

اُردُو ترجمہ کتاب

عقل بیدار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ط

اللہ تعالے کا شکر و احسان ہے، جو ایمان لانے والوں کا مولے ہے۔ اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔ عاقبت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ تم مرتے دم تک اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ۔

جناب رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار در ہزار تحیات و درود ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۔ وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین عطا کیا۔ تاکہ اس ہدایت اور سچے دین کو خلقت پر ظاہر کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا کی رہنمائی کے لئے اس دنیا میں آئے جو کریم اور امین تھے۔ اور جن کی شان میں قاب قوسین وارد ہے نشانی الذ و مکان اور نور حضور سے پہنچے۔ اللہ تعالے کا درود و سلام ان پر ان کے صحابہ اور اہل بیعت پر بھی ہو۔

بعدازاں تصنیف بے تالیف کا مصنف عرض پرداز ہے کہ اس کتاب میں دین و دنیا کی زر و سیم کا علم کیمیا اور گنج تصرف کا ذکر ہے جو اسے پڑھ کر اس پر عمل کرے گا۔ انشاءاللہ تعالےٰ اسے قرب الٰہی مشاہدہ جمعیت معراج حاصل ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدارِ پُرانوار اور حضوری سے مشرف ہوگا۔ اصلی راہ اس کے ہاتھ آئے گی اور ایک نبی مرسل اور دل کی پاک روح سے ہمیشہ کی صحبت حاصل ہوگی۔ اور ہدایت اس کی رفیق بنے گی۔ جو شخص اس میں شک کرتا ہے وہ معرفت الٰہی کا منکر جھوٹا اور بے دین ہے۔

جسے مندرجہ بالا باتیں حاصل ہوں۔ وہ طریقت کا بادشاہ۔ غالب الاولیا ہوگا۔ اور اسے معرفت اور حقیقت پر پوری دسترس ہوگی۔ اور وہ اسم اللہ جل شانہٗ کے حاضرات کی ارادت اور قوت علمی سے ایک دم میں ایک ہی قدم پر تمام جز و کل کی خبر دے سکے گا۔ اور ایک پلک میں لامحدود فاصلے طے کرے گا۔ اور لاتعداد مراتب پر پہنچے گا۔ کیونکہ ایسے شخص کا مرتبہ وہم و خیال میں بھی نہیں سما سکتا۔ ایسے ہی اشخاص کے بارے میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ اللہ تعالےٰ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے وار ہے۔ اور یہ اشارہ ہے۔ رمز اور ایما انہیں لوگوں کی طرف سے ہے چنانچہ ایسا شخص اسم با مسمیٰ ہو جاتا ہے یعنی اسم اللہ جل شانہٗ کی برکت سے اسے لوح محفوظ کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اور لوح محفوظ پہ تمام علوم کا مطالعہ کرتا ہے پہلے ہی روز ہر سبق کو لیتا ہے۔ اس کی وجہ سے تمام ظاہری علوم اور رسم و رسوم سے بے محتاج ہو جاتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو اِلَّا اللّٰہ کا عاشق ہے۔ کیونکہ فنا فی اللہ عاشق دراصل معشوق ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کہ طالب کو جو کچھ دکھائی دیتا ہے۔ وہ غیر مخلوق کے انوار کا مشاہدہ ہے۔ اس طریق میں اسم اللہ جل شانہٗ ذات کے مرقوم کی وجہ سے مشق کی جاتی ہے۔ جن کے کرنے سے پہلے ہی دن توحید الٰہی اور قرب اللہ جل شانہٗ حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب مراتب باطن کی ایک ہی نگاہ سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ان میں اس قدر قدرت ہوتی ہے۔ کہ اگر چاہیں تو بادشاہ کو رسوا اور خوار کر دیں۔ اور اگر گدا بنا دیں۔ اور چاہیں تو گدا کو بادشاہی کا مرتبہ بخش دیں۔

اس مصنف کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے تلقین الرشاد بوسیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حاصل ہے۔ اور حضرت پیر دستگیر حضرت محی الدین قدس سرہ العزیز کا مرید ہے جو شخص انکاری ہے وہ بدبخت ہے۔

واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر ہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ اور از خود خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

یہ تصنیف (عقل بیدار) عین رحمت شمار و فیض فضل عطا ہے۔ یہ طالبوں کے لئے بخشش ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ سے ہے اور خداوند تعالےٰ کے ساتھ ہے ؎

فردا را امروز بنماید لقا !!   کہ بہ بیند کور چشم بے حیا

قولہ تعالیٰ: وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کو نہیں دیکھتا وہ آخرت میں بھی نہیں دیکھے گا۔ ؎

ہر کہ بیند شناسد حق بداں   حجتہ اینجاست جانم لامکان

اس تصنیف کا مصنف عالم علم تصوف اور صحیف القلوب لاسوی اللہ تصور ربانی میں مقید۔ حضور شریف سے مشرف۔ قبور لطیف کی روحوں پر متصرف۔ متوجہ بقرب اللہ فنا فی اللہ۔ متحقق جامع الحقیقت۔ رفیق حق۔ سالک سلوک۔ اور آزمائش راہ سے فارغ معرفت لاہوت کا مبتدی۔ الہام اللہ کا ہم سخن۔ عارف عیاں۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں دائمی حاضر۔ غلام خانہ زاد۔ طالب مرید قادری بن کا باھو باھُو۔ جس کے بدن کا ہر بال بمنزلہ زبان ہے۔ اور جسے بے قبض۔ بسط۔ بے سکر۔ صحو اور بے لغو رلو حاصل ہے اور جو ھُو میں غرق اور غرق فی ھُو کا محرم اور ورد مستغفر ہے۔ اور جس کے قلب بیدار میں سے لطیفہ غیب الغیب انوار پروردگار سے متجلی ہے۔ اور دیدار کا متوجہ ہے۔ اور جسے اس قسم کا نعم البدل علم کہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ہر روز ان کی خاص حالت ہوتی ہے حاصل ہوتا ہے اور جو روز ازل سے ہی فنا فی اللہ ہے۔ اور جس کا پورا پتہ یہ ہے۔ باھُو ولد بایزید عرف اعوان ساکن قلعہ شورکوٹ۔ اللہ تعالےٰ اسے آفات اور ظلم سے محفوظ رکھے۔ اور جو دریائے توحید کا موتی نکالنے والا ہے۔ غوطہ خور شرف سے مشرف اور عطا کیا سے نبی خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ اس عرض پر ہوا:

ہے کہ عقلمند وہ ہے، جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طالب اور مرید ہو۔ قرآن رحمان کے موافق ہو۔ نفس و دنیا و شیطان کے مخالف ہو۔ اور حدیث نبی آخرالزماں کا تابع ہو۔ اور شریعت کے مطابق عمل کرے اور اس کے امر و نواہی کو سمجھتے، بجا لاتے۔ پھر معرفت الٰہی کا رخ کر کے قرب و دیدار سے فنا فی اللہ بنے۔ دنیا چھوڑ دے۔ خلقت سے قطع تعلق کر لے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پا لیتا ہے۔ وہ نفسانی خواہشات اور حرص و ہوا سے باز رہتا ہے اور دلی آنکھوں سے انوار ذات اللہ جل شانہٗ کا مشاہدہ کرتا ہے۔

واضح رہے کہ اس کتاب کتاب الارباب کا نام عقل بیدار رکھا گیا ہے اور نیز علم بیدار کیونکہ اس کا مطالعہ کرنے والا اولیائے لایحتاج اور نیز **شمس العارفین** کا خطاب حاصل کرتا ہے۔ اس کتاب کو **نسخہ فیض رسان** بھی کہتے ہیں۔ اور **طبقات مفصل الجنج** بھی کیونکہ یہ سراسر رحمت رحیم کی بارش اور کرم کریم کی کان ہے۔ اور اس سے فتوحات غیب الغیب اور ارادت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں نہیں کہ جسے اس کتاب کی اکسیر ہنر کیمیا کی عنایت کے خزانے کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر مثل کیمیا ہو جاتی ہے۔ اور اسے دنیاوی زر و مال اور نقد و جنس بے شمار حاصل ہوتا ہے پس جس شخص نے اس کتاب سے کچھ حاصل نہ کیا۔ اور اس سے اسے معرفت الٰہی حاصل ہوئی۔ اور نہ اسے جمعیت جمال و وصال اور نہ اس کا نصیبہ کھلا۔ تو سمجھ لو کہ عاجز ہے ہلاکت فقر و فاقہ۔ مفلسی۔ پریشانی اور بے جمعیتی احوال سب کا زوال اور وبال اس کی گردن پر ہے ؎

احمقاں را نیست بہرش زیں مقام   کے رسد برایں مراتب لاف زن
با ہنر کیمیائے گنج مفلس را نمود   ہر کہ را عقل است حاصل کردہ زود

ان دو مراتب میں سے ایک علم دعوت، عمل قبول اور مواکلی ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ قرب اللہ جل شانہٗ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ [illegible] اللہ نور سے حاصل ہوتا ہے۔

(قولہ تعالیٰ)

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ وہ نور علیٰ نور ہے پس اللہ جسے چاہتا ہے۔ اپنے نور کی ہدایت عنایت کرتا ہے۔

مرشد کامل و مکمل کے نور کے سبب طالب ذکر و فکر مستی۔ اور درود وظائف اور کشف و کرامت ہستی سے نکلتا ہے اور درستی کے راز میں آ پڑتا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ فقیر لایحتاج بن جاتا ہے اور فقیر کو اس قسم کی قوت توفیق حاصل ہوتی ہے۔ کہ مشرق سے لے کر مغرب تک ساتوں ولایتوں کے بادشاہوں کے مراتب اس کے زیر حکم ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ دنیا کو فانی سمجھتا ہے۔ اس لئے دنیاوی بادشاہی کی طرف مائل نہیں ہوتا ورنہ کامل کے نزدیک بادشاہی کا مرتبہ اختیار کر لینا کچھ مشکل نہیں بلکہ باآسانی دوسروں کو صرف توجہ نظری سے یہ مرتبہ بخش سکتا ہے ۔

مرشد کامل اوّل ہی اوّل طالب صادق کو کیمیا اکسیر فیض بخش کے ستتر ہنر عطا کرتا ہے ناقص طالب کو محروم رکھنا غلطی ہے۔ جس طالب کو ہنر کیمیا سے جمعیت نفس حاصل ہو۔ وہ کسی حالت میں بھی سوال کا محتاج نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اسے قرب اللہ جلشانہٗ کی معرفت سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام ہدایت عنایت کے ماتحت ہیں۔ اور عنایت پانچ طرح کی ہوتی ہے ۔

عنایت نفس۔ عنایت قلب۔ عنایت روح۔ عنایت سِر اور عنایت نور جسے جمعیت کل بھی کہتے ہیں جس سے مطلق قرب اللہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے ۔

جب طالب عنایت یا ہدایت کے مرتبے میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس کے وجود حرص و طمع اور تمام ناشائستہ اوصاف نکل جاتے ہیں۔ ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں۔ اور باطنی کھل جاتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عنایت بغیر کلمہ فقر اور حکایت باخدا اسرار شکایت ہے اور اس کے حاصل کئے بغیر طالب شرمندہ اور روسیاہ ہے اور معرفت قرب اللہ جل شانہٗ سے محروم ہے ۔

اوّل عنایت ہوتی ہے اور پھر ہدایت چنانچہ اگر با اخلاص مرش [illegible] ب کو اسم اللہ جل شانہٗ ذات کی توجہ کرے اور گنج تحقیقات کا تصور تلقین کر [illegible] ز طالب کے مرتبے کو اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے اور جذب جمالیت [illegible] ہے طالب کے وجود کو نور بنا دیتا ہے اور یکبارگی حضوری سے مشرف کر دیتا ہے۔ اگر طالب بے قدری۔ تو لائق احسان ہے کیونکہ باادب باحیا ہوتا ہے۔ اس قسم کا طالب بہت کمیاب ہوتا ہے۔ ایسے مرید کے وجود سے مرشد ظلمتوں کو نکال دیتا ہے۔ اور ایک دم میں یا ایک دن رات میں

یا ایک ہفتے میں یا ایک مہینے میں یا ایک سال میں یا طالب ضرور بضرور قرب الہی کو پہنچ جاتا ہے۔

اگر طالب محض زبانی تقلید اور لاف زنی کرتا ہے اور ہر بات میں جھوٹ بولتا ہے اور علاوہ ازیں اس کا اعتقاد بھی درست نہیں۔ تو مرشد ایسے طالب کو بہت سی ریاضت بتاتا ہے تاکہ اس کا مغرور نفس معرفت حضوری کی قدر کر سکے۔ جو ظاہر پرست اور ہوائے نفسانی میں گرفتار ہے۔ اسے عنایت حق کے فیض کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ ظاہر میں بہت عبادت و ریاضت کرتا ہے۔ اور باطن میں اسے معرفت الہی کی خبر نہیں۔ تو سمجھ لے کہ وہ بیچارہ کشف۔ گمراہی اور کرامات کے جنگل میں سرگردان ہے۔ وہ عوام کا کام کرتا ہے اور خواصوں کے مرتبے سے محروم ہے۔ جو شخص خود چاند سے لے کر مچھلی تک کا واقف ہے۔ وہ قدرت الہی سے کسی کو بھی اس بات کی آگاہی دے سکتا ہے ان مراتب کو مرشد کامل تو ایک لمحہ میں عطا کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ فقیر جان جہان ہوتا ہے۔ اور تمام عالم کی حقیقت کو غیب الغیب سے ظاہر کر سکتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ عارف ہشیار اور صاف نظر فقیر کے یہی مراتب ہیں۔ بشرطیکہ اول اس کا قلب سلیم ہو۔ اور بحق تسلیم اسے حاصل ہو۔ اور ہر کیمیا کی راہ کی قوت سے واصل ہو۔ اس قسم کا قرب اختیاری فقر کا ہے جو صفت کریم کا عارف ہے۔

سات کیمیائے اکسیر حسب ذیل ہیں۔ جو جمعیت نظر کے لئے تکیہ یقین ہے۔

(۱) کیمیائے اکسیر کے ہنر کی توثیت (۲) کیمیائے اکسیری دعوت کا علم (۳) علم قرآن جس کے سبب آیات سے اسم اعظم اور تفسیر حاصل کی جاتی ہے (۴) روشن ضمیری کا علم کیمیا (۵) توجہ نظر یا تاثیر کا علم کیمیا (۶) ایک ہفتے میں ہر ولایت کی بادشاہی پر غالب آنے اور مشرق سے مغرب کی ساتوں ولایتوں پر قبضہ پانے کا علم کیمیا۔ (۷) مہر شکر۔ حیابار رضا۔ نفس فنا۔ زندہ قلب۔ روح بقا کا علم کیمیا۔ کہ جس وقت چاہے۔ بحر نور میں غرق ہو جائے۔ اور جس وقت چاہے بقا سے مشرف ہو جائے۔

جو مرشد۔ پہلے دن طالب کو مندرجہ ذیل ساتوں کیمیا نصیب کرتا ہے۔ او۔ علم کیمیا کا سبق دیتا ہے اس کے لئے طالب کو روا ہے اور مرشد باتوفیق ہے ارشاد

حاصل کرنا مناسب ہے ورنہ یقین کا خون کرنا ہے۔ بلکہ بے تصرف مُرشد کا طالب مفلس بیدین اور بے یقین ہو جاتا ہے۔ دن رات زیادتی طلب میں کتے کی طرح دروازے کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ اور ہر دروازے پر خود فروشی کرتا پھرتا ہے۔ اس قسم کے طالب اور مُرشد دونوں لعین اور علیل ہیں۔

کامل روشن ضمیر اور صاحب نظر فقیر بمنزلہ حضرت خضر علیہ السلام ہے۔ کہ توجہ نظری ہی سے ڈھیلوں کو سونا بنا دیتا ہے۔ اس نظر کو کیمیا کہتے ہیں جس میں اس قسم کی قوت ہے اس کے نزدیک سونا اور مٹی یکساں ہے۔

اِن مراتب پر فخر نہ کرنا کیوں کہ یہ معرفتِ الٰہی سے بعید ہے۔ اِس مرتبے کو حضرت بی بی رابعہؒ اور سلطان بایزیدؒ نے اختیار نہیں کیا۔

مُبتدی طالب کو علم کیمیا سکھانا اور اسے صاحبِ رُتبہ بنانا عین ثواب ہے۔ کیونکہ مُفلس فقیر کو شیطانی خطرات اور نفسانی وسوسے توہمات برباد کر دیتے ہیں۔ مگر جن کا دل غنی ہوتا ہے۔ اور جنہیں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے وہ ان باتوں سے بچ جاتے ہیں۔

دوسرے طالب صادق کو کیمیا کا تصرف اس واسطے سکھلانا چاہیئے۔ تاکہ وہ مستحقوں یتیموں۔ بیواؤں۔ علما۔ فقہا۔ اولیاء۔ فقرا۔ غوث اور قطب کی امداد کر سکے۔

درویش کو جب تصرف حاصل ہو جائے۔ تو دنیا آخرت کی کھیتی ہے کے مطابق سب کچھ راہِ خدا میں صرف کر دینا چاہیئے۔ کیوں کہ اس میں بڑا ثواب ہے۔

واضح رہے کہ مُرشد پر عین فرض ہے۔ کہ تمام خزائن الٰہی کا تصرف طالب عطا کو بخش دے اور اس کے وجود سے فقر فاقہ۔ حرص۔ طمع اور تکلیف و محنت دور کرے تاکہ وہ عاشقانہ زندگی بسر کرکے بادشاہی روزینہ اور مدد معاش کو بھول جائے۔ اور بغیر محنت چرب لقمہ اس کے نصیب ہو۔ ضروری ہے کہ یہ سب کچھ اسے ایک ہفتے یا پانچ روز میں سکھلا دیا جائے۔ ان پانچوں خزانوں سے پانچ ہزار تصرف حاصل ہوتے ہیں۔ جن کے خزانوں کا کوئی شمار نہیں۔ اس قسم کے مراتب مرشد کامل کے واسطے

کچھ بھی مشکل نہیں ۔

پیر اور مرشد کے لئے فرضِ عین ہے کہ پہلے یہ تحقیق کرے کہ پیر کا مرتبہ کیا ہے ۔ اور مرشد کا کیا؟ اور مرید اور طالب کسے کہتے ہیں ۔ اور اُن کے مراتب کیا ہیں ۔ اور طالب کس قسم کا ہونا چاہیئے ۔

واضح رہے کہ صاحبِ مراتب پیر ، مرید کو بغیر چلہ کشی و ریاضت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے اور مرید صادق وہ ہے جو اپنے مال وجان پر ، اور ملکیت پر اپنے پیر کو متصرف سمجھے ۔ پس یہی مراتب مرید لا یرید مثل حضرت رابعہ بی بیؓ اور سلطان بایزیدؒ کے لئے کافی ہیں ۔

مرشد کا کام ہے اسم اللہ جل شانہٗ کی تلقین ۔ اور مرید کا کام ہے ۔ اسم اللہ جل شانہٗ پر یقین ۔ کہ اپنی آنکھوں سے ان دونوں حضورؐ کو دیکھ لے ۔ جس کو ان مراتب کی آگاہی اور دسترس نہیں ۔ وہ پیری ۔ مریدی اور طالبی مریدی سے واقف نہیں ۔ بالغرض اگر مرید پیر پر یقین نہ کرے ۔ تو پیر کے لئے ضروری ہے ۔ کہ مرید کو لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرائے ۔ اور اس کے علوم اس پر منکشف کرے تاکہ قیامت تک اس کا یقین قائم رہ سکے ۔ اور اگر طالب کو مرشد پر اعتبار نہ آئے ۔ تو مرشد کے لئے ضروری ہے ۔ کہ توجہ باطنی سے مرید کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں پہنچائے ۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُسے تلقین کریں ۔ تاکہ روزِ قیامت تک طالب کو یقین رہے ۔ بہت سے مرشد حجاموں کی طرح ہیں ۔ اور مرید خادم ہیں ۔

وہ کون سا ایسا علم ہے اور وہ کون سی حکمت ہے جس سے کل چیز ۔ خاص و عام اور ظاہر و باطن ایک ہی گھڑی میں عمل میں آجاتے ہیں اور جس سے مرتبہ فقر ، فنا کو پہنچ جاتا ہے ۔ یہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بیشک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے ، کی برکت سے مالک الملکی فقیر کا مرتبہ ہے ۔ یہ عارف باخبر کے مراتب ہیں ۔ یہ اہل ذات پروردگار کے درجات ہیں ۔ انہیں تیلی کا بیل کیا سمجھے ۔ یہ تمام علم و علوم تمام کیمیائی گنج ۔ اور تمام معلوم و باطنی سے واقف ہونا ۔ اور قرب حضوری ۔ حیّ ۔ قیوم ۔ تصور نور کی توفیق اور علم کی تحقیق ۔ اور قبر اولیاء اللہ پر دعوت پڑھنے کے عمل سے

حاصل ہوتے ہیں ۔

مرشد کامل نظر سے ہی طالب کے وجود کو زمین و آسمان کے چودہ طبقوں سے وسیع کر دیتا ہے۔ یہ بات کم حوصلہ کے لئے وجود میں نگاہ رکھنا سخت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ قرب اللہ جل شانہٗ سے حضوری کی تلقین۔ دیدار پروردگار کے انوار کی تجلی اور قدرت نظارہ وجود ہے ۔

اسم اللہ ذات کی گرانباری طالب خادم کے وجود کو پارہ پارہ کر دیتی ہے۔ اسے وہی شخص جانتا ہے۔ جس نے اس کو اٹھایا ہے ۔

قولہ تعالےٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ ہم نے جب امانت زمینوں اور آسمانوں کے پیش کی۔ تو اس کے اٹھانے سے عاجز آ کر انہوں نے انکار کر دیا۔ لیکن انسان نے اپنی ظلومی اور جہولی کی وجہ سے اسے اٹھا لیا ۔

کامل مرشد اور مکمل پیر کی اس طرح شناخت ہو سکتی ہے۔ کہ اگر جاہل کو تلقین کرے تو وہ عالم فاضل ہو جائے۔ کیونکہ علماء کے تمام علوم مرشد کامل کے تصرف میں ہوتے ہیں یہ علمیت عارفوں اور عاشقوں کے نصیب ایک دوسرے سے۔ قیامت تک قائم مقام ہوگی۔ اور اس سے تمام علوم ایک ساعت میں سینہ بہ سینہ بالمترتبہ۔ حضور با حضور۔ قرب با قرب۔ تصرف با تصرف۔ قلب با قلب۔ روح با روح۔ سر با سر اور زبان با زبان حاصل ہوتے رہیں گے۔ یہ ایسا مبارک معاملہ ہے۔ جس سے دونوں جہان کا تماشا دیکھ سکتے ہیں۔ اور جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ نظر آتا ہے اور بیان کی زبان سے پڑھے بغیر پڑھ سکتے ہیں۔ جو ناواقف ہیں۔ وہ اسے غیب جانتے ہیں۔ لیکن مرشد کامل کے لئے معمولی بات ہے۔ یہ تو طالب خدا کے پہلے سبق کے مراتب ہیں ۔

اگر مرشد کامل کسی فاضل صاحب تحصیل علم کو تلقین کرے۔ تو اسے کے قلب کو معرفت الٰہی سے اور توحید کے علم تصدیق سے محقق کر دیتا ہے۔ پھر اس کی گویائی کی طاقت لے لیتا ہے اور ظاہر علم سے زبانِ نطق مر جاتی ہے ۔

اگر مرشد کامل کسی بادشاہ قل اللہ کو تلقین کرے۔ تو ملک سلیمانی اور ز قاف سے لے کر قاف تک کی ولائیت اسکندریہ اس کے فیض و تصرف میں آجاتی ہے۔

کامل مرشد کی علامت بھی یہی ہے کہ وہ لا یحتاج ہے کہ محتاج۔ خود فروش اور کشف و کرامات کے سبب مغرور اور خود پسند نہ ہو۔ مکار پارسا اضطراری فقیر بھی ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ کیا تم لوگوں کو نیک کام کرنے کے لئے کہتے ہو۔ اور اپنے تئیں بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم اسے نہیں سمجھتے۔

عاقل وہ ہے۔ جو علم دعوت قبور، علم دعوت حضور، علم دعوت نور۔ اور علم دعوت نظر اللہ منظور ہو۔ دعوت کے لائق وہی شخص ہو سکتے ہیں۔ جن کا وجود مغفور ہے۔ قولہ تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تیرے اگلے پچھلے گناہ اللہ تعالےٰ ضرور بخش دے گا۔

جب صاحب دعوت کامل قرآن شریف سے علم دعوت کو شروع کرتا ہے۔ تو انبیاء۔ اولیاء۔ اصفیا۔ مرسل۔ غوث۔ قطب۔ مومن مسلمان اور تمام روحانی اہل منصب کی روحوں سے مصافحہ کرتا ہے۔ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کا آشنا بنتا ہے۔ قبر بد شاہسوار دعوت پڑھنے سے نہیں کانپتا۔ یہ سارے مراتب دعوت پڑھنے والوں کو پہلے ہی دن نصیب ہوتے ہیں۔

علم دعوت کے دو منصب ہیں۔ چنانچہ کامل کو پہلے ہی دن خزانہ ہاتھ آتا ہے اور ناقص رجعت میں پڑ کر سختی سے مر جاتا ہے۔

نیز شرح دعوت۔ دعوت تیغ برہنہ کی طرح ہے۔ جو تمام عالم کو ایک دم قتل کر سکتی ہے تو اس بارے میں تعجب نہ کر۔ قرآن شریف کلام الٰہی ہے۔ اس پر یقین کر۔ پس کامل یہ تیغ برہنہ ذوالفقار کی طرح ہاتھ میں لے کر موذی کو قبل ایذا اور کفار کو قتل کرتا ہے۔ لیکن ناقص کے لئے یہ تلوار اس کے اور اللہ تعالےٰ کے باہمی رشتے کو قطع کر دیتی ہے۔ اور جس طرف دیکھتا ہے۔ خود بخود رجعت کے سبب خانہ خراب ہو جاتا ہے۔

عاقل وہ ہے جو کامل و ناقص کی تمیز کرے۔ تمیز یہ ہے کہ کامل ترک حیوانات کی

طلب نہیں کرتا ۔ اُسے زکوٰۃ ۔ حصار ۔ سعدہ و نحس وقت ۔ عدد و بروج اور شہد وغیرہ کی کیا ضرورت ہے ہمیشہ رجعت میں پڑ کر خوار ہوتا ہے ۔ جو حلال حیوانات کی ترک کرتے ہیں ۔ جو کہ کفار علیہم اللعنتہ کی رسم ہے ۔ وہ اہل دوزخ ہیں ۔ کامل صاحب ۔ دعوت جو چاہتا ہے کھاتا ہے ۔ کیونکہ اس کا کھانا مجاہدہ نور ہے ۔ اس کی نیند مشاہدہ حضور ہے اور اس کی گفتگو ذکر الٰہی ہے ۔ اس کا قلب بیت المعمور ہے ۔ اور اس کی روح فرحت شوق سے مسرور ہے ؎

سیل بے رہبر بہ دریا می رساند خویش را
شوق چوں رہبر شود تا رہبرے در کار نیست

صاحب دعوت کامل کو علم دعوت قرب الٰہی تک پہنچا دیتا ہے ۔ پروردگار سے الہام باصواب ہوتا ہے ۔ اُسے فرشتہ ۔ موکل اور پیغام کی ضرورت نہیں :

واضح رہے کہ دعوت پڑھنے کے علم میں بعض بلحاظ اجازت ناقص ہوتے ہیں ۔ اور بعض کامل ۔ اور بعض پڑھنے میں ناقص ہوتے ہیں ۔ اور بعض کامل ۔ لیکن اجازت کامل ہوتی ہے اور بعض پڑھنے اور اجازت دونوں میں کامل :

فقیر کی انتہا کیا ہے ؟ توجہ توفیق ۔ تصوّر ۔ فنا فی اللہ اور بحق رفیق ہونا :

سنو! علم دعوت کے پڑھنے سے سونے چاندی کے ہزار ہا خزانوں کا تصرف ۔ شکر بے ریا ۔ ذکر فکر ۔ مراقبہ ۔ اور حکم حکمت بیشمار حاصل ہوتے ہیں ۔ مگر ان سب میں سے فقیر کی ایک توجہ بہتر ہے ۔ جو قرب الٰہی سے باتوفیق ہو ۔ اس کی توجہ روز قیامت تک مسلسل ترقی بخشتی رہتی ہے ۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں ۔ جو صاحب عیان ہے ۔ اور جو ناپڑھے ہوئے علم کو پڑھتا ہے اور ناجانی ہوئی غیب چیز کو جانتا ہے ۔ اور ناسنی ہوئی بات کو بیان کرتا ہے ۔

غیب کو جاننا اللہ تعالےٰ کا خاصہ ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کو اپنا علم خاصہ سکھلاتا ہے ۔ جیسا کہ علم لدنی ۔ بعض کو قرب الٰہی سے الہام پیغام حاصل ہوتا ہے براہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عنایت کردہ ہے ۔ جو اس کا منکر ہے وہ مردود ہے ۔ مردہ دل اور روسیاہ ہے مردار کی جستجو کی درپے ہے ۔ عزّ و جاہ سب کچھ یقین کے تصرف میں ہے ۔ یقین ایمانی زندگی ہے ۔ جسے معاشے ازل

کہتے ہیں۔ اسم اللہ جل شانہٗ کی تلقین وجود میں آفتاب کی طرح طلوع کرتی ہے۔ ایسے شخص اور اللہ تعالےٰ کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔

اگر تم سے کوئی یہ پوچھے کہ تم نے اللہ تعالےٰ کو دیکھا ہے۔ تو اگر تم یہ کہو۔ کہ دیکھا ہے تو وہ دراصل نہیں دیکھا۔ کیونکہ مخلوق کو وہ آنکھیں ہی عطا نہیں۔ جن سے وہ دیکھ سکے۔ تو پھر دیدار کیسا؟

اللہ تعالےٰ جسے اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ اس کے ہفت اندام منور ہو جاتے ہیں اور پھر لامکان میں جو غیر مخلوق کا مکان ہے دیدار نصیب ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کہ اس کی صورت قائم نہیں کر سکتے۔ جو شخص اس قسم کا دیدار کرتا ہے۔ وہ اسے وہم و خیال میں نہیں لا سکتا۔

جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اسے اسم اللہ جل شانہٗ کی تلقین اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے مرنا جینا یکساں ہو جاتا ہے (حدیث مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ حدیث اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ اولیاء اللہ ہرگز نہیں مرتے۔ بلکہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں آجاتے ہیں۔ جسے یقین حاصل ہو گیا۔ سمجھو کہ اسی دم واصل ہو گیا۔ بغیر یقین کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

یقین دو قسم کا ہے ایک قراری۔ جیسا بت پرستوں۔ کافروں اور اہل زنار کا ہے دوسرا اقراری، جو کلمہ گو مسلم کا ہے۔

یقین اعتباری صاحب تصدیق با توفیق کو تحقیق سے حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کا یقین پہاڑ کی طرح ہوتا ہے۔ جو نہ کانپتا ہے نہ سرکتا ہے اور نہ لڑھکتا ہے۔

یقین ایک صفت فقیر ہے جس سے عاجزوں کی دستگیری کی جاتی جسے سلطان الفقراء بھی کہتے ہیں۔ پس جب وجود میں خاصا یقین آجاتا ہے۔ اس سے بے دینی نکل جاتی ہے۔

علماء اور فقراء میں یہ فرق ہے کہ عالم لوگ علم کی مستی کی وجہ سے ہستی میں آتے ہیں اور فقیر غلبات شوق کی مستی کی وجہ سے ہستی سے نکلتے ہیں۔ جو غلبات شوق میں مست رہے وہ اللہ جل شانہٗ سے پیوستہ ہے اور تمام مطالب سے رہائی یافتہ ہے۔ یہ مراتب

بھی یقین بالیقین سکھے ہیں۔ جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ خواہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح بھی کافر کیوں نہ ہو۔ بلاشک و شبہ مسلمان ہو جائے گا۔ اگر مردہ دل ہو گا۔ تو حضورِ دل کی زندگی اُسے حاصل ہو گی۔ اور شرک کفر اور کینے کو چھوڑ دے گا۔

شرح یقین۔ جان لے کہ یقین با علم ہے۔ یا علم بالیقین ہے۔ علم بالیقین سے بیدار مغزی اور پروردگار کی معرفت اور توحید حاصل ہوتی ہے۔ یقین کا مرتبہ اور ہے۔ اور علم یقین کا اور ہے۔

اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ یقین فرق التلقین ہے یا تلقین فرق الیقین ہے۔ تو کہو کہ سالک کے لئے یہ دونوں زبان بھی ہیں اور پَر بھی۔ اگر دونوں اکٹھے ہوں۔ تو بہتر ہے۔ جیسا کہ آنکھ اور بینائی۔ آنکھ بغیر بینائی کام کی نہیں اور بینائی بغیر آنکھ فضول ہے۔ اسی طرح علم یقین سے کچھ فائدہ نہیں۔ اور صرف علم تلقین مفید نہیں۔ علم تلقین سے تصور اور توجہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور علم یقین سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ علم یقین ایمان بناتا ہے اور علم تلقین معراج کو پہنچاتا ہے۔ یہ دونوں قادریہ طریق میں توحید کی کنجیاں ہیں۔ جن سے ہر مشکل کا قفل کھل سکتا ہے۔

قادری کامل مرشد پہلے ہی روز طالب کو تلقین اور یقین عطا کرتا ہے۔ جس سے مرید کے سارے کام مثلاً سننا۔ کمربستہ ہونا۔ دیکھنا۔ لباس۔ مطالعہ وغیرہ یقین سے ہوتے ہیں۔ یقین ایمان کا لباس ہے اور ایمان بغیر یقین بے جان ہے۔ جس نے علم یقین، پڑھا اور علم تلقین سیکھا اسے عمر بھر ریاضت اور چلّہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اصل یقین است یقین بار کن!   محرم اسرار شوی از گنہ قرار کن!
اصل یقین است یقین کن طلب   محرم اسرار شوی از راز رب
اصل یقین است یقین بانظر   نظر یقین بہ بود از سیم و زر
علم یقین یافتش ذاتِ نور!   شد ز یقین صورت رہبر حضور!
این نہ یقین است کہ تو یافتی   پیش بتاں سر بناز تو ساختی
اصل یقین است طلب کن خدا   اصل یقین است طلب مصطفےٰ

باھُو ہر کہ طلب غیر کند بالیقین
تابع شیطان بود آں لعیں!!

جو کچھ زبان سے اقرار کیا ہے اس پر یقین۔ اور جو کچھ کتاب وغیرہ میں سے پڑھا اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ علم پر عمل نہ کیا جائے چاروں مکانوں سے نہ گزر جائے اور از بعد عناصر یعنی خاک۔ پانی آگ اور ہوا سے نہ گذر جائے۔ جو فقیر ان چاروں سے گذر جاتا ہے۔ وہ نور کے مرتبے کو پہنچتا ہے۔ ؎

چار بودم سہ شدم اکنوں دوام　　وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم!
باھُو ہر کہ یکتا گشت فی اللہ شد مقام　　فیض فضلش ایں بود فقرش تمام

حدیث اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ۔ جب فقر مکمل ہو جاتا ہے تو وجود دریا کی طرح ہو جاتا ہے جو توحید نور اور دوام حضور میں غرق ہو۔ یہ مراتب اس فقر کے ہیں۔ جو عارف اور سرور عالم ہو۔ علم پہ مغرور نہ ہو۔ اے بہشت کے مزدور زاہد۔ تو فریفتہ نہ ہو ؎

جسد ما را اور قبر شد زیر خاک　　روح ما را برد رحمت راز پاک
قلب ما را قرب دائم حضور!　　ہر کہ یکتا گشت فی اللہ ذات نور
فقر ما گم تھر گم با جثہ جان　　جثہ را با خود برد در لامکان
ہر کہ گوید اولیاء را مردہ　　عقل آں را نیست دل افسردہ

باھُو ایں راہ نما ہبر از خدا
زندگانی کُن بہ ہمدم مصطفیٰ!

قولہ تعالیٰ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ وہ لوگ جو راہ خدا میں شہید ہوئے ہیں۔ انہیں مردے نہ خیال کرو۔ بلکہ زندہ ہیں۔ تم اس بات کو نہیں سمجھ سکتے ؎

معرفت راہِ دگر علمے دگر　　با مطالعہ رُو نیارد چوں نگر
ناظراں ناظر شد چوں با خدا　　ایں مراتب یافتم از مصطفیٰ

خاص کی صحبت جو معراج ہے اور مشاہدہ اور تفاوت پر موقوف ہے۔ خواہ طالب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ کا سا کیوں نہ ہو۔ جس کی اصل وجود ہی اسم اللہ جل شانہ کی ابتدا ہے اس کے لئے ابتدا اور انتہا ایک ہی ہے۔ اس کو نقطہ دل سے کام ہے۔ بعضوں کو حضور باطن سے باطنی حضور حاصل ہے۔ اور بعض کا باطن ہی

معمور ہے۔ بعض جانتے ہیں۔ اور بعض نہیں جانتے۔ بہتر تو یہ ہے کہ جان کر بھی نہ جائیں۔ وایسا کریں تو تمام غم و الم کا خاتمہ ہو جائے۔ جو شخص علم کے ذریعے نفسانی لذات حاصل کرے وہ بمنزلہ سانپ ہے اور جو علم کے ذریعے قلب اور روح کو سنوارتا ہے وہ عالم باعمل ہے شاید لائق دیدار ہے اور عالم باللہ، عالم نبی اللہ اور عالم ولی اللہ اسی کو کہتے ہیں۔ ایسا شخص علم کے مرتبے سے بڑھ کر اولیاء اللہ کے مرتبے کو پہنچتا ہے۔ اور بایزیدؒ کی طرح اسم جل شانہٗ میں غرق ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ جل شانہٗ اور اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔ وہ ابوجہل ثانی ہے یا فرعون، تو اپنے تئیں ان میں سے کون سا خیال کرتا ہے۔

جس طرح کافر کے لئے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا مشکل ہے۔ اسی طرح مردہ دل کے لئے تصوف مشکل ہے۔ کیونکہ تصوف سے نفس فرمندہ ہوتا ہے۔ دل زندہ ہوتا ہے۔ اور روح دیکھنے والی بن جاتی ہے۔ نیز تصوف سے انسان خدارسیدہ بنتا ہے اور نفسانی لذتوں سے بیزار ہوتا ہے ؎

خندہا بر سینۂ ماخاں مے کنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد در پیش خندی خود کند

فقیر کا دشمن تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو مردہ دل اور حاسد عالم ہے جس کی زبان زندہ لیکن دل تصدیق سے بے خبر ہے اور جہل مرکب میں گرفتار ہے یا وہ جھوٹا منافق اور کافر ہے یا اہل دنیا ہے۔ جسے بہشت میں سے بالشت بھر جگہ بھی نہیں ملے گی۔

کامل فقیر وہ ہے جو ایک دم کے لئے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہو۔ جسے ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم حاصل نہیں۔ وہ فقیر ہی نہیں درویش کا یہ مرتبہ ہے۔ کہ وہ لوح محفوظ کا مطالعہ کرے۔

عالم دو طرح کے ہیں۔ ایک ظاہر دوسرے باطن۔ جو علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انہیں انہیں علم کے سبب ہر رات یا جمعرات یا ہر مہینے یا ہر سال حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوا کرتی ہے۔ جس عالم کو حضور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہیں۔ اس کے وجود کے لئے علم مفید ہی نہیں ایسے عالم کو گدھے کا سا جاہل کہتے ہیں۔ اور ان کا طبقہ ہمیشہ ذلیل و حقیر ہوتا ہے۔ اور اہل ستم۔ رشوت خور اور اہل آزار

ہے ۔

اگر سارے علماء ۔ فقہاء ۔ محدث ۔ مفسر ۔ زاہد ۔ عابد ۔ متقی ۔ عامل ۔ حکیم کیا زندہ کیا مردہ رسے جن و انسان یکجا ۔ جمع ہوں ۔ تو بھی اولیاء اللہ کے فقر کے ایک دم کے تفکر کی ابتدا تک نہیں پہنچ سکتے ۔ وہ تفکر ایسا ہوتا ہے کہ ناخن میں دونوں جہان دیکھ سکتا ہے ۔

حدیث تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ۔ ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے اچھا ہے ۔

حدیث ۔ زیادہ ذکر ۔ ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ عَلٰی فَرْضٍ ۔ تمام فرائض سے پہلا فرائض ذکر الٰہی ہے لیکن وہ ذکر خفیہ ہو ۔ جو ذکر مشاہدہ حضوری اور قرب اللہ جل شانہٗ سے ہو ۔ اُسے آواز سے کچھ تعلق نہیں ۔ ذکر خفیہ اسی شخص کو نصیب ہوتا ہے ۔ جسے نبوی حضوری حاصل ہے اور ایسے شخص کا مرتبہ فقیر مسکین اور غریب ہے ۔

مسکین اُسے کہتے ہیں ۔ جس کے پاس ویسے تو ایک دن کے لئے بھی خوراک موجود نہ ہو ۔ لیکن خزانے کا تصرف رکھتا ہو ۔

غریب اُسے کہتے ہیں جس کے بدن میں غضب ۔ غصہ اور غلاظت نہ ہو ۔ اور فقیر وہ ہے ۔ جو ہمیشہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا منظور نظر اور حسب ذیل آیت کے مطابق معشوق نبی ہو ۔

آیۃ کریمہ ۔ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْہُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۔ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا

اور اے پیغمبر جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے ہیں (اور) اسی کی رضامندی چاہتے ہیں ۔ ان کے ساتھ (اٹھنے بیٹھنے پر) اپنے نفس کو مجبور کرو ۔ اور تمہاری نظر (التفات) اُن سے ہٹنے نہ پائے کہ تم دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کرنے اور ایسے شخص کا کہنا ہرگز نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اس کی دنیا داری حد سے بڑھ گئی ہے ۔ (سورۃ الکہف پارہ ۱۵)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ ۔

اور اے پیغمبر ! جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کی طرف متوجہ رہ کر اس سے دعائیں مانگتے ہیں ان کو

وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔

(اپنے پاس سے) مت نکالو، نہ تو ان کے اعمال کی جواب دہی کسی طرح تمہارے ذمے ہے اور نہ تمہاری جواب دہی کسی طرح ان کے ذمے ہے (کہ جوابدہی کے ڈر سے) تم ان کے دھکے دینے (ایسا کرو گے) تو تم ظالموں میں (شمار) ہو گے۔

(پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۶)

زندہ قلب فقیر وہ ہیں جو حکم اللہ جل شانہٗ کے مرتبے سے حسب ذیل آیت کریمہ کے بموجب دونوں جہان پر قادر اور نفس پر حکمران ہیں۔۔

آیہ کریمہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰي كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛

اور اے پیغمبر اس واقعے کو بھی یاد کرو) کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے (خدا سے) درخواست کی کہ اے میرے پروردگار (ایک نظر) مجھ کو بھی تو دکھا کہ تو (قیامت کے دن) مردوں کو کیوں کر زندہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا کہ تم کو اس کا یقین نہیں؟ عرض کیا کیوں نہیں (تیرے فرمانے سے یقین) تو ہے مگر (ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میرا دل پورا پورا مطمئن ہو جائے۔ فرمایا (تو اچھا) چار پرندے اور اپنے پاس منگواؤ اور بوٹی بوٹی کر (ڈالو) پھر ایک ایک پہاڑی پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو۔ پھر ان کو بلاؤ تو وہ (آپ سے آپ) تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے (یہ نمونہ قدرت دیکھو) اور جانے رہو کہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہے) ؛

سورۃ بقر پارہ تلک الرسل رکوع ۲ ؛

کیا تجھے معلوم نہیں کہ چاروں پرندے کے مارنے اور ذبح کرنے والا زندہ قلب اور صاحب حضور ہوتا ہے۔ اس قسم کا ذاکر فقیر دل کی تصدیق سے علم تفسیرات کا عالم اور فقر محمدی کا ہوتا ہے۔ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے)

فقر دانی چیست گنج و کانِ کرم ؛
ہر کہ بیند رسد فقرش نیست غم

فقیر اسے کہتے ہیں جو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے پیغام

دے اور لیجائے۔ اور جس وقت چاہے، حضور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچ سکے اور از راہ باطن اسم اللہ ذات کے تصور سے مشرف ہو۔ یا از راہ تصرف تصور روحانیت پر قادر ہو۔

اسم اللہ ذات کے فقیر کا مرتبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ مردہ دل کو تاقیامت زندہ کر سکتا ہے اور زندہ دل کو صغیرہ، کبیرہ گناہوں سے پاک کر دیتا ہے جس کا دل زندہ ہے۔ اس سے صغیرہ کبیرہ گناہ کبھی صادر نہ ہوگا۔ اگر یہ بات نہیں تو سمجھو کہ وہ دراصل گدھا ہے۔ جو انسان کی شکل میں پیدا کیا گیا ہے۔

قولہ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ لَمْ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا جو لوگ توریت کو پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتے ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے گدھے پر بوجھ۔

انسان کی شناخت یہ ہے۔ کہ وہ باوفا۔ جاں نثار اور کار آزمودہ ہو۔ ذکر نمائی اور زبانی ہو تمام پرندہ اسم ذکر کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ اسم اللہ پڑھتے ہیں۔ کامل وہی ہے۔ جسے اسم اللہ جل شانہٗ کی حضوری کا تجربہ ہو۔

ذکر را بگذار و فکرش را بجو — ذکر و فکر و وسوسہ از دل بشو
طلب کن از مرشد زیبد فکر — طلب کن از مرشد قبر لشش حضور
بے حضور ہر طریقت برا بجز — جا رہاں ذلیل بود ایں یک سخن
باحضوری قادری را ابتدا — تماشے قادری بینند لقاء

قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

گر بگویم کور را با چشم بین — کور مادر زاد کے بیند یقین

حدیث حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ ابرار کی نیکیاں مقربوں کی برائیاں ہیں۔

کامل قادری کی نظر میں جاہل یا عالم یا بانصیب بے نصیب سب یکساں ہے۔ کیونکہ وہ مذکور کے ذکر میں محو ہے اور باطن میں مجلس حضور اسے حاصل ہے۔ اس کا جسم بمنزلہ قلب ہے شوق مسرور ہے۔ اور روح و حدانیت ازمیں منزلت ہے۔ کیونکہ ہر علم اور نصیب کامل اس کے اختیار میں ہے۔ کیونکہ وہ مقرب پروردگار ہے۔ وہ لوح محفوظ پر کے سعد کو نحس اور نحس کو سعد بناسکتا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اسی واسطے کہ کامل قادری کے مرید کی خوراک

مجاہدہ ہوتی ہے۔ بخواب حضوری ہوتی ہے اور وہ مشاہدہ میں مستغرق ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ طریقہ قادریہ میں یہ دوسرے طریقوں سے شیطان بطور رہزن اگر طالب و مرید کو گمراہ کرنا چاہتا ہے لیکن قادری کو بسبب قادری ہونے سے فتح حاصل ہوتی ہے۔ پس اگر طریقہ قادریہ کا مرید کسی دوسرے طریقے کی طرف رجوع کرے تو وہ مردود اور مغضوب ہو جاتا ہے پھر قیامت تک بھی اس کا دل زندہ نہیں ہوتا۔

قادری اور غیر قادری میں یہ فرق ہے کہ قادری بے تکلیف۔ غیر تقلید اور اہل توحید ہوتا ہے اور دوسرا طریقہ والا اثر مقلد اور کاہل ہوتا ہے۔ قادری کو پہلے ہی روز چابی مل جاتی ہے جس سے مہمات کے قفل کھول سکتا ہے۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ اللہ بس باقی ہوس۔

واضح رہے کہ حضرت پیرانِ پیر محی الدین رضی اللہ عنہ طالبوں اور مریدوں کے حق میں ایسے ہیں۔ جیسے جان بدن میں۔

آنجناب کا مرید یا طالب خواہ سعادتمند ہو یا طالع (بدبخت) بخدا اور رسول آپ اس سے کسی حال یا افعال یا اقوال۔ اعمال اور قابل میں روز قیامت تک جدا نہیں۔ بلکہ ہر موقع پر اس کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بوساطت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آنجناب کا کوئی مرید دوزخ میں نہیں پڑے گا۔ جو حاسد اسیدا ہو ناحق لگتا ہے۔ کہ آپ کا کوئی مرید دوزخ میں پڑے گا۔ یاد رکھو وہ خود لائق دوزخ ہے جو شخص آنجناب کا مرید ہو کر آنجناب سے جدا سمجھے۔ اس کے لئے آپ کا مرید کہلانا درست نہیں۔

واضح رہے کہ جس وقت کوئی شخص آنجناب کو اخلاص۔ اعتقاد اور یقین سے مشکل کے وقت امداد کے لئے یاد کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اَغِثْنِیْ و یا مَلِکَ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّس ت محی الحق الدّین عبد القادر رضی اللہ عنہ۔ جب تین مرتبہ یہ کہہ کر تین مرتبہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر پہنچاتا ہے تو تیسری ضرب کے وقت مدد یہ بالضرور حضرت پیر دستگیر یا تو ظاہری جسم سے یا روحانی طور پر یا نورانی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وقت بعض کو ظاہری ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ بعض کو وصال اور بعض کو پیغام نصیب ہوتا ہے۔ جو شخص آنجناب کا طالب و مرید اور فرزند اصلی طور پر ہے۔ وہ اولیاء اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے

لہو اولیاء اللہ مُردہ نہیں ہیں ۔ بلکہ زندہ ہیں ۔ اور اسم اللہ ذات کی برکت سے نہیں۔ دائمی زندگی حاصل ہے۔ کیونکہ اولیاء کی موت سے مرادی موت ہے ا ہے ۔

حدیث مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے ۔ پھر خلقت سے اُسے لذت نہیں آتی ۔

حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ ۔ اللہ تعالیٰ سے انس کرتا ہے اور غیر اللہ سے بھاگتا ہے یہ اولیاء اللہ ہی کا مرتبہ ہے کہ زندگی اور موت ان کے لئے برابر ہو جاتی ہے ۔ قرب الٰہی کے سبب اُن کا باطن صاف ہو جاتا ہے ۔ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ

حدیث ۔ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ ۔ بےشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء نہیں مرتے ۔ بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں آجاتے ہیں ۔

قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہوتے ہیں انہیں مُردہ نہ کہو ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ۔ مگر تم اِس بات کو سمجھ نہیں سکتے ۔

جن و انس ۔ مؤکل اور فرشتوں کے تمام علوم علم دعوت قبور کی قید میں ہیں ۔ جو اہل تصور اور عارف حضور کے نصیب ہے ۔ جو لوگ عام و خاص اسم اللہ جل شانہٗ کا ورد زبانی کرتے ہیں ۔ لیکن اسم اللہ ذات کی کنہ نہیں جانتے ۔ وہ معرفت سے محروم رہتے ہیں ۔ مرشد کامل اسم جل شانہٗ کی تلقین سے طالب پر ہر مطلب منکشف کر دیتا ہے ۔

عقلمند وہ ہے جو طالب کو چار تصرف عنایت کرے ۔ تاکہ وہ عمر بھر بے جمعیت اور پریشان نہ ہو ۔ فقیر لایحتاج غالب اولیاء اللہ ۔ نہ کسی سے اپنی ضرورت ظاہر کرتا ہے اور نہ کسی سے منت و سماجت کرتا ہے ۔ اور وہ چار تصرف یہ ہیں ۔

اوّل تصرف علم دعوت قبور حدیث ۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ ۔ جب تم کسی کام میں حیران ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد لو ۔ جو طالب دعوت میں کامل ہے ۔ اس کی نگاہ میں ہر ایک تصرف ہمیشہ رہتا ہے ۔

باقی تین تصرف یہ ہیں ۔ تصرف علم کیمیا اکسیر ۔ تصرف علم تکسیر ۔ استغراق اسم اللہ تاثیر کا

فرضِ عین ہے کہ پہلے طالب اپنے نفس کو محکوم بنائے ہر شخص عمر بھر علم اور عمل میں مصروف رہے وہی فقیر کامل ہے اس راہ کی اصل مراد قربِ الٰہی کا وصل ہے نہ کہ دنیاوی عزات و مرتبہ اور فرش فروشی۔ دیدار و عبادات گناہ کی طلب میں رہتا ہے۔

اے جانِ من! ایک ہی بات سے ہزار ہا کتابیں منکشف ہوتی ہیں۔ اور وہ بات کتابوں میں نہیں سما سکتی وہ کیا ہے؟ حضوری ہے! جو اہلِ حضور عارفوں کے نصیب ہے۔ دوسرے کی کیا مجال کہ اہلِ حق سے بات کر سکے۔ یہ توحید بے رنگ ہے۔ چنانچہ صفات کی باتیں اور اور ہیں اور ذات کی اور۔

یہاں پر سخن سے مراد علمِ حضوری اور علمِ لدنی ہے۔ جو ازل ہی سے فیضِ فضل یا توفیق ہے یہ علم لکھانے۔ سیکھنے اور مشاہدہ حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ مراتب قرب و وصال حضوری معرفت اللہ جل شانہٗ کے ہیں۔ جو محض توفیق ہے۔ قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ یعنی معرفت اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق ہے، اس راہ کا اصول علم ہے۔ جاہل کبھی یہ راہ طے نہیں کر سکتا۔

گر ترا عشق است علم از حق طلب جاہلاں چوں خوک و خرس و چوں کلب

علم مجملاً تین قسم کا ہے (۱) علم شعرا و ادبا (۲) علم علمائے معرفت توحید (۳) علم اہلِ تصوف۔

غیر اولیاء و شعراء کو علمِ بلاغت و فصاحت اور دانش باشعور ہوتی ہے۔

علماء اہلِ فقہ۔ مفسر اور محدث کو علم مطالعہ۔ مناظرہ۔ مذاکرہ۔ بذکر مذکور ہوتا ہے۔

لیکن فقیر اہلِ تصوف اولیاء اللہ کو قرب اللہ حی قیوم سے حضور حاصل ہوتا ہے۔ پس جہاں پر حضور ہے۔ وہاں علم رسم و رسوم۔ بمطالعہ کتب۔ رقم رقوم۔ اور شعر و شعور بعید اور دور ہے۔

واضح رہے کہ جو کچھ ماسوائے اللہ ہے وہ خطرات کا دفتر ہے، اسے دل سے رد کرنا چاہیئے لہٰذا اسمِ اللہ ذات سے چند کلمات کافی ہیں۔ جن سے بے نصیبوں کو معرفت کی سب رنگ محبت فیض و الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اور طالبوں کو کلمہ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کی کثرت کی برکت سے ہر مطلب مل جاتا ہے۔ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو گئی اور ایمان بہشت فضل و رحمت اس پر عاشق ہو گئے

اسی کلمہ طیبہ سے جمعیت تمام، نعمت گنج اور تمام مقسوم رزق ہوتا ہے۔ تمام خزانوں کا تصرف۔ قسمت ازلی اور فیض ازلی اسم اللہ جل شانہٗ اور کلمہ طیبہ کے طے کر لینے میں ہے۔

پیر کامل اور مرشد عامل توجہ باطنی سے قسمت رزق کے تمام خزانوں کا تصرف منکشف کرتا ہے اور کلمہ طیبہ سے یہ باتیں دکھا دیتا ہے کہ حق حق سے حق پر ہے معرفت الٰہی سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ بے نظیر کتاب کم بخت۔ بے نصیب۔ بے عقل اور کم طالع کو پسند نہیں آتی۔ اس کتاب سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر حرف [illegible] سے توجہ الٰہی سے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے کو[illegible] صاحب دانش ہونا چاہیئے نہ کہ بے عقل ہو کہ صرف روپے کی دھن میں ہے۔

اس کتاب کا نام مُحِکُ العلماء و فقہاء و عارفان اق [illegible] ہے جو ہدایت کے مراتب پر پہنچاتی ہے۔ معرفت حاصل کراتی ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں داخل کرتی ہے۔ پس جو شخص دن رات اس کا مطالعہ کرے وہ دنیا اور آخرت میں لایحتاج ہے۔ اور اسے کسی کی ضرورت نہیں رہتی ؎

بے عقل را سوش نباید ایں کتاب　　عاقلاں را گنج بخشد بے حساب
ایں کتاب خوش قطب ہر ورق　　بر نصرت کیمیا ہزش نظر کردو غنا
اکسیر و تکثیر است و علم کیمیا!　　واز کیمیا ہزش نظر کردو غنا

سنو! بعض کو عقل ایک دوسرے سے بطور بھیک مانگنے کے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اولیاء اللہ کو علم بالعقل اللہ تعالیٰ سے عنایت ہوتا ہے۔ اسی کو عقل کلی کہتے ہیں چنانچہ اس عقل کی وجہ سے وہ تمام کل و جزء کا حاکم اور عالم خبر گیر ہوتا ہے جو عالم کتاب سے صرف علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا وہ کبھی بھی طمع اور حرص سے باز نہیں آتا خواہ اس کی زبان پر تفسیر ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث: لِکُلِّ شَیْءٍ آفَةٌ وَّآفَةُ الْعِلْمِ طَمَعٌ ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے۔ سو علم کی آفت طمع ہے۔

اسی واسطے طالب کو ہدایت سے پہلے تصرف کیمیا نظر عطا کرنا چاہیئے۔ طالب شاگرد خاص کو علم کیمیا سعادت سے محروم کرنا اور شاگرد نالائق کو یہ نعمت

علماء کرنا خطا ہے ۔ پس جو شخص بے عقل کو معلوم کرائے ۔ اس کا وبال اور خرابی اسی کی گردن گردن پر ہوگی ۔

واضح رہے کہ فقیر ہر تعریف کا عامل، ہر تصور کا کامل، ہر توجہ کا کامل ۔ اور ہر تفکر و ملس ہوتا ہے اور تمام لائح مراتب کا مجموعہ ہوتا ہے ؎

عقل حق نور است واز حق آفتاب   مے شود روشن بمثل آفتاب
کور تیرہ را نباشد عقل و راستے   بے خبر از معرفت وحدت خدائے
عارفاں را عقل شد از ادب حق   علم و حلم با مطالعہ دل ورق!
ایں سخن از کن گرفتم کنہ کن   جاوداں را یافتم از یک سخن
یک ز یک آیت ز قرآں یافتم   باخود رفیقے آیتش را ساختم
عقل یک سر است ستر او بشنو بجو   بے ادب بے عقل با لب گفتگو
ہر کرا عقل است دائم در سکوت   لب بلب بستہ بود اہل از لاہوت

حدیث لِکُلِّ شَیْئٍ آفَةٌ وَّ آفَةُ الْعِلْمِ طَمَعٌ ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہے ۔ اور علم کی آفت طمع ہے ۔

اہل حضور خاموش ہیں اور اسی خاموشی میں حضوری میں ہیں ۔ اور خون جگر پیتے ہیں ۔ لیکن بے عقل جوش و خروش میں خود فروش ہیں ؎

عقل کلی گنج نور شد با حضور   بے حضوری بے عقل دور از حق بدور
عقل چیدا است خوابش را بگیر   عاقلاں غالب شوند روشن ضمیر
سر ہدایت عقل طالب معرفت!   بے عقل یک شود انسان سگ پلید
علم سہ حرف است و عقل سہ حرف!   عالم عاقل یک شود انسان شرف
عاقلاں در طلب اللہ بر دوام!!   ہر مطالب در طلب حق شد تمام
انبیاء را عقل بد از حق عطا!   اولیاء را عقل دادہ با خدا!
عاقلاں را ناظر نظر بخدا!   عاقلی جز طالبی دنیا شقی

مقصود: طالب مولیٰ اگرچہ خلقت کی نگاہوں میں بے عقل ہے ۔ لیکن علم معرفت الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عاقل ہے مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ فَقَدْ مَاتَ شَہِیْدًا ۔ جو شخص محبت الٰہی میں مرا وہ شہید ہو کر مرا ۔

فقیر اگرچہ خلقت کے نزدیک جاہل ہے لیکن علم توحید الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم و فاضل ہے اسے الہام بالہام۔ کلام با کلام اور روبرو حاصل ہے اور ذکر مذکور میں حضور ہے قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِيْ أَذْكُرْكُمْ ۔ تم مجھے یاد کرو۔ تو میں تمہیں یاد کروں۔

عاقل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور بے عقل طمع اور نفس اور حرص و ہوا کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پس تجھے ان دونوں میں سے کون سی بات پسند ہے یا تو معرفت حق حاصل کر۔ یا دنیا کی طرف رجوع کر۔

ایمان کی اصل نجات اور کرم آزادی ہے۔ حضور سے انوار تجلّٰی کے سبب عقل بڑھتی ہے۔

طالب علم علماء اور طالب مولیٰ فقراء میں یہ فرق ہے۔ کہ علماء تو توحید کا علم بتلاتے ہیں۔ لیکن فقراء اس علم سے عین کو دکھاتے ہیں۔

فقراء کا طریق یہ ہے کہ ہر مقامات پر طبقات کو طے کرتے ہیں۔ فقیر کی ملکیت نہیں ہوتی۔ وہ آفات سے باتوفیق الٰہی بچ نکلتا ہے۔

اگر کوئی حاسد منافق۔ مردہ دل۔ کاذب جو شیطان کے فرزندوں اور خناس کے وسوسہ کی منزل ہے اور جو پیر و مرشد کا منکر۔ بے پیر و بے مرشد اور بے معرفت ہے۔ یہ کہے کہ اس زمانہ میں کوئی پیر یا مرشد لائق ارشاد نہیں۔ اس لئے بجائے صرف مطالعہ کتب کافی ہے تو وہ ایسا حسد شیطانی اور مکر و فریب نفسانی کے سبب راہزن ہے اور معرفت اور ہدایت خدا سے باز رکھتا ہے۔ اور مجلس محمدی کی حضوری سے روکتا ہے۔ ایسے شخص کی بات پر پروا نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایسا شخص مردہ دل ہے اور کتے کی طرح مردار کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔

عمر [illegible] یہ ہے [illegible] اہل علماء قبروں میں ہیں۔ لیکن مرشد کامل ظاہر و باطن میں حاضر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک [illegible] وہ نہایت ایک دم بھی خلق خدا کی محافظت سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ آفتاب کی طرح ہر ایک کو یکساں فیض پہنچاتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ راہنمائی کرتا ہے۔ طالب اور مریدی ایسا مرتبہ ہے جو حضوری سے [illegible] ہے۔

گر بیابی طالبا حاضر کنم !! جستہ راز قدر غصہ پر کشم
تا شناسی معرفت حق اولیا میشود حاصل ترا وحدت خدا
صاحب گنج تصرف میدہم ! عارف باللہ بود آن جان منم

جسے باطنی صفائی اور ٹھیک تحقیق کی نظر ناظر حاصل ہے۔ اسے تمام خزانوں کا تصرف اور تحقیق بحق رفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص طالبوں کو تصرف کی تعلیم کر سکتا ہے اور یہی طریقہ شفیق ہے۔ کیونکہ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ آدمیوں سے اچھا وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو پہنچائے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ فقیر کا وجود کان ہے۔ اور اس کی باتیں جو گنج وغیرہ کی بابت کرتا ہے بیش بہا موتی ہے۔

پس اے احمق حیوان پریشان! اس کی جلالیت کے قہر سے ڈر۔ کیونکہ فقیر کا قہر اللہ تعالےٰ کے قہر کا نمونہ ہے اور فقیر کا کلام مشکل کشا ہے۔ فقیر کی توجہ۔ نظر نشست و برخاست اور اس کا ہر ایک کام حکمت سے خالی نہیں کیونکہ حکیم کا کوئی فعل خالی از حکمت نہیں ہوتا۔

پس جس مرشد اور پیر سے طالب اور مرید کو۔ دنیاوی علم کے خزانے سے فقیری کی تعلیم حاصل نہ ہو۔ اس کی معرفت اور فقر اختیاری ہے۔ حدیث اَلْجُوْعُ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بھی سخت ہوتا ہے۔ حدیث اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَاءَ الْغَنِیَّ یعنی ان فقیروں کو اللہ تعالےٰ پیار کرتا ہے۔ جو شخص فقیر کا گلہ کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ تعالےٰ کا گلہ کرتا ہے۔ ایسا فقیر جو فقیری کی شکایت کرتا ہے اور بھوک پر گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے وہ شرمندہ اور خوار ہے۔ حدیث نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ ہم منہ کے بل گرنے والے فقیر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

شنو! شیطان خود عالم ہے اور اپنی علمی قوت سے تمام عالم کو اپنے شکنجے میں لائے ہوئے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ہوگا۔ جو اس سے بازی جیت گیا ہوگا۔ ورنہ سب پر یہ متصرف ہے۔

پس معلوم ہوا کہ شیطان چار کتابوں توریت۔ زبور۔ انجیل۔ اور فرقان اور علم ہدایت سے بے نصیب اور محروم ہے۔

علمائے عالم۔ فقیر درویش کامل۔ غوث قطب مکمل۔ ہر شیطان پر غالب ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ کو وہ حضوری حق سے روک کر اپنے نفس میں لانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ نہیں رک سکتے۔

وہ کون سا علم ہے جس کے سبب شیطان انسان کو گمراہ کرتا ہے؟ وہ طمع اور حرص کا علم ہے۔ جو پہلے نفس کو سکھاتا ہے۔ اور نفس اس کے سبب پلید ہو جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ دنیاوی لالچ اور زیب و زینت شیطانی مال و متاع ہے۔ پس جو شخص شیطانی مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ شیطان سے قول و اقرار کرتا ہے۔ اور اس کے قابو میں آجاتا ہے اسی واسطے پہلے تصرف دنیا کو عمل میں لانا چاہیئے تاکہ دنیا کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اور شیطان غالب نہ آسکے۔

طالب مولیٰ وہ ہے۔ جو دنیا کو طلب نہ کرے۔ نفس۔ دنیا اور شیطان پر وہی غالب ہے جو فقیر غنی ہیں اور تصرف میں غالب ہیں۔ کامل اور فقیر علم کا فیض بخشتا ہے اور دستگیری کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ کہدے کہ دنیاوی مال تھوڑا ہے اور قلیل اس کپڑے کو کہتے ہیں۔ جو عورت کے خون حیض سے لتھڑا ہوا ہو۔ چنانچہ عربوں میں کہا جاتا ہے کہ یَا اَخِیْ لَا تَجْلِسْ عَلَيْهَا لِاَنَّ تَحْتَهَا مَتَاعٌ۔ اے بھائی اس پر نہ بیٹھ کیونکہ اس کے نیچے حیض کے خون سے آلودہ کپڑا رکھا ہوا ہے۔ پس دنیاوی مال و متاع کو عارف فقیر کبھی قبول نہیں کرتا۔ یہ کام اہل فضل و فیض اور اہل مجلس کے لئے مفید نہیں دنیاوی علم سے حیا جاتی رہتی ہے۔ جو کہ حیاتی کا جزو ہے اور علم معرفت سے خدائی قرب حاصل ہوتا ہے اور خدا کے نام سے خدا حاصل ہوتا ہے۔ نفس امارہ اور دنیا کی طمع کسی کام کی نہیں۔ بلکہ اس کے سبب انسان شیطان کا مقرب بنتا ہے۔ قلب سلیم اور روح کی تسلیم کی طرح رحمان کی رہبر ہے۔ جب تک شوق اور اشتیاق متفق نہیں ہوتے حضوری ملاقات حاصل نہیں ہوتی۔

واضح رہے کہ ذکر فکر میں سراسر حیرت ہے۔ علم و مطالعہ میں غیرت۔ تصور میں جرأت تصرف میں جمعیت و استقامت۔ عشق میں ملامت۔ محبت میں نور اور فقر میں یہ سب کچھ۔

پس اگر معرفت کا مرتبہ علم سے حاصل ہو جاتا۔ تو شیطان سب پر فائق ہو جاتا

موت سے ڈرتا ہے۔ وہ عاشق نہیں بن سکتا۔ وہ خام ہے۔ دیدار الٰہی کا یونہی دعویٰ کرتا ہے۔ یہ (نفس) مردار سوائے مجاہدہ۔ مشاہدہ اور ریاضت کے نہیں مرتا۔ ہمیشہ کی عبادت و نماز سے اسرار الٰہی بے حجاب و بے پردہ ظاہر ہوتے ہیں۔ فنا و بقا حاصل ہوتی ہے۔ منقش وجودیہ مرقوم سے فنا و بقا۔ ایمان با حیا۔ معرفت بالقا۔ تصرف گنج بے رنج۔ علم علوم، حیی القیوم۔ الہام مع اللہ ازل محفوظ۔ حکمت بے نظیر۔ مرتبۂ روشن ضمیر۔ بے لشکر بادشاہ ہونا اور تمام عالم حاکم بننا حاصل ہوتا ہے اور قطب الاقطاب۔ عرش الوحدت۔ ولی الفرد نور الجامع۔ ہدایت الفقر۔ فیض البرکات بنتا ہے اور فعل اسم حاصل ہوتا ہے جس سے مردے کو زندہ کر سکتے ہیں۔ روحانیوں سے ملاقات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسم اللہ ذات نقش وجودیہ سے تمام علوم حاصل ہو جاتے ہیں۔

نقش حسب ذیل ہے جو عارفانِ حق اور محبانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بالیقین حاصل ہے۔

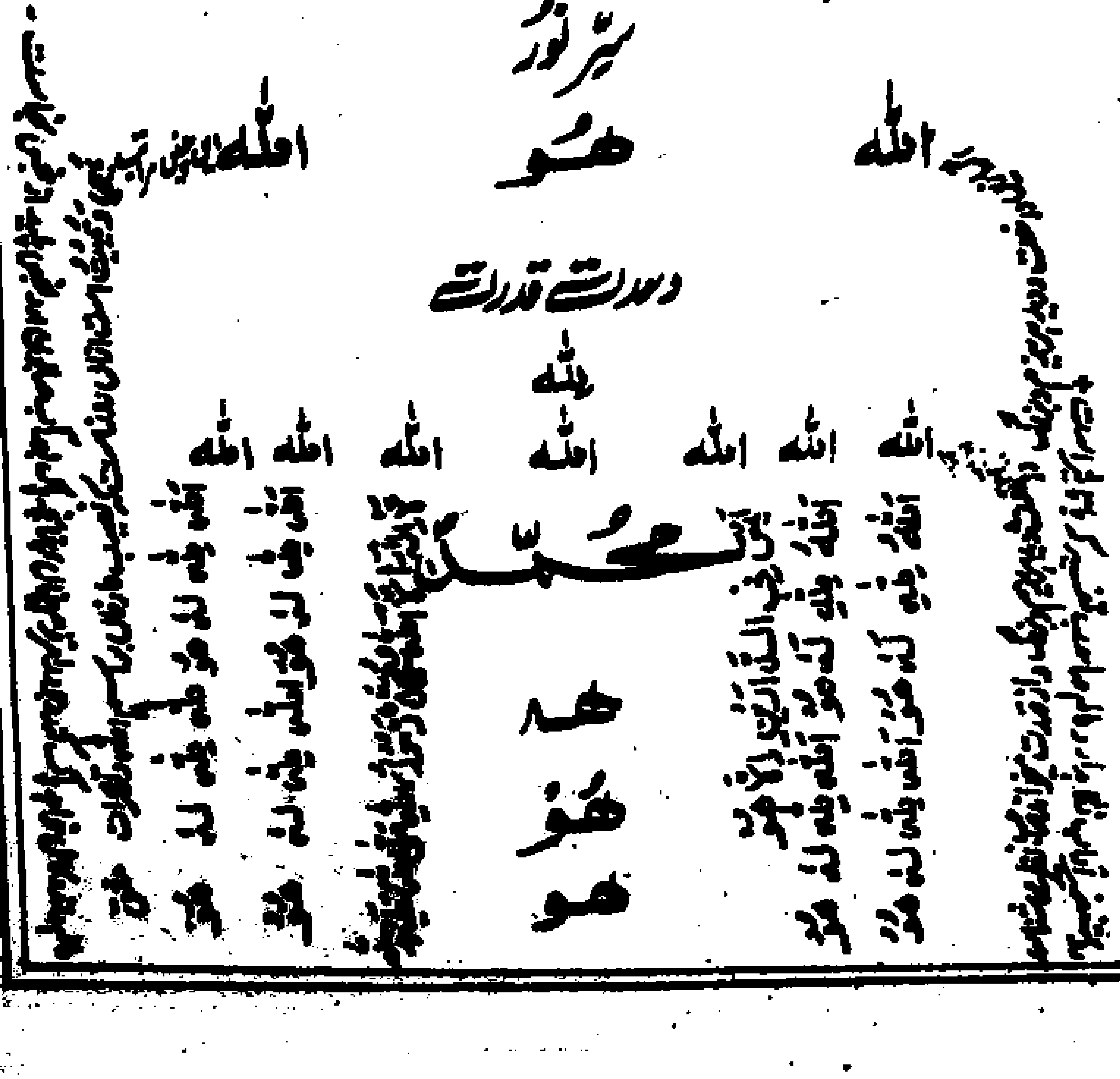
سرّ نور
اللہ
ھو
اللہ
وحدت قدرت
اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
محمد
ھ
ھو
ھو

اگر تقویٰ پر موقوف ہوتا تو بلعم باعور سب سے بڑھ جاتا۔ اگر جہالت سے حاصل ہوتا تو ابوجہل سب پر فوقیت لے جاتا۔ لیکن معرفتِ الٰہی کسی اور ہی علم اور بات سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ محبت و اخلاص ہے۔

کیا تجھے معلوم ہے کہ اصحابِ کہف رضی اللہ عنہم کو کس نے خدا رسیدہ بنایا! محبت و اخلاص نے۔

شیطان کو علم نے کہاں تک پہنچایا۔ بدبختی اور لعنت میں۔ یہ علم روح کے خلاف ہوتا ہے اور اس کے ذریعے شروع ہی میں نفس خدا سے باز رہ جاتا ہے اور بے یقین ہو جاتا ہے۔ بالیقین علم توشہ راہ ہے۔ اور علم بے معرفت گمراہ کنندہ ہے۔

معرفت ایک نور ہے جو تکبر اور غرور سے باز رکھتا ہے۔ اور جن میں دونوں جہان کے علم تحریر ہیں۔ سو فقیر کی زبان پر ہیں۔ خواہ قبول کرے یا رد۔ حدیث لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ فقیروں کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔

واضح رہے کہ خواہ کوئی ساری عمر خلوت و ریاضت اور تنہائی سے خمیدہ پشت ہو جائے اور سوکھ کر بال کی طرح باریک ہو جائے۔ اور دن رات زاری کرتا رہے۔ جس سے گناہ خشک لکڑی کی طرح جلتے رہیں۔ تو بھی اس کا یہ ہر ایک فعل اُسے معرفت قرب خدا سے باز رکھیگا کیونکہ یہ سب اعمال اعضا کے ہیں۔ اور ظاہری اعمال میں دل شامل نہیں۔ جب تک ظاہر و باطن متفق نہ ہوں۔ تب تک عاشقی۔ معشوقی۔ مجذوبی۔ مرغوبی۔ اور محبوب القلوبی کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔

جو شخص اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ ساتوں اعضا پر کرتا ہے۔ وہ فی الفور صاحب مشہود ہو جاتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ انسان کو چند ایک بیماریاں ہیں جس طرح دنیاوی مریض کو شیطان نفاق وغیرہ کی دوا دے کر پریشان کرتا ہے۔ اسی طرح اخروی مریض کو تقویٰ کا طبیب نفس کو قتل کرنے کی دوا بتلاتا ہے۔ لیکن مریض عشق کا مرض لاعلاج ہے۔ جو صرف لقا اور دیدار سے ہی اچھا ہو سکتا ہے۔ جو لقا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ بے بس ہو جائے۔

جس عالم فاضل کو مرشد تلقین کرتا ہے۔ اسے مناسب ہے کہ پہلے اسے مجلس محمدیؐ

واضح رہے کہ جو کچھ اسم اللہ ذات سے لامکان میں بے مثل اور بے مثال۔ لم یزال لایزال پروردگار سے مشرف ہوتا ہے اور حق بات ہے اسے تو غیر مخلوق سمجھ کر اس پر اعتبار نہیں کرتا۔ اور جو مخلوق اور صورت و شکل رکھتا ہے۔ اس کے دیدار کو محال سمجھتا ہے۔ یہ دراصل دیدار نہیں۔ دیدار دیکھنے والے کو حق تعالےٰ سے چند علامات حاصل ہوتی ہیں۔ جو اس شخص اس نعمت سے مشرف ہوتا ہے اور طالب عارف باللہ باعیان ہے وہ مرشد سے علم دیدار کا سبق پڑھتا ہے۔ اور مرشد کے کہنے پر یقین کرتا ہے۔ اور اسے مانتا ہے۔

ایسے طالب صادق کو مرشد توجہ باطنی سے اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ کہ وہ ظاہر میں ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔ لیکن اس کا دل زندہ ہوتا ہے اور اسے روحانی فرحت حاصل ہوتی ہے۔ شریعت میں ہشیار اور بدبخت سے بیزار ہوتا ہے۔ شرک اور کفر سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ اہل دیدار کی یہی علامت ہے۔ کہ کلمہ طیبہ۔ تلاوت قرآن اذان اور نماز اس کے لئے بمنزلہ آواز سرود ہے۔

سرود کی چند ایک قسمیں ہیں۔ جن کے الگ الگ خواص ہیں۔ چنانچہ آواز اذان سے حجاب اٹھ جاتے ہیں۔ اور دیدار کا وسیلہ بنتا ہے۔ یہ آواز سراسر رحمانی اور قرب ربانی ہے۔ جو ان عاشقان روحانی اور اہل تصوف فقرا کے نصیب ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیں۔

شیطانی اور نفسانی آواز ہے۔ دنیاوی سرود سے پریشانی بڑھتی ہے۔ سرود کی آواز اللہ تعالےٰ کی معرفت ہے ؎

برود سرودے است از نفس و ہوا
ایں ہوا را اے برادر کے خدا دارد دوا

اس قسم کا سرود اہل دوزخ کافروں کی رسم ہے۔ جو بتوں کے آگے کرتے ہیں۔ یا دنیادار طلبات شہوت سے زنا کی طلب میں ایسے سرود سے خوش وقت ہوتے ہیں۔ ایسا سرود سراسر جمعیت ہے جو روحانی سرود ہے۔ وہ عارفوں۔ عاشقوں۔ طالبوں۔ محبوں۔ واصلوں۔ غوث قطب۔ اہل حال۔ مومن مسلمان کے دلوں کو صفائی۔ فیض۔ رحمت اور فضل بخشتا ہے۔ اس سرود سے قرب رحمانی و روحانی حاصل ہوتا ہے ؞

اور اس سے عارف عیانی ہر مقام کا تماشا دیکھتے ہیں۔

سرود کئی طرح کا ہے۔ چنانچہ خیالی بھی ہوتا اور وصالی بھی شیطانی بھی ہوتا ہے اور رحمانی بھی۔ یہ اپنی اپنی تاثیر سے پہچانے جاتے ہیں چنانچہ جو نیک سرود ہے۔ وہ انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو مردود ہے، وہ انسان کو مردودیت تک پہنچاتا ہے۔

سرود عارفوں کے لئے حالت۔ محبوّں کے لئے، طعام۔ عاشقوں کے لئے وسیلہ اور واصلین کے لئے بمنزلہ شوق ہے۔

سرود کا سننا بعض پر فرض ہے۔ بعض پر سنت اور بعض کے لئے بدعت۔ چنانچہ واصلوں کے لئے فرض ہے۔ طالبوں کے لئے سنت۔ اور عارفوں کے لئے بدعت ہے۔ تو یہ دیکھ کر تو کن میں سے ہے۔

سرود تین قسم کا ہے۔ ایک میں تو اللہ تعالےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح ہوتی ہے۔

دوسرے میں اصحاب کے شعر۔

تیسرے میں آیات اسم اعظم ہوتے ہیں اور ہر وجود کا قائل اور نفس بیہود کو فناہ کرنے والا ہے۔

پس سننے کے لائق وہ سماع ہے کہ شروع ہوتے ہی بیجان کر دے۔ گویا کہ وہ اپنے آپ کو حضور میں لے گیا ہے۔ یعنی نفسانی چھوڑ کر روحانی جسم سے حاضر ہو۔ اور سرود سن کر زندہ ہو جائے۔

یہ باتیں بھی خام ہیں اور دراصل سرود کا سننا یہ ہے۔ کہ جب آواز کانوں میں آئے۔ تو یکبارگی فنافی اللہ کو پہنچ جائے۔ اور یہ بات اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کا دل سلیم اور جان سے بیجان ہو کر بحق تسلیم ہو جائے

انہوں نے کہا کہ بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ہم اس کی قضا پر راضی ہیں: ایسے باطن آباد پر خاتمہ ہو ۔

آں سرودے را کہ شنوند عاشقاں عاشقاں نے کے بود اندر جہاں
راگ تیغ قاتل است پیر پوش نہ گر تو عاشق واصلی سر را بدہ!

چوں تو بے سر میشوی بشنو و آواز   خوش آواز بے سراں را بگو و راز
باہو با سرود سامع شد با خدا   ایں مراتب یافتم از مصطفٰے

سرود ایک وجد ہے جو خوش آوازی کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنے سے بعض فضل اور وحدت بخشتا ہے۔ مجھے کلمہ طیبہ[1] کی کنہ سے خاص بھید حاصل ہوا ہے۔

اے احمق ناداں سن! فقرا ہر علم سے واقف ہوتے ہیں۔ ان کی گویائی۔ فیض معانی ہمزبانی نفسانی اور ہمزبانی روحانی ہوتی ہے۔ بلکہ کامل فقیر اور خدا خوانی کے سبب اللہ تعالٰے سے حاضر ہوتے ہیں۔ قولہ تعالٰی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد کروں گا۔

فقیر کامل کی انتہا یہ ہے کہ اسے تمام علوم کا مطالعہ ہو۔ اور خلقت کا تمام مطالعہ اس کے فیض تصرف کی قید میں ہو۔

کامل وہ شخص ہے جو مطالعہ سے طالب کا نصیبہ کھول دے اور نصیبہ سے علم مطالعہ اسے سکھائے۔ جو شخص ان دونوں خزانوں کا تصرف بغیر محنت و مشقت عطا کرے۔ اور بخشدے۔ وہی کامل مرشد ہے

با مطالع طالع بکشاید ترا   مرشد کامل بود عارف خدا

افسانہ چھوڑ معرفت کی طرف رُخ کر اے طالب! اگر تجھے سولی پر چڑھ جانے والے طالب کا مرتبہ حاصل ہے، تو ضرور پروردگار کے لائق ہو جائیگا۔

طالب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ طالب خدا و طالب رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ تو نفس کو قید میں لے آتے ہیں۔ اور طالب حق پسندیدہ عالم فاضل اور دانشمند ہوتا ہے۔

سنو! بعض مرشد راہزن اور مفسد ہوتے ہیں۔ جو نظر سے مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں لیکن بعض نیک ہوتے ہیں۔ جو سونے چاندی کو مٹی بنا دیتے ہیں اور طالبوں کو حضور میں پہنچا دیتے ہیں۔ پس جو طالب لائق و نالائق مرشد میں تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ خود احمق ہے۔ اور ایسا طالب آخرکار کام سے محروم رہ جائیگا۔ طالب ہونا بڑا مشکل کام ہے۔ بے حیا اور بے ادب طالب سے ایک دن کا آشنا کتا بہتر ہے۔

مجھے ایسے طالبوں پر تعجب آتا ہے۔ کہ زبان پر حضرت موسٰی کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر ہے اور دل میں فرعون کا سا نفاق۔ زبان پر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سا کلام

---

[1] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جاری ہے اور دل میں نمرود کا سا حسد بھرا ہے اور زبان پر تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے اور دل میں ابوجہل کی سی غیرت فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ان کے دل میں بیماری ہے ۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اور بھی بڑھا دیا ہے ۔

اس مرض کو دور کرنے کے لئے طبیب القلب عارف مرشد یہ علاج کرتا ہے ، طالب کو دریائے وحدت میں غوطہ دے کر مشاہدہ کرو دیتا ہے جس سے طالب کا مرض استدراج دور ہو جاتا ہے ۔

طالباں را بشنو ایں یک سخن   طالب آں باشد بود در طلب کن

اس پر تو تعجب نہ کر کیونکہ رحمت ۔ فیض وفضل الٰہی ۔ عطاء الٰہی ۔ کونین ۔ کل مخلوقات لامکاں مکانِ جہاں اور نص حدیث اور قرآن کا بیان دل میں سماتا ہے اور روشن ضمیر دل ہر ایک پر نمایاں ہے ۔ یہ سارے مراتب مالکِ الملکی فقیر کے ہیں ؎

دل کہ جنبد بالیقین از قرب خدا   فرش سازد عرش کا بیند لقاء
دل کہ با دیدہ شود نے بے بصر   صاحب دل کے بود ایں گاؤ خر
دل کہ دل را برد بار روح و قلب   شد مشرف اہل دل بار از رب
ایں مراتب قادری را دل بیان   کم بود دل قادری اندر جہاں

یہ راہ جان پر کھیل جانے سے حاصل ہوتی ہے ۔

اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت قرب الٰہی حاصل ہوتی ہے ۔ مکمل فقر سے دونوں جہان قدموں تلے ہوتے ہیں اور جن وانس کی روحیں سب کی سب حلقہ بگوش غلام کی طرح ہو جاتی ہے حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ فقراء کی محبت بہشت کی چابی ہے ؎

از دل بیدل بکش غم دنیا و آخرت
یا خانہ جائے رخت او با جمال دوست

یہ مراتب "ہمہ اوست" کے ہیں "ہمہ اوست" بمنزلہ مغز ہے باقی سب بمنزلہ پوست ہے ۔

واضح رہے کہ اسم اللہ پاک مبارک فرشتے کی طرح ہے ۔ اور دنیا پلید کتے کی طرح جس

دل میں دنیاوی محبت ہو وہاں اللہ تعالےٰ کی محبت کا بگذر نہیں ۔ حدیث
کتے والے گھر میں فرشتہ رحمت نہیں آتا ۔

حدیث
دل حضور کے سوا نماز نہیں ہوتی ::
پس اہل قلب فقرا کی مجلس میں اہل دنیا کا کہاں گزر۔ جو شخص چاہے کہ خواطر کی نفی صفائی قلب تزکیہ نفس تجلیہ روح اور حضور حقیقی حاصل کرے۔ اس کا دل اس کے وجود میں آفتاب کی طرح طلوع کرے تو وہ حسب ذیل نقش کی دائمی وجودیہ مشق کرے۔

نقش یہ ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ۔

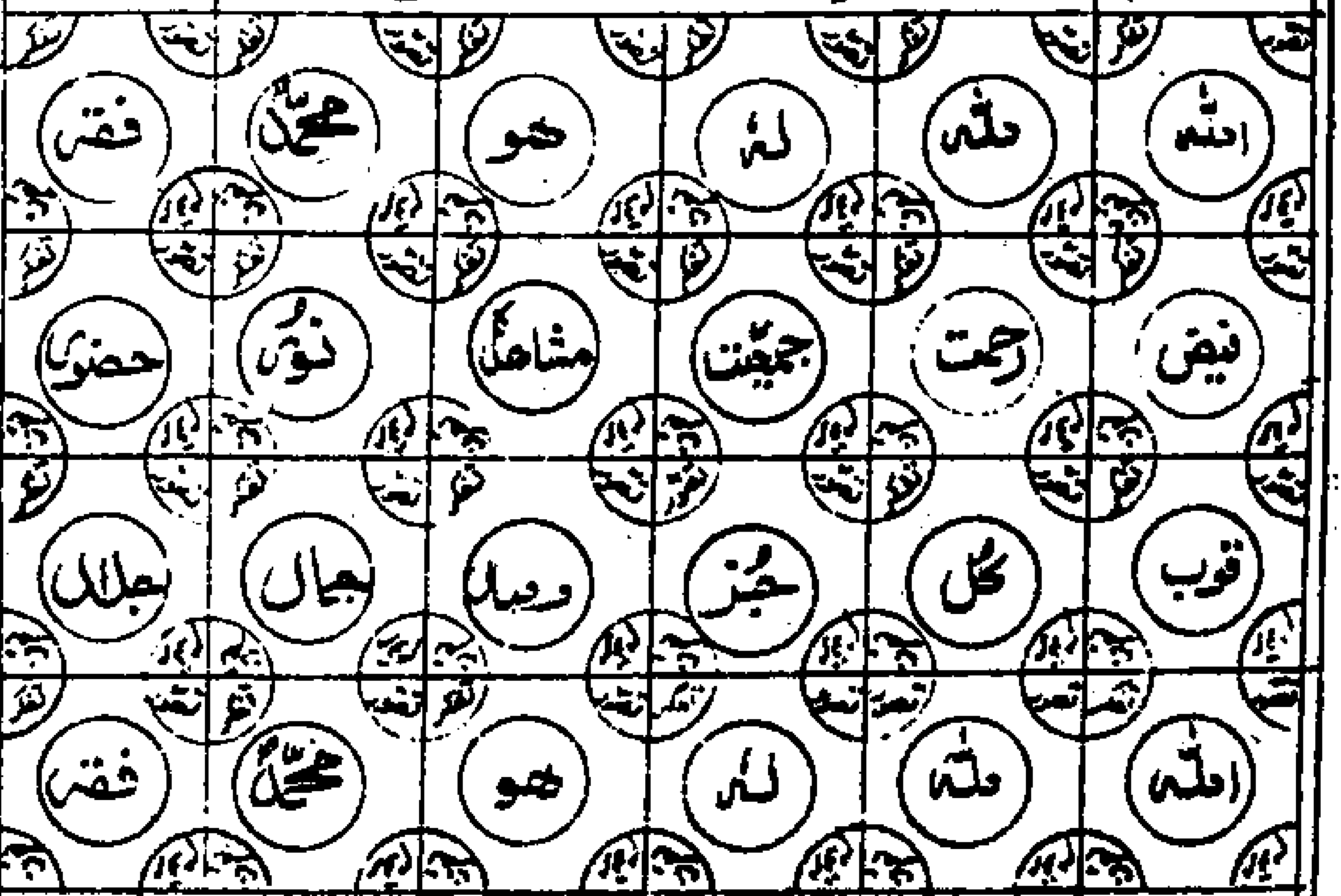

اللہ	للہ	لہٗ	ھو	محمدؐ	فقر
فیض	رحمت	جمعیت	مشاہدہ	نور	حضور
قرب	کل	جز	وصل	جمال	جلال
اللہ	للہ	لہٗ	ھو	محمدؐ	فقر

جو شخص کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ذات سے تصدیق قلبی صحیح اقرار زبان اور اعتقاد و اخلاص سے یَا اَللہُ ، یَا اَللہ ، یَا لَہٗ ، یَا ھُوْ ، پڑھے گا۔ اس کے وجود میں اسم اللہ ذات کے سوا باقی کچھ نہ رہے گا۔

اس کے بعد بیشک زہد توفیق سے حسب ذیل مشق
وجود میں آئے گا ۔ یہ سبق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ
(اللہ بس باقی ہوس)

اللّٰه						
لله	الله	دفع غم و رزق [illegible] و وسوسہ [illegible] خطرات شیطانی [illegible]	لله له محمد رسول الله آلله الله	تصرف ذکر حال نصیب کامل [illegible]	الله	لله
له	هو				له	هو
محمد	فقير				محمد	فقير
نور	تجلی				اشتیاق	معرفت
شوق	نفق				محبت	عشق

جو شخص یہ چاہے کہ پہلے ہی دن غوث یا قطب کے مرتبے کو پہنچ جاؤں اور تحت الثریٰ سے لے کر عرش معلیٰ تک نظارہ کر سکوں تو اسے حسب ذیل کلمہ کا استعمال کرنا چاہیے ؎

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم	هُوْ	
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم	تشرف مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا حل مشکلات	يَا فَتَّاحُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم		يَا حَيُّ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم		يَا قَيُّوْمُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم		يَا رَحْمٰنُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم		يَا رَحِيْمُ
مَنْ كَانَ لِلّٰهِ	لِلّٰهِ	لَهٗ كَانَ اللّٰهُ

حدیث۔ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَھُوَ طَالِبُ الدُّنْیَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَھُوَ طَالِبُ الْعُقْبٰی وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔ جس نے دنیا طلب کی وہ دنیا کا طالب ہے۔ جس نے آخرت طلب کی وہ آخرت کا طالب ہے۔ لیکن جو مولا کا طالب ہے اس کے لئے سب کچھ ہے۔

اگر وجود میں اسم اللہ ذات مقام کر جائے۔ تو تصفیہ قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ اور دل میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ جس سے دل میں لقائے الٰہی کی رویت حاصل ہو جاتی ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جانے کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے ؎

دل یکے نظرگاہ است ربانی   خانۂ دیوار راچہ دل خوانی!

حدیث رَاَیْتُ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ۔ میں نے اپنے دل میں اپنے پروردگار کو دیکھا ؎

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں
بیت المقدس است مکن جائے بُت گراں

حدیث۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔ اللہ تمہاری صورتوں اور اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

اسم اللہ ذات سے آئینے کی طرح دونوں جہان کا مشاہدہ کر اور ہر ایک حال کا معائنہ کر ؎

مادۂ خود سپہر بستاند   اسم اللہ ذات جاوداں ماند

دل اور قلب کی ولایت ملک لایزال ہے۔ اور دونوں جہان دل کے مقابلے میں بمنزلہ جزو ہیں ؎

قلب قالب روضۂ رضوان پاک   لحد قبرش نور چوں گردید پاک
باہُو از ہو یافتہ وحدت خدا   بر سر باہُو کہ ہو آید سرا

راہ فقر کے لئے نظرگاہ ہے کہ فقر کو تصور سے ذات اللہ کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ فقیر اگرچہ ظاہر میں محتاج معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اصل میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں پر قابض

عارف ول اللہ اور عالم باللہ ہوتا ہے ؎

فقر یک نور است یا قدرت خدا   فقر یک امر است یا رحمت خدا
فقر یک گنج است از کان کرم   ہر کہ بیند روئے فقرش نیست غم
فقر یک علم است با حکمت حکم   مردہ را زندہ کند با سخن کُن!
فقر یک ذوق است یا باشد فضل   واقف اسرار گردد زان ازل

بے ریا یا با ریا طاعت بمنزلہ حجاب اکبر ہے۔ جو قرب الٰہی سے باز رکھتی ہے۔ اگر نقاش ہے تو اس کا نقش کرتا ہے۔ اگر عالم و فاضل ہے۔ تو ان مطالب کا مطالعہ کرتا ہے۔ اگر عاشق ہے تو لقا پر جان فدا کرتا ہے۔ اگر عاقل اور ہشیار ہے تو معرفت فقر سے فنا کو بقا میں اور بقا کو لقا میں لے جاتا ہے۔ جو شخص یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ اسے دنیا، آخرت کی زندگی اور موت میں ذکر فکر اور مراقبہ سے لذت حاصل نہیں ہوتی۔ اور دونوں جہان حور و قصور اور نعمت بہشت کا دیکھنا اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ لاہوت اور لامکان میں اپنے آپ کو ہی دیکھتا ہے۔ اس مقام پہنچ کر نہایت و ہدایت ایک ہو جاتی ہے۔ اور رسم و رسوم۔ گفت شنود۔ کوشش و کشش۔ جذب و توجہ۔ وجد۔ وجدان اور واردات اور الہامات میں تمیز نہیں رہتی اور قرب حق قرار نہیں لینے دیتا۔ کیونکہ مشتاق کے دل میں اشتیاق کا نظارہ اور موت کا انتظار ہے۔ جسے قرب ربانی کی رحمت کا لباس کہتے ہیں۔ جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ احوالات۔ مشاہدہ خیالات۔ وسوسوں اور وہمات سے گزر کر وصال سے لازوال مرتبہ حاصل کرتا ہے یہ فنا فی اللہ فقر کا انتہائی مقام ہے اور مراتب کو کُن کہتے ہیں۔ جو نہ تو عقلمندی اور ہشیاری سے ہاتھ آتا ہے۔ اور نہ ذکر۔ فکر اور مراقبہ سے۔ مگر پیشوائے کامل چاہے تو طالب کو کبھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں۔ کبھی مقام فنا فی اللہ کی حضوری میں اور کبھی سلطان الفقر ارفان باللہ کی صحبت میں لے جاتا ہے۔ جس شخص کے لئے یہ تینوں مراتب ایک ہو جائیں۔ وہ فقر کی تمامیت کو پہنچ جاتا ہے۔ نیز وہ طالب ہے جسے تلقین حاصل ہو۔

واضح رہے کہ علماء تو مطالعہ کتب سے جواب دیتے ہیں۔ لیکن فقراء علم نص۔ حدیث کی حضوری سے جواب دیتے ہیں۔ جو انہیں خدا اور رسول سے حاصل ہوتا ہے یہ مقام خلقیت کو طے کر لینے سے مفہوم ہوتا ہے۔ فقیر کو تکلیف اور تقلید کی

ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کا بدن کا لباس نور ہوتا ہے۔ اور اس کے دل کو دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے ؎

گر نبودے ایں مراتب اولیاء   کس ندیدے وحدت رویت خدا

رستگاری کا مرتبہ راستے کی راستی ہے اور کم آزاری راہبر اور راہبری کا وسیلہ اور دل آزاری سراسر گناہ ہے۔ اہلِ حضور ہر مرتبہ سے آگاہ ہے ؎

ہر کہ مے بیند بود دائم خموش   نادیدہ احمق شود مطلق فروش

نفس پرست عام ہیں اور خدا پرست کم۔

اے پروردگار مجھے مظلوم بنا۔ ظالم نہ بنا۔ سارے زندہ دل مظلوم اور قربِ الٰہی سے مشرف ہیں۔ اور سارے مُردہ دل ظالم اور روسیاہ ہیں۔ اور اُن کے دل صغیرہ و کبیرہ گناہ کی وجہ سے تاریک ہیں ؎

معرفت نور است فقرش باحضور   ہر کہ فقرش مے رسد شُد جان غفور
برتر نورش باحضور اشتغال!   جز خدا دیگر نہ بیند ہیچ حال!

اس مقام میں صاحبِ نظر طالبوں کو فقر اعلےٰ حاصل ہوتا ہے ؎

عاشقاں را قوت دیدن رو خدا   عین شوق ذائقہ لذت لقاء
ہر اصل است ہر وصلش جمال   آنچہ داند مے خورد بروئے حلال
ہر تصرف در تصرف ملک او   احتیاجے نیست آں را جستجو!

مالک الملکی فقیر کے لئے تمام جہان بمنزلہ حلقہ بگوشِ غلام ہے ؎

ایں مراتب فقر را شُد ابتدا   ہمدم و ہم صحبت یا مصطفےٰ

یا تمام الٰہی خزانوں کو غنائیت کی خاطر قبضے میں لانا بہتر ہے۔ یا توفیقِ الٰہی کی عنایت سے دنیا کی طرف نہ دیکھنا بہتر ہے۔ ان میں سے تجھے کس علم پر اعتبار ہے؟ بہتر تو یہ ہے کہ باتوفیق تصرف عمل حاصل نہ ہو کہ تحقیق کو اختیار کرے۔ کیونکہ آخر دنیا کی اصل فرعونی فخر اور بے دینی کا مرتبہ ہے۔

نفس، خلقت اور دنیا تینوں عام حجاب ہیں اور دید طاعت و ثواب خاص ہیں۔ جو ان عام و خاص حجابوں سے نکل آئے۔ وہ اللہ تعالےٰ کا خاص بندہ بن کر عرش پر جا کر لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرسکتا ہے۔ ساری زمین کو تیمم کے کام میں لاتا ہے۔

اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت کعبۃ اللہ میں پڑھتا ہے ۔ وہ ہر وقت توحید میں مستغرق رہتا ہے اور ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا شریک ہے ۔

ایسا شخص طبقات ہوا پر کی سیر و طیر پر التفات نہیں کرتا ۔ یہ مراتب عارف بے حجاب اللہ کے ہیں ۔

حدیث ۔ إِنَّ اللّٰهَ يُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يُجَرِّبُ الذَّهَبَ فِي النَّارِ ۔ اللہ تعالے مومنوں کی آزمائش مصیبت میں اس طرح کرتا ہے ۔ جیسے سونے کی آزمائش آگ میں کی جاتی ہے ۔

دنیا آزمائش اور عبرت کے لئے ہے اور بندے اللہ تعالے کے درمیان حجاب ہیں ۔

خدا کرے وہ سر ہی نہ رہے ۔ جو اللہ تعالے کے سوا مخلوق کو سجدہ کرے اور وہ آنکھ ہی نہ رہے ۔ جو اللہ تعالے کے سوا کسی اور کو دیکھے ۔ اور وہ کان ہی نہ رہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کے غیر کا کلام سنے ۔ اور وہ زبان ہی نہ رہے ۔ جو اس کے غیر کا ذکر کرے ۔ اور وہ قدم ہی نہ رہے ، جو اس کے سوا اٹھایا جائے ۔ اور وہ ہاتھ ہی نہ رہے ۔ جس سے اس کی دستگیری کی جائے ۔ اور وہ کمر ہی نہ رہے ۔ جو اس کے سوا اور کسی خدمت کے لئے باندھی جائے اور وہ سینہ ہی نہ رہے جو اس کے سوا کسی نجس نجاست سے بھرا ہو ۔ اور وہ دل ہی نہ رہے ۔ جو اس کے سوا غیر کے قرب کا خیال کرے ؎

علم با عین است بے باشد قبول

زاں بود حاصل تر وحدت رسولؐ

پہلے ہی دن حضور نور تمام کا مرتبہ بغیر محنت و غم حسب ذیل نقش سے حاصل ہوتا ہے ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

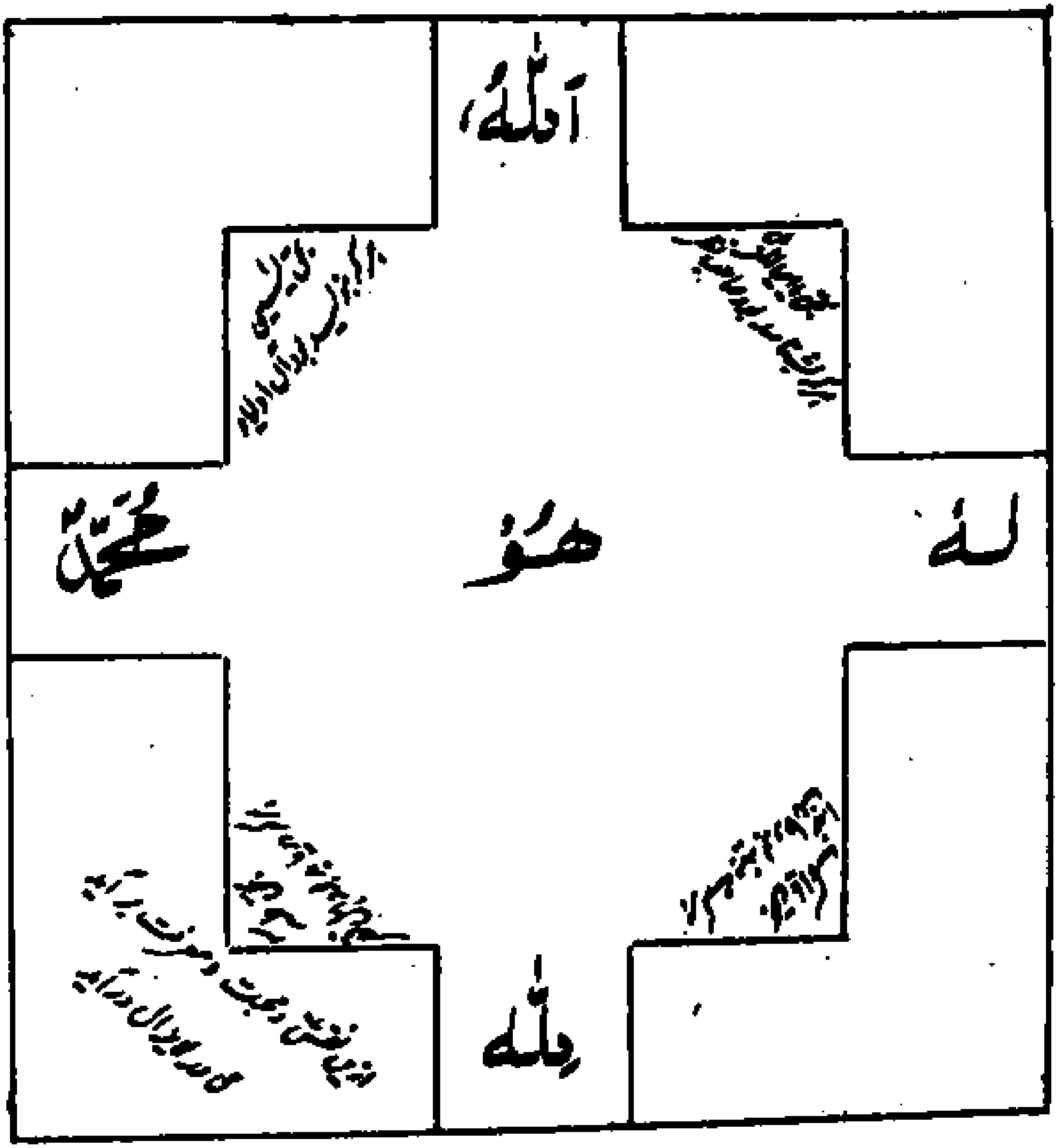

اسم اللہ ذات کا تصور خیرات ۔ وساوس ۔ وہمات ۔ خیالات کے تماشے سے باز رکھتا ہے اور اس کے تصور سے قرب الٰہی اور معرفت حضور حاصل ہوتی ہے ۔ اس کا خواب بمنزلہ بیداری ہو جاتا ہے اور رویت اللہ کے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے حدیث تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ۔ میری آنکھ سوتی ہے ۔ لیکن دل جاگتا ہے ۔

اسم اللہ ذات کے تصور سے لاہوت اور لامکان صاف صاف دکھائی دیتے ہیں ۔ قرب رحمٰن حاصل ہوتا ہے ۔ اور یہ تصور زمین و آسمان کے طبقات کے تماشے سے باز رکھتا ہے نیز مخلوقات کے تماشے سے باز رکھتا ہے ؎

چناں کن جسم ما در اسم پنہاں
کہ میگردد الف در بسم پنہاں

یہ راہ اس کی عام ہے اس کا طالب پہلے ہی روز حضور اور قرب الٰہی سے مشرف ہوتا ہے ۔

نورِ وحدت مے در آید در وجود
شیطان را بدنام کردی از سجود

قولہ تعالیٰ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔

اسم اللہ ذات کے حاضرات سے حال۔ ماضی اور مستقبل کی حقیقت نیک یا بد معلوم ہو جاتی ہے۔ بعض کے وجود میں شیطانی آگ ہے۔ اور بعض کے وجود میں رحمانی نور اسی آگ نے شیطان کو سجدے سے باز رکھا۔ اور رحمانی نور نے بعض کو سجدے پر مائل کیا۔ جو شخص اس نقش کی مشق کرے گا۔ اس پر یہ حقیقت مفصل طور پر کھل جائے گی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

قال علیہ السلام۔ تمشی بالرأس
بلدن الا فقد ام۔ ذکر بدم حضور تعین بدم
بود حضور کہ در چشم مین است مین نباشد اگر چشم
دیدن مین است از دل بگشاید دیدہ شن ضمیر خود
حضور نماید راہ راست کاملان این است تا کہ و
برتر کشد و داند وید پاسے معرفت ذرزشیدہ
در خود نماید و دام پوشیدہ وید باوید و خاص و عام
تا تمام مردہ دل را ہے بے خبر این راہ است
کہ سر را پا ساختن بلکہ سر نشناختن پا
است تصور تصور یا تصور حاضر شدن مجلس
محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضور از ترجمہ
باطنی تصور ہر کہ بداند خود را بکہ کمر رساند این
است۔ نظر نظر و دام ناظر کم کہ بس
اسوئی ہوس

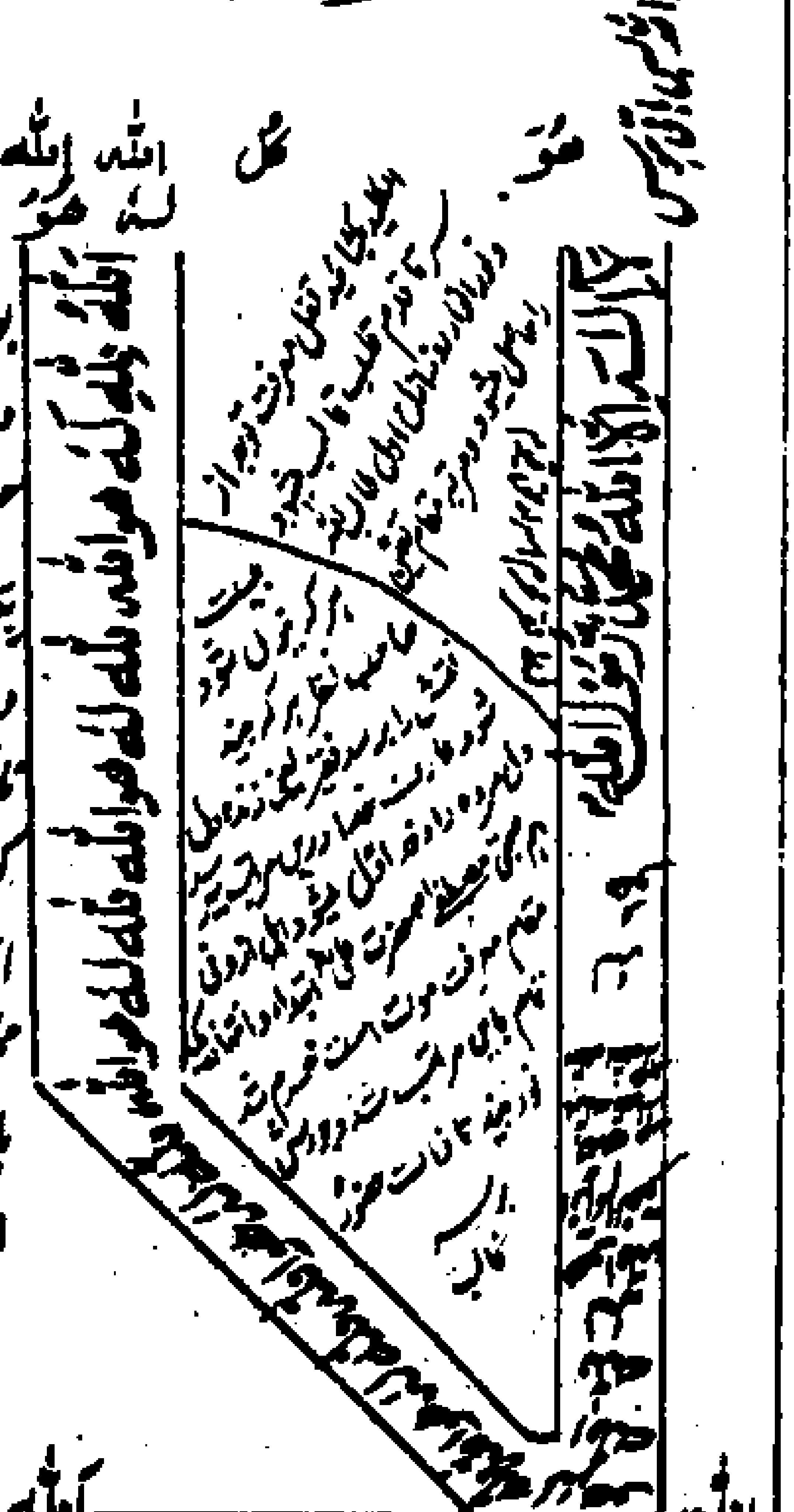

جو شخص عمر بھر میں ایک دفعہ اسم اللہ ذات کے اس نقش کی مشق وجودیہ میں با تفکر و تصور کرے گا۔ قیامت تک اسم اللہ ذات اس کے ہفت اندام سے جدا نہ ہو گا۔ اور اس کے لئے زندگی اور موت یکساں ہو جائے گی۔

جو شخص اسم اللہ ذات کے اس نقش کا داغ دماغ پر دے گا۔ وہ اسرار محبت مشاہدہ حضوری اور مراقبہ معراج سے واقف ہو جائے گا۔ یہ علم سینہ بسینہ ہے۔ طور سینا میں نہیں رکھا۔

اسم اللہ ذات کے تصور کے نقش سے تزکیہ نفس، تزکیہ قلب، تجلیہ روح اور تجلئے اسرار حاصل ہوتے ہیں۔ اور ان کی تمیز کی جا سکتی ہے۔

ب سم الل ہ الر ح م ن الر ح ی م

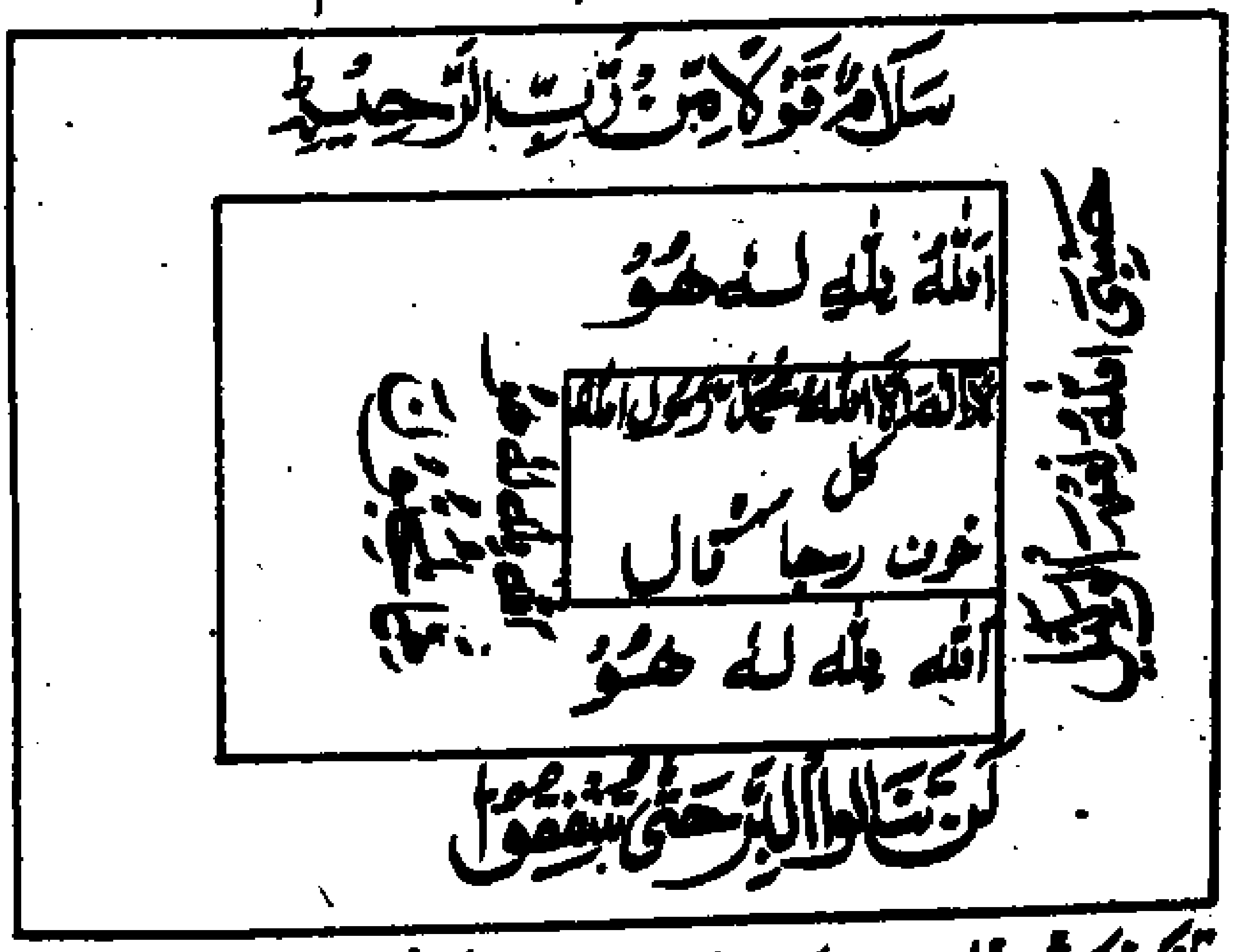
سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ
حسبی اللہ و نعم الوکیل
اللہ للہ لہ ھو
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کل
خوف رجا شمال
اللہ للہ لہ ھو
نصر من اللہ و فتح قریب
لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

ہر کہ گوشش زلیسہ راز راہ — در وجودش یافتن قرب اللہ
دو چشم خویش را بر بند چوں باز — در ونت نا وبد گم گشتہ آواز
ہو در سینہ می مدرس وحدت معرفت — ہر کہ میخواند شود جیلانی صفت
ہر کہ جز لیسہ بسینہ سر بسر — کامل و کامل شود صاحب نظر
ہر کہ خواند مسطر حسرت از خدا — کامل با نظر شود آل اولیاء

مرشد وہ ہے جو توجہ باطنی سے طالب کو تلقین کرے اور تلقین کرائے۔ اور جس طرح زندگی میں مرید کو ارشاد کرتا ہے۔ اس طرح مر کر بھی دستِ بیعت کرتا ہے۔ اس پر تعجب نہ کر۔ کیونکہ اولیاء اللہ کو ہر مرتبہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور وہ خزائن تحقیق کے مالک ہوتے ہیں۔

جو شخص حسب ذیل نقش کو دیکھے گا۔ اور رکھے گا کامل ہو جائے گا۔

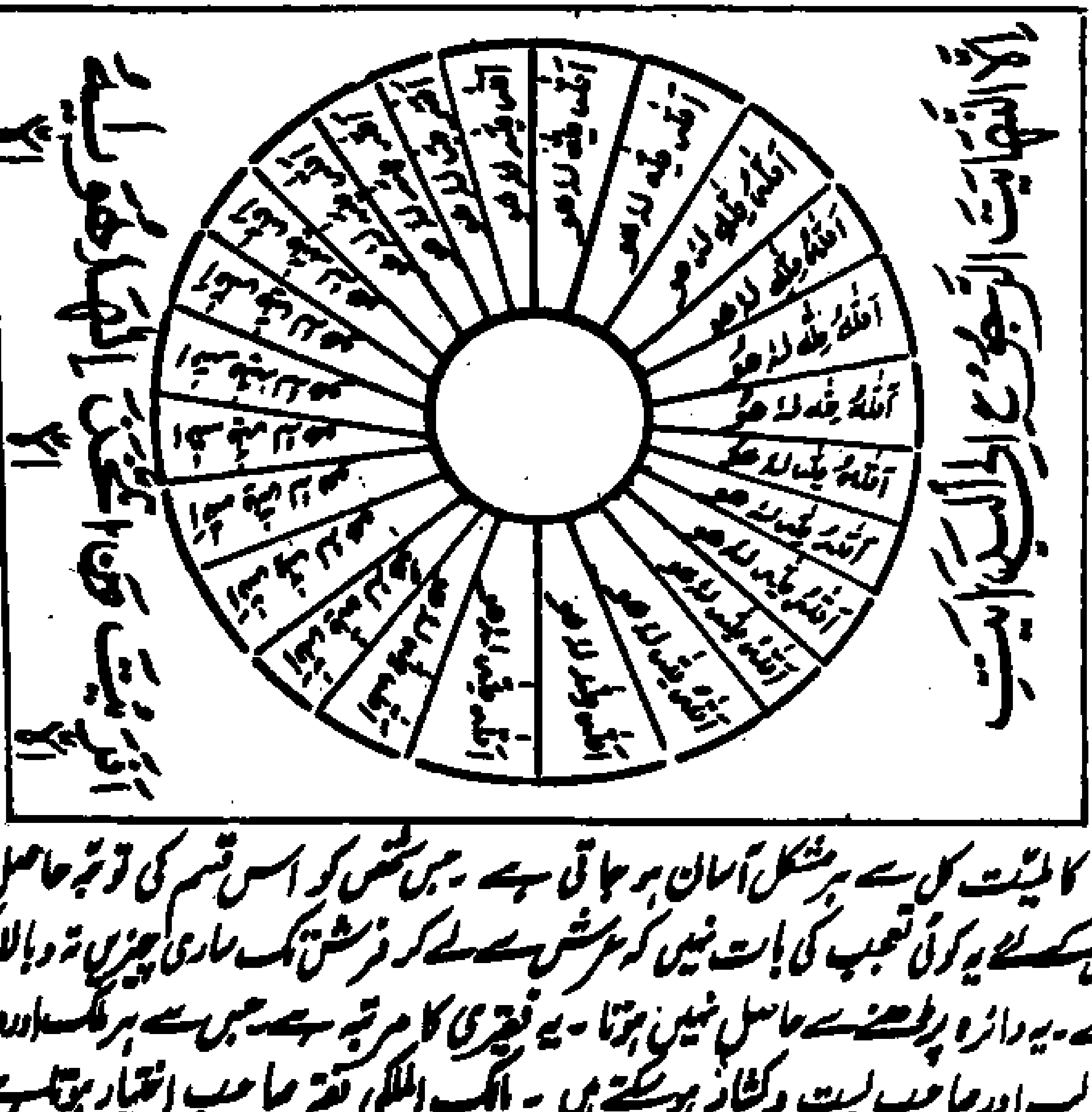

کاملیت کل سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو اس قسم کی توجہ حاصل ہے اس کے لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ عرش سے لے کر فرش تک ساری چیزیں تہ و بالا کر دے۔ یہ دائرہ پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ فقیری کا مرتبہ ہے جس سے ہر ملک اور ولایت پر غالب اور صاحب نسبت و کشاد ہو سکتے ہیں۔ مالک الملکی فقیر صاحب اختیار ہوتا ہے۔ جسے چاہتا ہے۔ ولایت بخشتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے۔ چھین لیتا ہے۔ یہ خدمات اہل ذات فقیر کے ذمہ ہوا کرتی ہیں۔ جیسا کہ فقیر

باھُوْ فنا فی ھُوْ

ہے۔ اس فقر سے مت ڈرو۔ کیونکہ جو گنج دولت ان کے قبضے میں ہے۔ وہ اس نقش کامل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس پر پورا یقین رکھو۔ یقیناً دیکھ لوگے۔

نقش یہ ہے۔

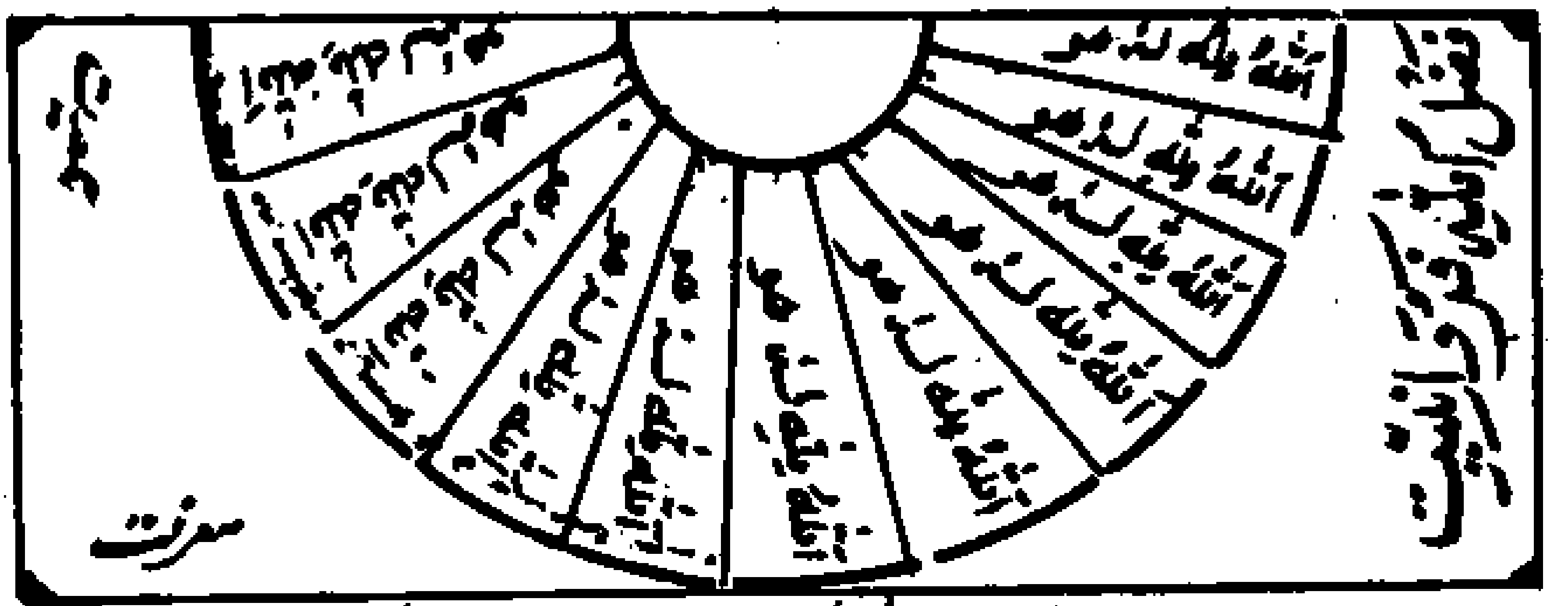

روح اعظم بھی وجود معظم میں آکر با اللہ کے تو بھی روز قیامت تک اسم اللہ کو نہیں پہنچ سکتی۔

پہلے پہل طالب اللہ کو مرشد جو سبق دیتا ہے۔ وہ اسم اللہ کی تلقین ہوتی ہے اور طالب اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اور مرشد اسم اللہ کی برکت سے توجہ باطنی کے ذریعہ مرید کو حضور الٰہی میں پہنچاتا ہے۔ جو مرید کو اسم اللہ کی تعلیم دے اور حضوری تک پہنچا دے وہ کامل ہے۔ یہ کاملوں کی راہ ہے۔ تماشا بین اس سے دور ہیں یہ اور لوگوں کے مراتب ہیں جو روز الست سے مست ہیں۔

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخواں
اسم اللہ با تو ماند جاوداں

اس راہ سے لاہوت ولامکان کے خاص لوگ واقف ہیں۔ تیلی کے بیل ان باتوں کو کیا سمجھیں۔ احمق حیوان کو کیا معلوم کہ تو کیا بات کر رہا ہے۔ اور کہاں کی کہہ رہا ہے۔

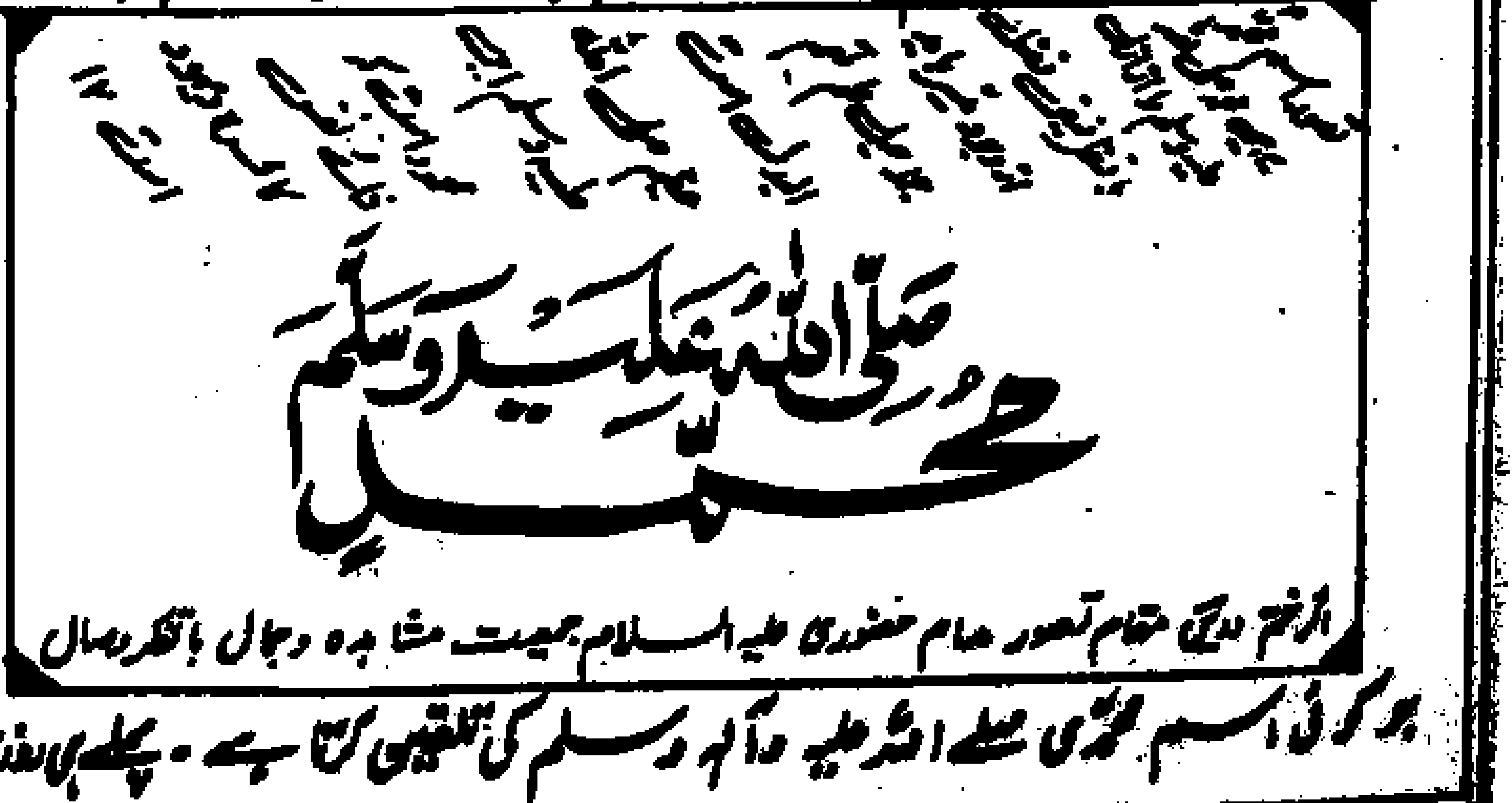
محمد صلی اللہ علیہ وسلم
از ختم دلی مقام تصور حمام حضوری علیہ السلام جمعیت مشاہدہ وجمال باتفکر وصال

جو کوئی اسم محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلقین کرتا ہے۔ پہلے ہی روز حضرت

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے مشرف ہوجاتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں نفس امارہ اور شیطان لعین داخل نہیں ہوسکتے۔ یہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کی راہ ہے۔ اس سے ازل۔ ابد دنیا، حشر قیامت گاہ، حضوری۔ قرب، الٰہی، دوزخ بہشت اور حور و قصور کا تماشا دکھائی دیتا ہے۔

کامل مرشد وہ ہے جو پہلے اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرید کا ہر تمام کا تماشا دکھائے اور غیب اس پر ظاہر کرے۔ اور پھر اسے تلقین کرے تاکہ طالب اس پر یقین اور اعتبار کرسکے۔ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ درست ہے ؎

عمر را برباد کردی در نعیم
مردہ دل واصل نہ شد اہل از صنم

سچا طالب وہ ہے کہ علم معرفت سے مطالعہ کے لئے مرشد کی برابری نہ کرے بلکہ یہ کہے کہ میرا مرشد کامل ہے۔ اور ہمیشہ ظاہر و باطن میں میرے ہمراہ ہے۔ میرے احوال سے واقف ہے۔ لیکن اسے غیب دان بھی نہ قرار دے، کیونکہ یہ حماقت شعار طالب کا کام ہے۔ جو معرفت دیدار سے محروم ہے۔ کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو حاصل ہے۔ جسے چاہتا ہے کچھ عنایت کرتا ہے۔ البتہ مرشدوں کے ذمّے یہ خدمت ضرور ہوتی ہے۔ کہ جس طرح چاہیں۔ طالب کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں پہنچائیں۔ انہیں کو سارے مراتب اور مقامات کی خبر ہوتی ہے۔ پس اگر غیب دانی کا دعوےٰ کرے تو سمجھو کہ مرشد اور مرید دونوں مدعی اور مدعا علیہ بغیر حضوری کے ہیں۔ کیونکہ طالبی اور مرشدی کا مطالعہ اور اس کے مراتب اس وقت تک مشخص نہیں ہوتے۔ جب تک مرشد طالب اللہ کو پہلے ہی روز لامکان اور لاہوت میں غرق نہ کردے۔ اور غم دور کرکے چار مراتب یعنی رسید، دید اور یافت اور شناخت اسے عطا نہ کرے۔

رسید (پہنچ) سے مراد رسیدہ ہے۔ اور دید سے مشاہدہ قرب حضور اور تجرید و تفرید ہے۔ یافت سے مراد تمام مطالب کے خزانوں کا تصرف ہے۔ جسے جمعیت کل بھی کہتے ہیں۔ اور شناخت سے مراد اپنے نفس کو پہچاننا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سمجھا اس نے

اپنے پروردگار کو لقا سے سمجھا ۔

جب نفس قطعی طور پر فنا ہو جائے ۔ تو طالب کو حضوری، اور قرب خدا کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے ۔ اس مقام پر پہنچ کر فقر تمام ہو جاتا ہے ۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ۔ جب فقر انتہائی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے ۔ تو ذات سے ذات مل جاتی ہے ۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس محمدی دائمی طور پر حاصل ہو جاتی ہے ۔ یہ مراتب طالب صادق اور باخبر کے ہیں ۔

مرشد وہ ہے، جو طالب کے وجود سے نفسانی خواہشات اور آفات کو نکال کر دے ۔ جو کہ اسے اللہ تعالےٰ سے باز رکھتی ہیں ۔ اور نیز دنیاوی رنج و تکالیف اور فقر و فاقہ دُور کر دے ۔ اور تمام قسم کی بلاؤں سے اسے محفوظ رکھے ۔ اور بلا محنت طالب کو دنیاوی خزانوں کا تصرف ایک ہفتے کے اندر اندر عنایت کر دے ۔

جو طالب مرشد سے ہرگز سوال نہ کرے اور اپنی مفلسی نہ جتائے ۔ تو مرشد کو لازم ہے کہ فی الفور اسے مناسب حضوری کر دے اور فرصت کا منتظر رہے ۔ اس قسم کا مرشد جہان میں شاذ و نادر ہے ۔ مرشد کو پہلے روز ہی معرفت قرب خدا کا مشاہدہ کرا دیتا ہے ۔

جو مرشد طالب کو تاثیر باطن سے توفیق نہ دے ۔ طالب پر فرض عین ہے ۔ کہ اس ناقص مرشد سے بیزار اور الگ ہو جائے ؎

مرشداں را مرشدم من حق نما　　بے پیر را پیریم رہبر با خدا
مفلساں را گنج بخشم با کرم　　ہر کہ بیند روئے من ناں رفتہ غم

پیری، مرشدی اور طالبی مریدی حضور سے طلب کرے ؎

مرتضےٰ فرمود با ما مصطفےٰ ام　　دست بیعت کرد مارا مرتضےٰ
پیشوائے پیر خود را یافتم　　ہر دمے دیدار حق را یافتم
خواندہ فرزند من آں فاطمہؓ　　معرفت فقر است بر من خاتمہ
خاک پائم از حسینؓ و از حسنؓ　　ہر یکے اصحاب با من انجمن
باھوؒ از ہو یافتم وحدت لقا
تو نمیدانی کہ باھوؒ با خدا

[illegible] وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ، جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے

جو شخص مراتب فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ اس پر لاہوت اور لامکان کی معرفت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور ان دیکھی چیزیں دیکھنے لگتا ہے۔ جسے توفیق محمدی حاصل ہے۔ وہ تحقیق محمدی سے ان مراتب پر پہنچتا ہے۔

اولیائرا علم باشد باحضور آنچہ خواند علم وحدت ذات نور

تو اس بات پر تعجب نہ کرے۔

باجسم گم بااسم چوں الف بسم غرق فی التوحید فی جسم واسم
شد روا دیدن بر دردیت خدا معرفت قرب است وحدت حق عطا

جسے باطن حاصل ہے۔ ظاہر خود اس کے تصرف میں ہے۔

شرح مراقبہ

جو شخص علم مراقبہ کا مطالعہ شروع کرتا ہے۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور اس محبت سے سات مجلسیں منکشف ہوتی ہیں۔ یعنی حضرت آدمؑ سے لے کر جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک علم مراقبہ کے ابتدائی سبق سے ہی رقیب دور ہو جاتا ہے۔ اور حبیب مل جاتا ہے۔ لیکن جو شخص مردود، مرتد بے یقین اور بے دین ہے۔ وہ شیطان لعین کی قید میں پھنسا ہوا ہے۔

جو شخص مرشد اہل خانزادہ کے فرمان پر اعتبار نہیں کرتا۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اس کے ہفت اندام کو مشاہدات نوری اور مشاہدات حضوری میں جلا کر پاک کیا جائے۔ تاکہ ساری عمر اسے مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت ہی نہ رہے اور مشاہدات حضوری سے حضوری میں پہنچ جائے۔ اور بعد ازاں اسے رجعت لاحق نہ ہو اور پیر و مرشد کی قید سے باہر نہ جائے۔ ایسے مراقبے کو محرم اسرار کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے طالب نفس و شیطان کی قید سے نکل جاتا ہے۔ اور لاہوت ولامکان میں آمد و رفت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ذکر و فکر میں حیوان کی طرح دم بستہ حیران و پریشان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر نہیں جانتا۔

مراقبہ: موت کے متعلق اور قریب ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور میں ترتیب کے ساتھ مراقبہ کرے۔ اس پر موت کے حالات کا مشاہدہ منکشف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

جان کنی، حقیقت قبر، سوال منکر نکیر، حساب کتاب اور قیامت اسے دکھائی دیتی ہے۔ اور پل صراط سے صحیح و سلامت گذر کر بہشت میں داخل ہو۔ حور و قصور کو دیکھتا ہے۔ اور دیدار پروردگار سے مشرف ہوتا ہے۔ وہ اصل مطلب بھی یہی ہے۔

حق الیقین مراقبہ سے انسان واصل بنتا ہے۔ حدیث مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ ایسا مراقبہ قرب خدا کی معرفت تک مشق وجودیہ سے پہنچا دیتا ہے۔

از دل بدر کن پشتۂ خطرات را ۔ تا بیابی وحدت حق ذات را

مراقبہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔ اور مراقبہ ایک آگ ہے جو شیطانی وسوسوں اور خطرات کو اس طرح جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ خشک لکڑیوں کو ۔

گر بگویم شرح ایں احوال را ۔ ہر یکے عبرت خورد عارف خدا

مراقبہ ایمان کا جوہر ہے۔ جس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔

مراقبہ کئی طرح ہے۔ نفس با نفس۔ قلب با قلب۔ روح با روح۔ سر با سر اور جان با جان۔ ذکر با ذکر یعنی وہ ذکر جو لازوال ہے۔ اور فکر با فکر یعنی وہ فکر جو باوصال ہے۔ یہ راہ تفسیر و حدیث کے مطالعہ اور بدعت اور نفس کو ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ان میں سے جو چاہو پسند کرو۔

جو شخص حضوری فی اللہ فی التوحید سے مشرف اور مستغرق ہے۔ قرب الٰہی کے نور سے اس کی روح کو وہ لذت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جس پر سارے جہان کی جانیں قربان ہیں۔ لوگ عاشقوں کو طعن اور ملامت کرتے ہیں۔ لیکن وہ سارے خیالات کو چھوڑ کر صرف اپنے دوست اور معشوق میں مگن ہے۔ اور سب سے قطع تعلق کئے ہوئے ہے یہی ہے۔ ہمہ اوست در مغز و پوست۔

جو شخص علم دعوت کو عمل میں لانا چاہے اور چاہے کہ درود وظائف رواں ہوں۔ اور موکل فرشتے اس کے زیر فرمان ہوں۔ اور کلام اللہ اس کے وجود میں تاثیر کرے۔ نفع بے جمعیت بخشے اور تمام مخلوقات اس کی مسخر ہو۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو۔ تمام مشکلات آسان ہوں۔ تو اسے چاہئے کہ جنگل میں جا کر سکونت

اختیار کرلے۔ وہاں پر مٹی اور ریت سے کر جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی عمارت مبارک بنائے اور اس کے گرد حرم کا نقشہ بنائے۔ پھر اس میں قبر مبارک بنائے۔ اور قبر پر انگلی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھے۔ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدُ اللّٰہ اور شروع کرتے وقت پہلے اس کے گرد [1] اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَے النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا لکھے اور تین مرتبہ یہ لے عَبْدَ اللّٰہِ حَبِیْبَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حاضر شو۔ تو باذن اللہ وشبیہ روح مبارک حاضر ہوگی۔ پھر سورۂ ملک پڑھے اور کلمہ طیبہ کی تین مرتبہ دل پر ضرب لگا پھر

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

پڑھ کر آنکھ بند کرکے مراقبہ
کرے
تو خواب اور بیداری یکساں ہو جائے گی۔
کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفُ الظَّاہِرِ فَھُوَ
بَاطِلٌ۔ جو باطن ظاہر کے مخالف ہو
وہ باطل ہے۔ پھر سامنے طیبہ پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر صحابہ رضی اللہ
عنہم تشریف لائیں گے۔ اور عامل کا ہاتھ پکڑ
کر اٹھائیں گے اور اس کی مہمات کو سر
انجام فرمائیں گے۔
اس دولت کو تیغ برہنہ کہتے ہیں

---

[1] تحقیق اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے ایما
مسلمانو تم بھی درود بھیجو اس نبی پاک پر اور سلام و سے دو ادب ذکر کا و پ

روضہ مبارکہ کی دعوت کا نقش حسب ذیل ہے۔

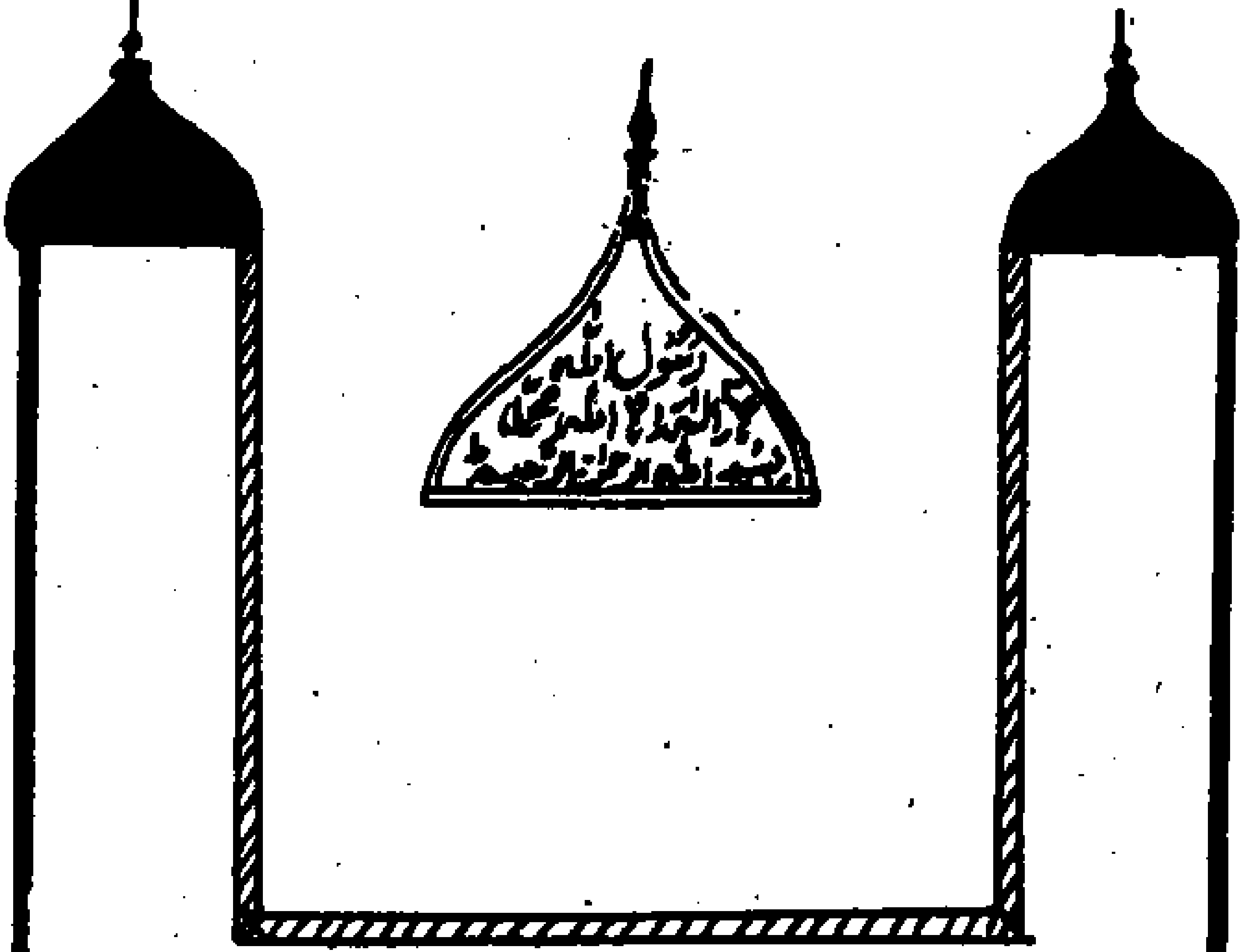
رسول اللہ
لا الہ الا اللہ محمد
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرشد کامل باید نقش روضہ اقدس بہ بخشد مجلس عظیم محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ بس سوائے اللہ ہوس با معرفت قرب حضور اللہ۔

یا محمد ابن عبداللہ از برائے مقام کہ روضہ رضوان است و مہر و دیان خاکپائے ایں و غلام است ۔ حاضر شو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

علی فی اللہ

مرشد تیس یکجا چہ دریافت ایں اے طالب ترا بہ کرم کدام نظرگاہ است

فقیر مرشد عارف باللہ وہ واصل ولی اللہ پر فرض عین ہے کہ مرشدی اور طالبی کے حقوق کو کما حقہ بجا لائے اور تو اہل دنیا کو تلقین ہی نہ کرے۔ اور اگر کرے تو ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دنیا سے اس کا قطع تعلق کر دے۔ اور اس مردار سے اسے پاک کر دے اور پہلے ہی روز مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دے اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت اور ولایت کا منصب دلائے۔ تاکہ طالب کے وجود میں کسی مطلب کے حاصل کرنے کا افسوس باقی نہ رہے۔ یہ مراتب اس درویش کے ہیں جو کامل، عطا بخش فیض بفضل خدا۔ بادشاہ دو جہان ہو۔ دونوں اس کے پاؤں تلے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ایک دم بھی جدا نہ ہو۔ اور ہمیشہ لقا کے عطا سے مشرف ہو۔ جو مرشد پہلے ہی روز طالب کو ان مراتب پر نہیں پہنچاتا وہ احمق اور بے حیا ہے۔ وہ یونہی اپنے تئیں مرشد کہلاتا ہے۔ یہ مراتب قرب توحید مطلق عشق و وجودیہ مرقوم سے حاصل ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ نقش ہر ایک مقام پر پہنچاتا ہے اور اس سے قال و حال کے موافق ہو جاتا ہے۔ اور وہ جمعیت باوصال ہوتی ہے۔ جو وہم و خیال ہی میں نہیں آ سکتی۔ اسے وہی شخص جانتا ہے جو توفیق تحقیق کی معرفت حاصل ہے۔ یہ نقش مقام حضور ہے جس میں نفس قلب، روح اور سر ابھی سراسر نور ہیں۔

نقش

حق الیقین

اسرار المبین

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد

بحق میریابند

نفس مطمئنہ۔ قلب سلیم۔ روح امین

یہ گویا کہے دریا سے گزرتا ہے۔ اور ہر وقت محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

نہ فلک ہے۔ نہ یہاں پر آسمان ہے نہ زمین نہ حیرت ہے نہ حرص۔ صرف نورِ وحدانیت ہے۔ جو شخص حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے اس دریا میں غوطہ لگائے گا۔ دنیا کا تارک ہو جائے گا۔ اور تامیتِ فقر کے مرتبے پر پہنچ جائے گا۔ اور اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے تیرے لئے تیرے سینے کو نہیں کھولا؟ کے مطابق اسے سینے کی صفائی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق کہ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا خطاب کی راہ حاصل ہوگی۔ اور اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً کے مطابق خلعت ملے گی۔ اور فَفِرُّوا اِلَى اللّٰهِ کے مطابق وہ اپنی خودی کو چھوڑ دے گا۔ پس تجھے ان میں سے کون سی بات پسند ہے۔ آیا طلبِ حرص یا طلبِ خدا۔

شرح حاضرات باسم اللہ

اس کا طریق یہ ہے کہ تصور کے شروع میں طالب وسواس خناس سے سینے کو صاف کرے اور پھر آنکھ بند کر کے مراقبہ کی نظر سے پرواز کرے تو اس کے دل کے گردا گرد ایک وسیع میدان دکھائی دے گا۔ جس سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوگا اس وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے تو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آواز آئے گی۔ کہ اے صاحب تصور! یہ مجلس محمدی ہے۔ اس میں شیطان کے آنے کی جرأت نہیں۔ پھر طالب حق اور باطل میں تمیز کرے اور مجلس محمدی کا حضور طلب، دوام حاصل کرے اور کیفیت یہ ہو جائے گی کہ گو ظاہر میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہو۔ لیکن باطن میں مجلس محمدی میں ہو۔ اگر یہ حالت ہو جائے گی۔ تو اس کا وجود سراسر نور ہو جائے گا۔ اور اس کی ہر بات حضوری سے ہوگی۔ لیکن نعم البدل کو تحقیق کرے۔ نعم البدل اسے کہتے ہیں کہ جو حکم مجلس محمدی سے ملتا ہے۔ باطن کا ہوتا ہے۔ ظاہر میں نہیں ہوتا۔ اگر یہ حالت ہو تو کوئی بھی طالب ابھی مقامات میں ہے۔ ابھی تامیت کو نہیں پہنچا۔ جب ظاہر و باطن ایک،

[illegible]

ته اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔

ہو جائے۔ تو پھر مرشد کی ضرورت نہیں

طالب بالیقین اور با اخلاص کو چاہیے کہ پہلے تحقیق کرے۔ کہ دل کے گرد چار میدان ہیں ان کا مشاہدہ کرے اور وہ میدان یہ ہیں۔

میدان ابد، میدان ازل، میدان دنیا، اور میدان عقبیٰ۔ اور قلب کے اندر دیدار پروردگار، قرب الٰہی، نور حضور معرفت اور سرّ اسرار کا مشاہدہ کرے۔

کامل مرشد صادق طالب کو پہلے ہی دن مشاہدہ دل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور ناقص مرشد دن رات اسے چلّوں اور ریاضت میں مشغول رکھتا ہے۔

دل کے تصور اور اس کے گرد کے میدانوں کا نقشہ یہ ہے۔ کامل مرشد ان چاروں میدانوں کا مقام دکھلاتا ہے۔ جس سے پریشان کو جمعیت نصیب ہوتی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

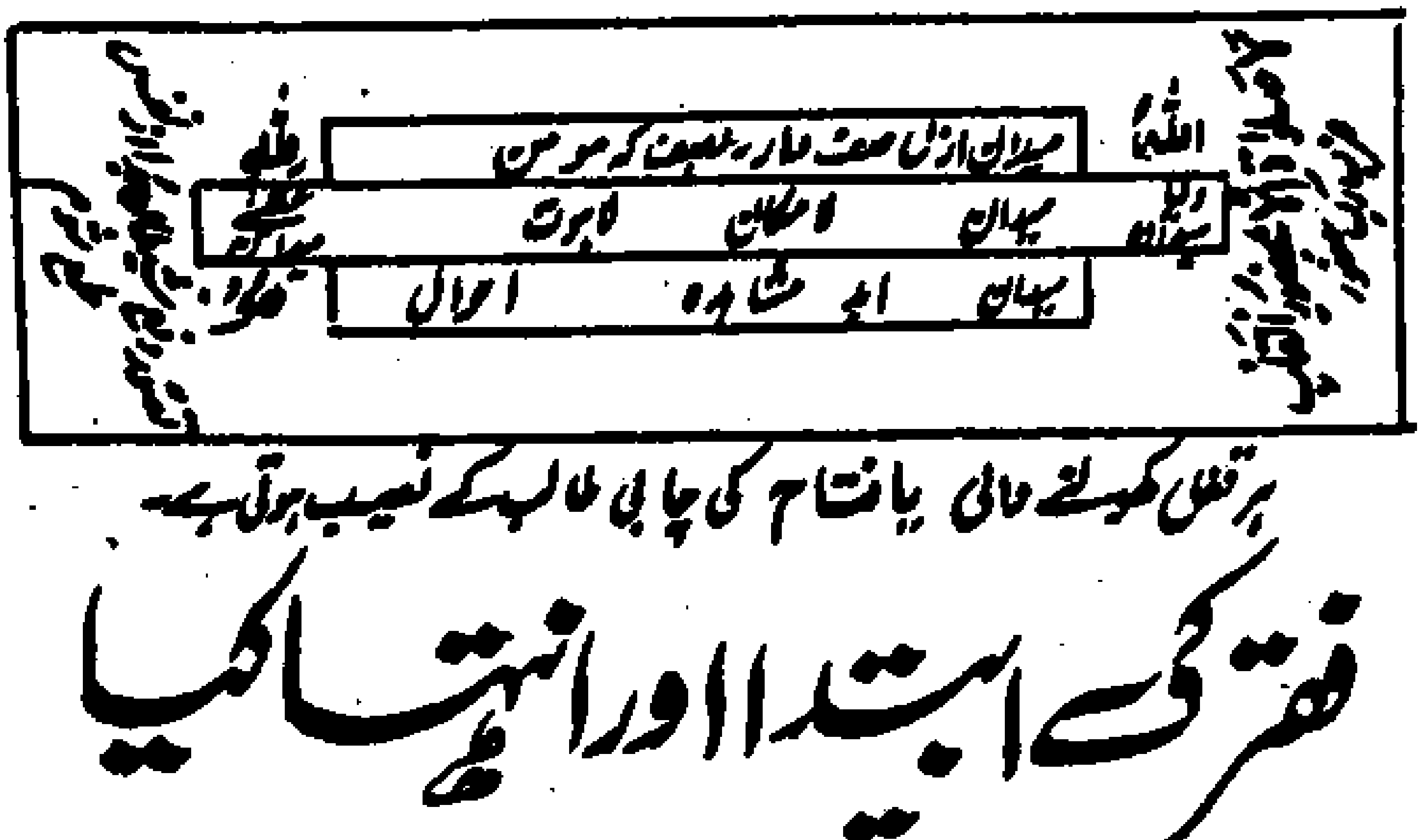

ہر قفل کھولنے والی یا فتاح کی چابی طالب کے نصیب ہوتی ہے۔

فقر کی ابتدا اور انتہا کیا ہوتی ہے

فقر کی ابتدا یہ ہے کہ بدن پر شریعت کا لباس پہنے اور احوال حقیقت سے واقف ہو کر دریائے معرفت میں غوطہ لگائے۔ ہمدم صاحب کرم ہر دو جہان ہو۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محرم ہو۔ اور فنا فی اللہ ہو جائے۔

واضح رہے کہ ہر ایک مقام میں کشف راہ کی کیفیت جاری ہوتی ہے ملحق کہ

تو اس راہ میں قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے اور بعض اس کے ذریعے سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ پس طالب کو پہلے دن ہی مرشد معراج دوام کا مشاہدہ کراتا ہے۔ جس کا اثر بعض پر تو سال بھر رہتا ہے۔ اور بعض پہ عمر بھر اور بعض پر زندگی اور موت دونوں حالتوں میں بلکہ قیامت تک رہتا ہے۔

وصال جمعیت با جمال ربانی قدرت کا ایک بھید ہے۔ جس کی شرح دل سے ہو سکتی ہے۔ نہ کہ دفتر سے۔ وہاں پر نہ علم ہے نہ نقل۔ نہ مطالعہ ہے۔ نہ دانش نہ عقل نہ شعور۔ نہ وہم نہ خیال اور نہ ذکر نہ مذکور بلکہ نور علیٰ نور ہے۔ اس مقام پر ہدایت و نہایت ایک ہو جاتی ہے۔ روح کو فرصت حاصل ہوتی ہے۔ صفات قلبی حاصل ہوتی ہیں۔ اور ممات سے حیات ابدی نصیب ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی دنیا دار دولتمند مثلاً بادشاہ یا امیر کو تلقین کرے۔ تو اسم اللہ اس طرح پڑھتا ہے کہ پھر عمر بھر اسے دنیاوی لذتیں اور حرص و ہوا بھول جاتی ہے۔ یہ مراتب جو بلا سیر میں عشق مرقوم کے سبب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں ؎

گر بگویم شرح لذت حق نما   ہیچ کس زندہ نماند جان و فنا
شد نصیبے عاشقاں را ہر دوام   قوت قوت معرفت فقرش تمام

اصل مقصود یہ ہے کہ واصل کو کلام حق پہنچا ہے ؎

گر شوی عاشق بشو رندی صفت   بگذری از سر مقام معرفت
با وصال و جمال لازوال   از خدا غافل نباشد ہیچ حال

عاشق کی دو صفتیں ہوتی ہیں۔ اول معشوق پہ سے آنکھ نہیں ہٹاتا۔ دوسرے مخلوقات کی ملامت کا خیال تک نہیں کرتا ؎

دم بدم دیدار بینم ہر دوام   روح و قلبم نور شد مطلب تمام
ہر چہ گوید حضرت اگر نثر ترا   درمیاں خود نماندہ چوں چرا
نعمت آنجا جُثّہ نے جسد و تنم !
فرد توحید است فقرش شد تمام

جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ قدم شریعت میں اور نظر طریقت پر رکھتا ہے اور اسے جمعیت با حقیقت حاصل ہوتی ہے۔ اور معرفت کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محرم اور خادم ہوتا ہے۔ جو لوگ خلاف شرع ہیں وہ معرفت

سے محروم ہیں۔ دیوانہ سب سے بیگانہ اور ہشیار شریعت شعار اور عارف نظار ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معشوق اللہ تعالےٰ کا عاشق ہوتا ہے۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عاشق ہوتے ہیں۔ یہاں پر عاشق اور معشوق اور عشق تینوں اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ یہاں پہ جب وصل کی گنجائش نہیں۔ تو ہجر کا کیا دخل۔ یہ مراتب ان کے ہیں جو فنا فی اللہ۔ فنا فی الرسول اور فنا فی الشیخ ہیں۔ جو شخص ان تینوں کو باتوفیق طے کرے۔ اس کے وجود میں نفس کشتہ ہو جاتا ہے۔ اور قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اور روح بحق رفیق ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب جان فدا کر دینے والے عاشقوں کے ہیں۔ عاشق لوگ کبھی نہیں ڈرتے۔ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

جو طالب پیرو مرشد کے پاس جائے۔ اور اسے بزرگوں کی تلقین پر یقین نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کے وجود میں نفس امارہ بطور رقیب موجود ہے۔ ایسے شخص کو سارے رب ہی بے نصیب کہتے ہیں۔ دوست گھر میں ہے۔ لیکن اس اندھے کو دکھائی نہیں دیتا۔ اس اندھے پن کا علاج یہ ہے کہ ایسے مردود الطریقت مرتد الحقیقت اور معرفت سے بے خبر طالب کو مرشد کامل توجہ سے اخلاص اور تصور سے یقین اور تصدیق اور اعتبار کرا دے اس کے جسے کو اسم اللہ ذات کے تصور میں لپیٹ کر تجلی انوار کے شعلے میں پھینک کر دیدار پروردگار سے مشرف کر دے۔ جب یہ حالت ہو جائے۔ تو طالب کو خود بخود اعتبار آ جاتا ہے۔ مرشد دنیاوی بے شمار خزانے بخشتا ہے۔ ایسا مرشد کامل طالب کے لئے قرب الٰہی کے واسطے وسیلہ اور گواہ ہوتا ہے۔ اور ایسے مرشد کا طالب مجلس محمدیؐ میں حاضر رہتا ہے۔ اور روشن ضمیر ہو کر فقیر کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ نفس امارہ پر حکمران ہو جاتا ہے۔ اور صاحب واقفیت ہو جاتا ہے۔ پس مرشد میں یہ صفت ہونی چاہئے۔ کہ گمراہ مرتد اور مردود طالب کو جمعیت بخشے اور حق دکھائے ؎

باہو مرشد عنقا صفت باشد ہما طالب شہباز عارف جاں ربا

مرشد وہ ہے جو ہمیشہ کی جمعیت جان کو عنایت کرے نہ کہ جو خود ہی پریشان ہو۔ اور اس کا طالب شیطانی وسوسوں میں پھنسا ہو۔ بس جسے کاملوں سے تلقین ہوئی ہے۔ وہ گویا جہان میں خزانہ اور کان ہے۔

ذکر اثبات بغیر اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ اور ذکر و فکر کی اساس کے حاصل نہیں ہوتا مشق وجودیہ سے مردہ اندام زندہ ہو جاتے ہیں۔

ذاکر کے ذکر کے دو گواہ ہیں۔ ایک یہ کہ خفیہ ہو۔ خفیہ ذاکر اللہ تعالٰے کا ہم جلیس ہوتا ہے۔ آنَا جَلِیسٌ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِي جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں۔ دوسرے یہ کہ اسے ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ حضوری بعض کو ظاہری وجود سے یا قلب سلیم سے یا روح سے یا سرّ سے جو سچی تسلیم ہو یا نور صفت کریم سے ہوتی ہے۔ بعض اس بات کو جانتے ہیں۔ اور بعض نہیں جانتے۔ ان میں سے ایک نہ ایک طرح ذاکر کو ضرور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ خواہ وہ ظاہر میں لوگوں سے بات چیت کر رہا ہو۔

ذکر فریاد است دائم در خروش　　ذکر را بگذار خون از جگر نوش
نیست ذکرش یابد ز فکر　　ذکر باشد با حضوری دل نگر
نیست ذکرش آنکہ ترمانی آواز　　ذکر خفیہ قرب وحدت عین راز
ہر کہ دعوی کرد من ذاکر خدا　　دعوی اثبات بنماید لقا

جس شخص کو باطنی تلقین اور ارشاد و ہدایت کی دست بیعت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا اور صحابہ کبار کا معانقہ اور بخشش عطا نصیب ہو وہ مرشد ہونے کے لائق ہے۔ جو طالب ایسے شخص سے تلقین حاصل کرے گا۔ وہ دنیا اور آخرت میں زندہ دل اور غالب اولیاء رہے گا۔ طالب خدا کبھی نہیں مرتا مرشد ہونا آسان کام نہیں۔ یہ تیلی کے بیل کے سے احمق ناداں کب مرشد ہونے کے لائق ہیں۔

مرشد جاہل بود شیطان صفت
مرشد عالم طریقت معرفت

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالٰے اور بندے کے مابین کوئی سد سکندری کا سا حجاب نہیں

یا بڑی دور دراز کی راہ نہیں، بلکہ صرف پیاز کی جھلی ہے جسے اگر مرشد کامل چاہے تو ایک ہی نظر سے پارہ پارہ کرکے طالب کو اللہ تعالےٰ سے ملا سکتا ہے اور لاہوت ولامکان میں پہنچا کر عالم باللہ عارف ولی اللہ بنا سکتا ہے۔ اسے آنکھ بند کرنے مراقبہ کرنے۔ نماز، نوافل اور استخارہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ کوئی جاہل کبھی خدا رسیدہ نہیں ہوا۔ اور کسی عالم نے ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالےٰ کو نہیں دیکھا۔ ہاں خواب یا مراقبہ میں۔ دونوں جہان ہر وقت عارف کی آنکھوں کے سامنے ہیں ؎

ز شہ رگ نزدیک چوں گوید دور　　کور چشمے کے بیند بے شعور را
نحن اقرب راز قرآن یاد کن　　ایں مراتب یافتن از کنہ کن!
ہر کہ دریا بد لب بستہ دوام　　ہر کہ گوید دیدہ ام تا مرد خام
دیدہ با دیدار مے باشد نہ نور　　کے بہ بیند کور چشم بے حضور
ہر کہ مے بیند نماند مر ترا　　مثل لبستہ کے شود رویت خدا
بے مثل را کے دہد رویت نشان　　ہر کہ مے بیند بود عارف میان

جس شخص کو عالم مطالعہ سے مشرف کرے۔ وہ بے حجاب اسرار بازی کرتا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے کہ مراتب فضیلت پر پہنچ کر صاحب وسیلہ فقیر مرشد سے طالب معرفت نہیں کرتے۔

اس راہ کی اصل علم ہے۔ اور اس راہ کا وصل حکم ہے اور اس راہ کی حکمت جان سے حاصل ہوتی ہے۔ عارف لوگ جو حق کو پا لیتے ہیں ان کی یہ علامت ہے۔ کہ وہ عالم ربانی ہوتے ہیں۔ عالم ربانی میں یہ جرات۔ حوصلہ اور طاقت نہیں کہ عالم ربانی کا مقابلہ کر سکے۔

شوق ایک آگ ہے یا ایک درد لا دوا ہے۔ عاشقوں کی ہمیشگی لقاء سے مشرف ہونا ہے۔ اسے ہمیشہ کی بندگی کہتے ہیں۔ بغیر بندگی کے شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ بغیر بندگی کے زندگی نہیں۔ بلکہ روسیاہی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں خطرات شیطانی شرک و کفر دل کو تباہ کر دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ فقیر کے لئے دعوت بمنزلہ اوزار ہے۔ جس کے سبب وہ شجاعت شعار اور سپہ سالار بنتا ہے۔ اور دعوت پڑھتے وقت حضوری میں ہوشیار ہوتا ہے

جس کی یہ حالت ہو اسے اپنے گرد حصار کھینچنے کی کوئی حاجت نہیں۔ جو اس طرح کا صاحب دعوت ہوگا۔ اسے کبھی رجعت لاحق نہ ہوگی۔ اس کا طالب کبھی دیوانہ نہ ہوگا ؎

کاملاں را دعوتے با دم تمام
روز مرہ تا قیامت بر دوام

جو شخص علم دعوت کو اللہ تعالےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء اور اولیاء سے محافظہ یا محافظہ۔ دور بدور استماع باستماع اور الہام بالہام پڑھے گا۔ اس سے کوئی مشکل حل کئے بغیر نہ رہے گی وہ ہر گھڑی میں ساری مشکلات حل کر سکے گا۔ اس دعوت کو **تیغ برہنہ** کہتے ہیں۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ کیونکہ اس صورت میں بیچ میں کسی فرشتہ، موکل، جن اور روحانیت کا دخل نہیں۔ بلکہ بلا وسیلہ اللہ تعالیٰ اور نبی اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دم میں ہزار بلکہ بے شمار آمدرفت ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ جو شخص لوگوں کو غیب کی باتیں بتا کر اپنا معتقد، مطیع، مرید اور طالب کرنا چاہتا ہے۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حقائق بیان کرتا ہے۔ وہ ابھی کشف اور جزئیات نفسانی کے ادنا مرتبے پر ہے۔ اہل ہمت سے شیطانی تحقیق کا سرزد ہونا مکروہ ہے۔ مرد خدا وہ ہے جو عین کشف ربانی حل کشف کرے اور مشکلات کو حل کرے۔ ایسا کرنا نہ غیب ہی ہے اور نہ غیب۔ عارف بلا شک و شبہ بے حجاب ہوتا ہے۔ اور اس کی ہر ایک بات حضور سے ہوتی ہے۔ اس کی توجہ سراسر نور ہوتی ہے۔ اس کا وجود معمور اور قلب بیت المعمور ہوتا ہے۔ وہ خود صاحب سرور ہوتا ہے اور اس کا باطن معرف فنا فی اللہ میں ثابت ہوتا ہے۔ یہ مراتب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان مراتب کو معراج کہتے ہیں۔ معراج قرآن شریف ہے۔ اور جو قرآن شریف سے باہر ہے۔ وہ معراج نہیں بلکہ شیطانی استدراج ہے۔ بعض کو یہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک۔ بعض کو صبح سے شام تک اور بعض کو بطور دائمی توجہ مرشد سے فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کا معراج روز قیامت تک مسلسل رہتا ہے۔ یہ عنایت بھی مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے۔ فقیر کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں کہ لوگوں کے ساتھ نیک رہے اور شور و شر

بارے میں گفتگو کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کا کلام بے تاثیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے غم کدورت حجاب اور خطرات معرفت دیدار قرب الٰہی سے باز رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کامل فقرا ہمیشہ خلوت گزیں ہوتے ہیں۔ اور خلقت کو چھوڑ تنہا جنگلوں میں بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ مسافر ہی رہتے ہیں۔ اور اپنے تئیں لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور اگر شہر میں یہ رہتے ہیں۔ تو بعض دیوانے بن جاتے ہیں۔ اور بعض ظاہر میں مجذوب لیکن باطن میں محبوب بنے رہتے ہیں۔ یار کے ساتھ ہی انہیں نیاز ہوتی ہے۔ دیدار سے ہی انہیں جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دیدار بغیر تو بہشت بھی بمنزلہ خار ہے۔

واضح رہے کہ جو طالب اللہ دل کا مرتبہ حاصل نہیں کرتا۔ اور ریاضت اور چلہ سے واصل نہیں بنتا۔ وہ مردہ دل اور بے حاصل ہے دل وہ نہیں جسے تم گوشت کا ٹکڑا خیال کئے ہوئے ہو۔ بلکہ معرفت محبت میں مشاہدہ نور کا نام دل ہے۔ صاحب دل ہمیشہ دیدار حضور میں مستغرق رہتا ہے۔ پس سوچنا چاہیئے کہ دل کیا چیز ہے۔ اور دل کس علم، عقل اور دانش سے حاصل ہوتا ہے۔

سنو! جس طالب کو دل، جان سے بھی عزیز ہے۔ اسے صفر لفظ یا حرف یا نظر سے ہی علم حاصل ہے۔ اور تمام غیبی اور لاریبی علوم اس علم کے آگے دست بستہ ہیں جو شخص اس علم سے سبق پڑھتا ہے۔ وہ روز قیامت تک مست رہتا ہے۔ اور دل علم سینے میں ہوتا ہے۔ پس جو شخص دل سے علم پڑھتا ہے۔ وہ جاہل بے تصدیق نابینا بانفاق اور باحسد و کینہ ہے۔

دل ایک لطیفہ الٰہی ہے جو فنا فی اللہ کے کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ جسے نور ذات کی تجلی حاصل ہے۔ صاحب دل کو ہمیشہ مشاہدہ کی پیاس رہتی ہے۔ اور پروردگار کے دیدار کا متوجہ رہتا ہے۔ زندہ دل بالیقین با اعتبار اور باایمان ہوتا ہے ؎

دل براق و دلدل ست معراج
ہر کہ دل را یافت شد صاحب نظر

دل ایک ایسا وسیع ملک ہے جس میں باقی تمام ملک سما سکتے ہیں۔ لیکن یہ بلحاظ خلقت کسی ملک میں نہیں سما سکتا۔ قادری مرید کو اسی دل جنبش سے حضوری اور مشاہدہ جمال

حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے طریقوں میں طالب دم بند کرتا ہے۔ اور ہمیشہ خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ اور وہ خام خیال ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں۔ اور طریقہ قادری بمنزلہ آفتاب ہے۔ سو چراغ کی کیا ہستی ہے؟ اگر آفتاب کے روبرو دم مارے اگر دم مارے گا تو بجھ جائے گا ؎

دل کہ جنبد مے جہاند عرش را دل کہ جنبد مے رساند با خدا
دل کہ جنبد نفس را گردد فناہ دل کہ جنبد با ایاں شد بجا
دل کہ جنبد مے نماید کبریا دل کہ جنبد شد مشرف با لقا
دل کہ جنبد نور رحمت جاں صفا دل کہ جنبد یافت مجلس مصطفٰےؐ
دل کہ جنبد باز دارد از ہوا دل کہ جنبد با رفاقت رہنما
نیست جنبش دل کہ تو فہمیدۂ اہل دل با عین اللہ دیدۂ
ذکر توفیق است توحید از خدا ذکر آں دائم بہ مجلس مصطفٰےؐ

جس طریقے یا خانوادے کو جو دولت و نعمت نصیب ہوئی ہے۔ وہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ العزیز کے وسیلے ہوئی ہے۔ جو شخص قادری طریقہ کا منکر ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں مردود ہے ؎

ہر طریقہ خانوادہ شد غلام با مریدے جان فدایش ہر دوام
نقشبندی راچہ قدرت دم زند واز طریقہ قادری طالب شود
اہل چشتی خواجگان خاک پاک سہروردی از غلاماں با وفا
ہر کہ از بندہ خدا امت نبیؐ خاک بوسی مکیند با قادری

شاہ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالٰے اسرارہ فرماتے ہیں۔ قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے ؎

پائے پیر پیر بر گردن ولی مثل سجدہ آمد حکم از نبیؐ

حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا خاص طریقہ فنا فی اللہ ذات ہوتا ہے جس کی ابتداء اور انتہا زندگی اور موت میں نجات کا حاصل ہونا ہے۔ آنجناب کے مرید اولیاء اللہ ہو جاتے ہیں آپ کے تبرکات، کرامات اور خوارق عادات تا قیامت جاری رہیں گے۔ جو ات کسی کو حاصل ہوتی ہیں۔ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ کے خزانے سے حاصل

ہوتی ہیں۔ رُباعی

نے زخود من گفتم از سرِّ ہوا ایں حقیقت یافتم از مصطفےٰ ؐ
قادری را سہ مراتب سہ نشاں باعیاں و لامکاں وجاں فشاں

واضح رہے کہ ہر عارف عقلمند قادری اور باشعور ہے۔ اسے بے شک اس کتاب کے مطالعہ سے حضوری حاصل ہوگی۔ اگر طالب مرید قادری کو موکل فرشتے چشمہ آبحیات پر ظلمات میں لیجائیں۔ تو پانی پی کر خلق سے گم ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ سیر و سفر میں مشغول رہتا ہے۔ جیسا کہ فقیر ولی اللہ رہا کرتے ہیں ؎

فقیر معرفت توحید میں چار تصرف کی توفیق کے چار مراتب ہیں۔ ایک علم دعوت کا منصب جس سے ایک ہی دم میں تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ دوسرا دائم ذکر و فکر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری۔ جس سے پیغام لانا اور لیجانا حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا باطن میں مشاہدہ معرفت الٰہی کرنا۔ اور رحمت الٰہی کو مدنظر رکھنا۔ جس کے ذریعے ہر بات با ذکر و مذکور ہوتی ہے۔ کبھی غرق فنافی اللہ اور ایسا مست ہوتا ہے کہ مستی، ہشیاری، سونا اور جاگنا سب کچھ انوار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالشَّفْقَۃُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ۔ یعنی تعظیم حکم الٰہی بجالانے کی خاطر اور شفقت خلق خدا پر۔ چنانچہ اس منصب میں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ چوتھے تلقین ارشاد کا منصب جو بمنزلہ کسوٹی ہوتا ہے۔ سو طالب صادق کا خیال رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ حق کا طالب ہے۔ اور جھوٹے طالب کو چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ باطل کی طلب میں ہے۔

یہ چاروں منصب طریق قادری میں پہلے چار روز میں حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مرشدان چاروں پر پورے طور سے متصرف ہوتا ہے۔ اسے تصور اور جمعیت بے شمار حاصل ہوتی ہے۔ اس میں توجہ کامل اور تفکر تامیت حد سے زیادہ درکار ہے۔ اگر یہ بات حاصل ہے تو وہ عاشق کے مرتبے میں ہوکر نظارہ کرتا ہے۔

طالب ترا گردن زنم سر پیش نہ دم مزن اگر صادقی و سر جاں بدہ
طالبا بے سر بیا جانب خدا خود شکن بہ بیں دیدار اللہ لقا

خود پسند طالب سالہا سال بھی مرشد کے حضور میں رہ کر بہ سبب بے ادبی کے وصال

محروم رہتا ہے ۔ جو مرید پیر کی خدمت میں شمار کرے وہ طامع ہے ۔ اور مرشد کے حق میں بمنزلہ عزرائیل ہے ۔ ایسا شخص نفس کی قید میں پھنسا ہوا ہے حکایت با شکایت پس پشت ہے ؎

طالبا گر صافی از من بخواہ
تا ترا بخشش کنم قرب الہ

کامل اور صاحب منصب مرشد توجہ سے علم معرفت الٰہی اور حضوری سینہ بسینہ نظر بہ نظر قلب بہ قلب روح بہ روح اور سر بہ سر عطا کر سکتا ہے ۔ اس توجہ تحقیق بالیقین سے طالب روشن ضمیر اور دونوں جہان سے لاپرواہ ہو جاتا ہے ۔ اور فقر کے انتہائی مقام اور فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے ۔

شرح انتقال

طریقت میں ایک مرتبہ ہے ۔ جس میں ایک حال سے دوسرے حال میں آتے ہیں جس کو انتقال احوال کہتے ہیں ۔ اور وہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جانا ہے ۔ بعض طالب تو انتقال کی وجہ سے عارف باللہ بن جاتے ہیں ۔ اور بعض مردود ہو جاتے ہیں ۔ اور شرک و کفر میں پڑ جاتے ہیں ۔

اگر بہشت و غلمان یا بے ریش لڑکوں کے خط و خال سے دیدار پروردگار کو متمثل کیا جائے ۔ تو درست نہیں ۔ کیونکہ دیدار پروردگار بے مثل ہے ۔ جو کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتا ہے ۔ جس کو اس بات پر یقین نہیں ۔ اگر اسے تمام قرآن احادیث تفسیر اور اقوال مشائخ بھی بتائے جائیں ۔ اور ہر قسم کی نصیحت بھی کی جائے تو بھی اس بے دین کو اعتبار نہیں آتا +

اس بے اعتباری کا علاج یہ ہے کہ پیر و مرشد توفیق باطنی سے یا اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر کرے ۔ یا حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ قدس سرہٗ کی مجلس میں لے جائے کہ تا کہ ان صاحبین میں سے کوئی صاحب اسے تلقین فرمائیں ۔ ایسا کرنے سے وہ مردود طالب محمود مقبول ہو جائے گا ۔ اور اس کے تمام مقاصد حاصل ہو جائیں گے کامل مرشد میں ایسی ہی توفیق ہونی چاہئے ۔ جیسی کہ اوپر بیان ہو چکی ہے ۔ ناقص مرشد سے کچھ کام نہیں نکل سکتا +

جہاں پر لاہوت کا دیدار اور لامکان کا راز ہے۔ وہاں پر دوسرا کوئی ہے نہ آواز ہے۔ نہ صوم ہے نہ صلوٰۃ ہے۔ نہ حج کعبہ نہ زکوٰۃ ہے۔ نہ مکان نہ درجات ہے وہاں پر فنا فی اللہ بعینہٖ نور عین اللہ ذات لازوال ہے۔ یہ مرتبہ اسے حاصل ہے جو معرفت میں فنا فی اللہ بقا باللہ اور وصال لازوال کے مرتبے پر پہنچا ہوا ہے ؎

ہر کہ طالب حق لقا یابد لقا
ہر کہ منکر حق لقا کفر از ہوا

سنو! مردان خدا کی راہ با توفیق ہے۔ طالب دیدار بے سر ہونا چاہیے۔ تاکہ اسرار کا سر حاصل کر سکے ؎

گر تو خواہی دیدن رویت خدا سرز گردن کن جدا ایں لقا
بے زبان ہم سخن باشی عیاں مرتبہ لاہوت ایں است لامکاں
سر بریدہ بے سرے طالب بیا بعد ازاں دیدن خدا بر تو روا

یہ مراتب صاحب عرفان کے ہیں۔ قولہ تعالےٰ۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ جب تو باقی خیالات بھول جائے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کو یاد کر +

حدیث تَمَشَّى عَلَى الرَّأْسِ بِدُونِ الْأَقْدَامِ قدموں کے علاوہ سر کے بل چلنا چاہیے۔

یہ مراتب فقر تمام کے ہیں۔ کہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ جب فقر اپنی تمامیت کو پہنچا ہے۔ تو اللہ ہی اللہ ہے۔

دیدار الٰہی کے لئے کس علم سے راہ حاصل ہوتی ہے۔ اور کونسا علم اس کا گواہ ہے۔ یہ بات اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ سے وہی نفس وہی قلب، وہی روح اور وہی سر کے ذریعے الہام ہوتا ہے۔ اسم ذات کے تصور سے نفس، قلب، روح اور سر سب کے سب نور ہو جاتے ہیں۔ اور طالب دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جن کا باطن معمور ہو۔ اور جن کا ظاہر مغفور ہو۔ قولہ تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اللہ تعالےٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ بخشدیگا +

شرح انتقال

طریقت میں بعض طالب تجلی شیطانی ہو کر نار مردار سے سمجھ کر کہتے ہیں۔ کہ ہم نے دیدار دیکھا۔ سو یاد رہے کہ معرفت کا وسیلہ دیدار موت ہے۔ کیونکہ موت کی پلصراط سے صحیح وسلامت گذر کر دوست دوست سے جاملتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ لِلْحَبِیْبِ لَا یَخَافُ الْحَبِیْبُ مِنَ الْحَبِیْبِ وَلَا یُعَذِّبُ الْحَبِیْبُ الْحَبِیْبَ ۔ موت ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔ حبیب حبیب سے نہیں ڈرتا۔ اور حبیب حبیب کو عذاب نہیں کرتا۔ ان مراتب کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جاؤ کہتے ہیں ۔

بعض انسان کے مر جانے کو انتقال کہتے ہیں۔ اور بعض اس حالت کو کہتے ہیں جب کہ موت کے بعد زندگی حاصل ہو کر از سر نو روح داخل ہوگی۔ اور بعض چولا بدلنے کو انتقال کہتے ہیں۔ ایسوں کو اوتار کہتے ہیں۔ لیکن یہ رسم اہل زنار اور اہل نار کی ہے۔ ان بدمذہبوں کی رسم رسوم سے ہزار بار استغفار ۔

حاصل انتقال سے مراد وہ وصال ہے۔ جو فقیر اولیاء اللہ کو موت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو انتقال بذریعہ موت ہوتا ہے۔ بعض کا بذریعہ مراقبہ۔ بعض کا باعیان بعض کا وسیلہ خواب اور بعض کا بذریعہ استغراق۔ اولیاء اللہ ایک دم میں ہزارہا احوال سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی وہ لا الٰہ کے مرتبے میں ہوتے ہیں۔ کبھی الا اللہ کے مرتبے میں۔ کبھی محمد رسول اللہ کے مرتبے میں اور کبھی نور حضور کے مرتبے میں ہوتے ہیں اس فنا فی وجود کا ہر کا قبر میں انتقال ہونا اور بات ہے۔ اور بالتصور فنا آں اور باقرب انتقال اور ہے۔ اور نفس قلب روح اور سر کا انتقال اور ہے۔

انتقال سفرے شد صد انتقال ۔۔ کے شناسد ایں مراتب را خیال
ہر گذارد انتقال وہم زوال ۔۔ نور بر سد ذات نور لا زوال
ہر حق احق بود حق نما ۔۔ بعد ازاں از ذکر شد اولیاء

از طالبان صادقان قربت تمام   ہر یکے طالب خدا را ایں اعلام

طالب حق کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ہے کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے مجھ سے طلب کرے۔ اور مجھے بھی قسم ہے۔ اگر میں اسے پورا نہ کروں۔ یعنی میں ضرور پورا کروں گا۔ کیونکہ طریقہ قادری میں مجھے ساری ترقی اور قدرت حاصل ہے ؎

ہیچ طالب را ندیدم در جہاں   ہر کہ طالب میشود دشمن بجاں
اولاً طالب بود مثل غلام   بعد ازاں دشمن شود شیطان تمام

قولہ تعالیٰ: اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ کیا میں نے تم سے عہد نہیں کیا تھا اے آدم کی اولاد! کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اگر بصورت نہ ہو تو طالب بمنزلہ کتے کے ہے۔ حدیث: لَا تَتْرُكُوا الدُّرَّ فِيْ اَفْوَاهِ الْكِلَابِ۔ کتوں کے منہ میں موتی نہ دو۔

اہل قادری طالبوں پر حضوری کی راہ صاف کرتا ہے۔ اور حضور دکھا دیتا ہے ؎

ہر کرا بیند بود دائم حضور   ہر طعامے در شکم نور گشتہ نور
راہ دیدار است دیگر گمراہ تر   چشم از برائے دید دیدارش نگر
چشم بینائے بود چشم گراہ   با گواہی شد روا چشمے نگاہ
گر کور را صد بار نمائم لقا   کور مادر زاد کے بیند خدا
ہر کرا بیند نباید زو آواز   گرگ کہ ز جان مردہ او برزدہ راز

حدیث: مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہو گئی ؎

فرض و واجب سنت و ہم مستحب   جملہ را کردم حضوری راز رب!
ایں نماز دائمی را حمد دار   تا ہر نماز وقت باشد برقرار

حدیث: مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ فَرْضًا مِّنَ الْوَقْتِ الدَّائِمِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ فَرْضًا مِّنَ الْوَقْتِ وَمَنْ لَّمْ يُؤَدِّ فَرْضًا مِّنَ الْوَقْتِ لَمْ يَقْبَلْهُ اللّٰهُ فَرْضَ الدَّائِمِ۔ جو شخص فرض دائمی کو ادا نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ اس کے وقتی فرض کو قبول نہیں کرتا۔ اور جو وقتی فرض کو ادا نہیں کرتا۔ اس کے دائمی فرض کو قبول نہیں کرتا۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔ دل حضور کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عارفوں کو نماز کے وقت انوار دیدار الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور ان کے دل میں ایک قسم کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نماز مومن کے لئے بمنزلہ معراج ہے۔

شرح دَم

دم ہی طریق ہے۔ دم ہی توفیق ہے۔ دم ہی دریائے عمیق ہے۔ اور دم ہی تصدیق ہے اور دم ہی تحقیق ہے۔ اور دم ہی زندیق بھی ہے۔ اگر دم کی تہ کو پہنچ کر اس کی حقیقت حاصل کرے تو اس میں یہ قدرت بھی ہو جاتی ہے۔ کہ توجہ کے تصرف سے ایک دم میں اٹھارہ ہزار عالم کی روحانیت کو لشکر میں لا سکتا ہے۔ اس قسم کا کامل آدمی اگر چاہے تو ایک دم میں تمام جہان کو تباہ کر سکتا ہے اور نیز تمام جہان کو فیض کے خزانے بخشش کر سکتا ہے۔ ایسے شخص کو حصار کھینچنے۔ حساب عدد اور دعوت پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

واضح رہے کہ علم سونے اور چاندی و نقدی کی طرح ہے۔ اور فقر معرفت فولادی تیغ کی طرح ہے پس جو کام تلوار سے نکل سکتا ہے۔ وہ سونے اور چاندی سے کس طرح ہو سکتا ہے ولایت کئی طرح کی ہوتی ہے۔ چنانچہ ولایت با گنج عنایت۔ ولایت با عین عنایت ولایت با فضل فیض رحمت ولایت با مطالعہ مین علم حکایت۔ اور ولایت یا دنیا پر شکایت ان میں سے ہر ایک ولایت طالب کو کامل مرشد قادری سے تلقین کے ذریعے نصیب اور اس پر منکشف ہو سکتی ہے۔

توجہ کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن سب کی سب صرف اسی توجہ میں آجاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔ ایسی توجہ والے کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے میرے نیک بندے۔ جو تو چاہتا ہے مجھ سے مانگ میں تجھے عنایت کروں گا۔

نیز ایسا شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے خالی نہ ہوگا۔

حضوری کی بہی کئی قسمیں ہیں۔ حضوری نفس۔ حضوری قلب۔ حضوری روح۔ حضوری سر۔ حضوری الہام و آواز۔ حضوری معرفت۔ حضوری غرق جان۔ حضوری با عیان۔ حضوری با شغل وہم و آگاہ۔ حضوری فنا فی اللہ بقا باللہ۔ تجلیات کے مشاہدے میں عین با عین رمز با رمز۔ توجہ با توجہ۔ شغل با شغل۔ تصور با تصور۔ تفکر با تفکر ہوتا ہے۔ ان تمام حضوریوں کو مرشد کامل قادری سکھا سکتا ہے۔ اور اہل تلقین کو یقیناً دلا سکتا ہے ؎

ایں علم دیگر بود وسیلہ حضور واں علم دیگر بود عقل و شعور
عقل یک گنج است با قرب خدا آں عالمے بے عجب و کبر اولیاء

پہلے مرشد کو طالب۔ پیر کو مرید اور استاد کو شاگرد کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرنا چاہیے اور انسانیت اور آدمیت سے کام لینا چاہیے۔ انسان کی صفات ہونی چاہئیں کہ با جمعیت علم سے علیم۔ حکمت سے حکیم۔ حلم سے حلیم۔ عظمت سے عظیم۔ کرم میں کریم۔ سلیم القلب با صراط مستقیم۔ اور وعدہ ازل پر قائم ہو۔ یعنی اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ۔ (تم میرے عہد کو پورا کرو۔ تو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔

صدق قدیم رکھتا ہو۔ نفس شیطان اور دنیا پر غالب ہو۔ نعمت منعم میں نعیم ہو۔ ہمیشہ حق کی طرف متوجہ و مستغرق ہو۔ باطل اور توفیق سے بیزار ہو۔ بلحاظ وجود مستغرق ہو اور اس میں غضب۔ غیر۔ غیریت۔ غلیظ اور غلاظت نہ ہو۔ جو شخص ان صفات سے متصف ہے۔ وہ اشرف الانسان ہے۔ اور جو نہیں وہ انسان صورت حیوان سیرت اور طامع اور پریشان ہے ؎

آدمی با عقل دارد رب وہ گواہ آدمی با معرفت قرب از الٰہ
با حضوری آدمی کشف القبور عقل تم ایں است با فہم شعور

جو انسان ہے اس کی ایک ہی بات کی قیمت سونے چاندی سے بہتر ہے۔ اگر ان میں یہ قدرت ہے۔ تو اس واسطے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک بھید ہے جیسا کہ حدیث قدسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔ قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ انسان

کو وہ کچھ سکھا دیا جو اسے معلوم نہ تھا۔ اس قول اور نیز اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ رحمٰن نے سکھایا قرآن، سے ظاہر ہے کہ انسان عالم ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ ہم نے بنی آدم کو معزز بنایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ انسان کو مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ اور نیز نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہم شہ رگ سے بھی بڑھ کر اس کے قریب ہیں۔ اس سے بھی یہی ثابت ہے اور عالم بھی انسان ہے جیسا کہ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ تمہارے نفسوں میں ہے کیا تم اسے نہیں دیکھتے سے ظاہر ہے۔

صاحب دعوت۔ صاحب خبر اور عامل و عارف بھی انسان ہے۔ اسم اعظم اور تمام علوم ایک ہی اسم میں شامل ہیں اور ایک ہی اسم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ اسم اللہ ذات ہے کہ کلمہ طیبہ کہ اسم اعظم اللہ، الا اللہ، لہٗ۔ اللہ، للہ، لہٗ ھو سے استثنائی ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جو شخص کلمہ طیبہ کو کنہ کن سے پڑھتا ہے۔ وہ ہر علم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان اور حیوان میں صرف علم کا فرق ہے۔ علم کے ذریعے عین با عین پڑھتا ہے اور عین جانتا ہے ؎

گر بخوانی علم و کتب صد ہزار   تا انتہائے معرفت پروردگار

بے معرفت علم کا عالم شیطان ہے۔ اور با معرفت علم کا عالم حضرت آدم علیہ السلام انسان ہے۔

شرح علم دعوت و عامل دعوت

کامل عالم ایک دم میں ساری مشکلات کو بغیر ریاضت۔ سلب اور زوال حل کر سکتا ہے۔ عالم باللہ ولی اللہ صاحب دعوت۔ حضوری اللہ سے با تصور و با توجہ ہوتا ہے۔ اور اسے قرب وصال کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ ماضی حال اور مستقبل کے حالات سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔ جو کچھ وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کتنا اس کی زبان مردوں کو قتل کرنے کے لئے بمنزلہ تیغ تلوار ہے۔ اُقْتُلُوا الْمُوْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَآءِ موذی کو اپنا ایذا پہنچانے سے پہلے ہی قتل کر دو۔

کامل دعوت کو دعوت ورد وظائف کے شروع ہی میں جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے فرشتہ موکل اس کی آگاہی دیتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر لوح محفوظ کے مطابق فرشتہ موکل آواز دیتا ہے۔ اگر یہ حالت ہو۔ تو اہل دعوت کو خام اور علم دعوت میں ناتمام سمجھنا چاہیئے۔

علم دعوت میں کامل عامل اور عالم باللہ وہ شخص ہے کہ دعوت اور ورد وظائف کے شروع ہی میں روشن ضمیر ہو۔ اور تمام انبیاء اور اولیاء کی پاک روحیں آموجود ہوں۔ اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیجائیں اور گرداگرد حلقہ باندھ کر وہ اس سے مل کر علم دعوت پڑھیں۔ اور قرب الٰہی سے الہام حاصل ہو۔ اور وہ منظور نظر ہو۔ جو کچھ باطن میں مخفی ہو۔ وہ مقصود کے موافق ظاہر ہو جائے۔ یہ مراتب غالب الاولیاء اور شہسوار قبور کے ہیں ؎

ہر کہ را شد قرب قرآن مدخبر   ہر خزائن گنج آں را در نظر
عامل دعوت بود صاحب وصال   لا سلب لا رجعت شد لازوال
یافت عزت باہو از ہو با خدا   یک دمے یک ہو کند عالم فنا

اس قسم کے مراتب اولیاء اللہ کی قبروں۔ قرآن شریف اور قرب فنا فی اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کامل عامل منہ کی زبان سے دعوت نہ پڑھے کیونکہ زبان نیک و بد گفتگو سے عموماً آلودہ ہوتی ہے۔ اور اس لئے قرآن پڑھنے کے لائق نہیں۔ بلکہ وہ دل کی زبان سے پڑھے اور صاحب دل سنے یا سر کی زبان سے پڑھے اور صاحب سر قلب اسے سنے ؎

ہر کہ واقف معرفت آں اہل دم   شد رجوع گنج کان حق کرم

قولہ تعالیٰ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي اور میں نے اس میں اپنی روح میں سے پھونکا

اس قسم کی دعوت کا کامل عامل بمنزلہ کشتی بان ہے اور قرآن شریف بمنزلہ سمندر ہے۔ وہ اس طرح پڑھتا ہے کہ کعبہ، مدینہ، عرش، کرسی اور لوح و قلم سب کو عرش سے فرش تک ہلا دیتا ہے۔ اور تمام روحانیت کو دیکھتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جلالیت سے پڑھے اور اگر جمالیت سے پڑھے تو تمام انبیاء، اولیاء اور فرشتے دست حیرت حسرت ملتے ہیں۔ اور تمام جن، دیو، پری وغیرہ اس کے گرد جمع طواف کرتے ہیں۔

دعوت مرنت وہی پڑھتے ہیں۔ جو اہل قرب ولی اللہ ہیں۔

واضح رہے کہ فقیر اسے کہتے ہیں۔ جسے قرب ربانی۔ نفس فانی کی سلطانی۔ ناظر جیانی نظر لامکانی اور روحانی مرتبہ۔ حاصل ہو۔ اور اگر لاہوت ولامکان میں آکر دونوں جہان کی طرفوں کو دیکھے تو وہ اسے رائی کے دانے اور مچھر کے پر کے برابر دکھائی دے۔ جو فقیر ہمیشہ لامکان میں دیدار سے مشرف ہے اسے مطالعہ علم اور مطالعہ کتب کس درکار ہے ؎

طالع من را حضوری نور شد
با خدا ہم سخنی ہم مذکور شد

جب میں نے اللہ جل شانہ کے مطالعہ سے قرآنی آیات اللہ تعالےٰ دور بدور پڑھیں تو دنیا کو تین طلاقیں دیدیں۔ فقیر کی نگاہوں میں بادشاہ عاجز اور مستحق دکھائی دیتے ہیں اور ہفت ہزاری نواب نفس کی قید میں پھنس کر بری حالت میں ہیں ؎

من فقیری گنج دارم صد ہزار گر ترا چشم است جانب انگاہ

اگر فقیر مرتبہ چاہے تو اسے اس قدر قوت حاصل ہے کہ وہ ظل اللہ بن سکتا ہے۔

با ہر چہ طریقہ کند تحقیق تر ہمچو صرافے شناسد سیم وزر

کسی طریقہ یا خانوادہ کی انتہا اور کاملیت کا طریقۂ قادریہ کی ابتداء کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ وہ ساری عمر چلوں اور ریاضت ہی میں بسر کردے۔ کیونکہ قادری طریقے میں ابتداء میں مشاہدہ حضور ہوتا ہے۔ اور انتہا میں فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ پس جو شخص قادری کے ساتھ برابری کا دعوےٰ کرے۔ وہ احمق اور بے شعور ہے۔ طریقۂ قادری میں تکلیف تقلید، ہستی، بستی، خودی اور خود پرستی ہرگز نہیں ہوتی ؎

خام را مستی بود وہم از خیال مست را ہشیار گرداند وصال

کامل قادری عین نما۔ عین کشا۔ عین صفا۔ عین بقا اور عین لقا ہوتا ہے۔ نہ بے خدا ہوتا ہے۔ نہ خدا سے ایک دم جدا ہوتا ہے۔ قادری عنایت میں غنی ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے بخشش قرب الٰہی سے ہوتی ہے ؎

الٰہی مکن ما بہ بزم بر دکس سوال وصال تو بہتر بود زر و مال !

اگر سہواً کوئی قادری سرود و سماع کے سبب حضوری عشق کے غلبات کی وجہ سے سکر میں آئے۔ تو اس پر تعجب نہ کر۔ کیونکہ اس کے لئے یہ سرود

وسماع از روئے نفس وخواہش نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے بھی اسے خدا کی راہ ہاتھ آتی ہے اس پر وہی یقین کرتا ہے۔ جو اسے جانتا ہے۔ بیدین وبے یقین کو کیا خبر

کل وجزو دریک حرف بشناس تو یک یک ترا یابی برو آں جستجو

فقیر دل پر غیرت نہ کرو کیونکہ ایسا کرنے سے غضب الٰہی جوش میں آکر حاسد اور ناموافق مرید کو پریشان کرتا ہے۔ اور اس کی جان میں بمنزلہ زہر اثر کرتا ہے۔ اگر کوئی کام کی چیز ہے۔ تو یقینی ہے۔ ورنہ بے یقین بیدین نفس اور شیطان کے تابع ہوتا ہے یا اس کا دل بمنزلہ شورہ زمین کے ہے۔ جو تخم ریزی کے لائق نہیں +

ہر ایک شخص بادشاہی کے لائق نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہر دل اسرار الٰہی کے خزانہ کا سزاوار۔ نہ ہر ایک پتھر میں لعل ہوتا ہے۔ اور نہ ہر بود کیمیا کی اکسیر کے مناسب نہ ہر ایک زبان احادیث وقال کے شایان۔ اور نہ ہر ایک وجود وصال کے لائق۔ نہ ہر فقیر روشن ضمیر لائق اور بے زوال ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک جاہل مرتبہ میں ابوجہل کا ما ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک کے پاس ہمیشہ مال ودولت ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک اہل دنیا قارون کی طرح بخیل۔ نہ ہر ایک شخص باسوال رہتا ہے۔ اور نہ ہر فرزند حضرت آدمؑ ایک ہی سے احوال اور جمعیت باکمال رکھتا ہے جس سے اس کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ سمجھ کہ وہ ازلی محروم ہے اگرچہ لوگوں کی نگاہوں میں وہ محمود ہے۔ حدیث اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ اب تک ویسا ہی ہے۔ قولہ تعالیٰ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جیسی اس کی مرضی ہوتی ہے۔ اپنا حکم کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ اَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ جیسا اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے۔ تو بھی احسان کر۔

ہر کہ خواہد معرفت وحدت خدا طلب کن از مرشد گنج غنا
کیمیا سنگ پارس را نظر احتیاج تو نماند سیم وزر
مرشد آں باشد چنیں کام تمام لاف زن مرشد نہ باشد اہل خام

جو مرشد قبلۃ الناس ہے۔ اس کا مرید بمنزلہ حلقہ ہے اور جو مرید بمنزلہ لجام ہے۔ اس کا مرشد خام ہے۔ دونوں حرص وہوا میں گرفتار۔ اور اس بات سے مطلق بے خبر ہیں۔ انہیں اس بات کی اطلاع ہی نہیں کہ وہ دونوں بجنسہ لنگڑے جانور کے ہیں۔ جن کی یہ حالت ہے

ان کا مرشد خام اور روسیاہ ہوتا ہے۔ اگر مرشد کی تقلید کر مرید کرے۔ تو یہ بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے مرشد خام اپنے طالب کو ذکر فکر مراقبہ اور بادشاہوں اور امراء کو مسخر کرنے کے لئے نقوش کے پر کرنے اور وظائف کے ورد بتلاتا ہے۔ اور اسے قرب الٰہی اور مجلس محمدیؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ دنیا اور آخرت میں ایسا مرید اور طالب روسیاہ ہوتا ہے۔ سو مرید کو لازم ہے کہ ناقص مرشد کو پہلے ہی دن تین طلاقیں دے کر کسی کامل مرشد کی خدمت میں حاضر ہو وے۔ جو کہ اسے پہلے ہی روز محرم راز اور واصل بمعرفت پروردگار کر دے۔

واضح رہے کہ حسب ذیل نقش ام العلوم والعلوم ہے۔ کیونکہ ہر ایک علم و معرفت کی حقیقت اس نقش پر توجہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جس نے اسم اللہ جل شانہٗ کی کنہ دریافت کر لی وہ غالب اولیاء ہو گیا۔ اور مخدوم بن گیا۔ اور جو اسم اللہ کا منکر ہے۔ اور اسے اس اسم کا کچھ تصرف حاصل نہیں وہ محروم ہے۔

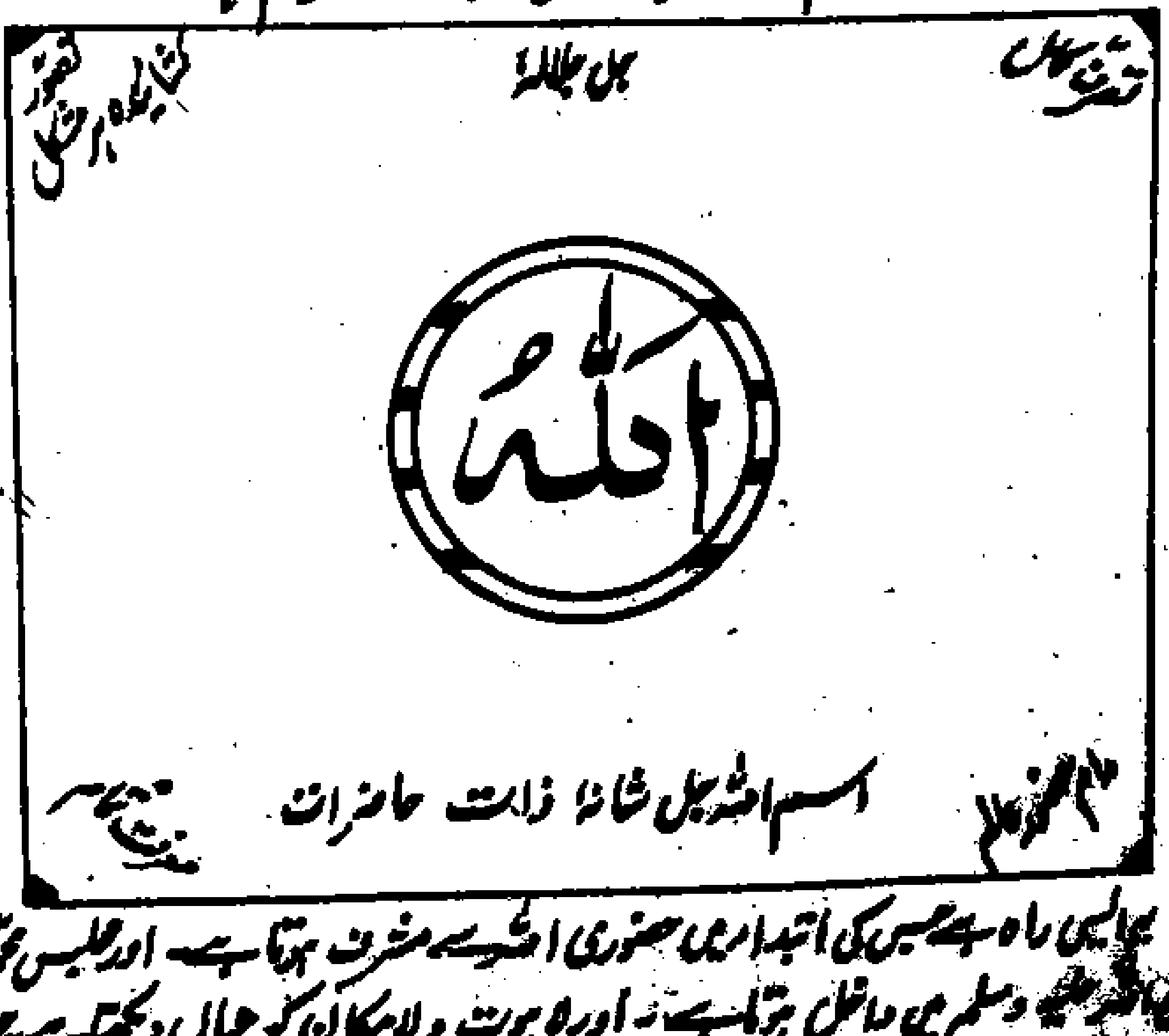

مجلسی راہ ہے جس کی ابتداء ہی حضوری اللہ سے مشرف ہوتا ہے۔ اور مجلس محمدیؐ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اور وہ ہوت و لامکان کو عیاں دیکھتا ہے جیسا کہ کوہ طور سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نور دیکھا تھا سو اس پر جسم بے جان جیسے ان

مراتب کو احمق حیران کیا جائے۔

نقش اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ذیل ہے جس پر اگر جان نثار فدا اور تصدق ہو۔ تو ایک ہی دم میں اسے اس نقش سے ہزار ہا روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن یقین کا ہونا ضروری ہے۔ یہ راہ فیض بخش اور متقی ازل کا فضل اور ھُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ یعنی متقیوں کے لئے ہدایت ہے

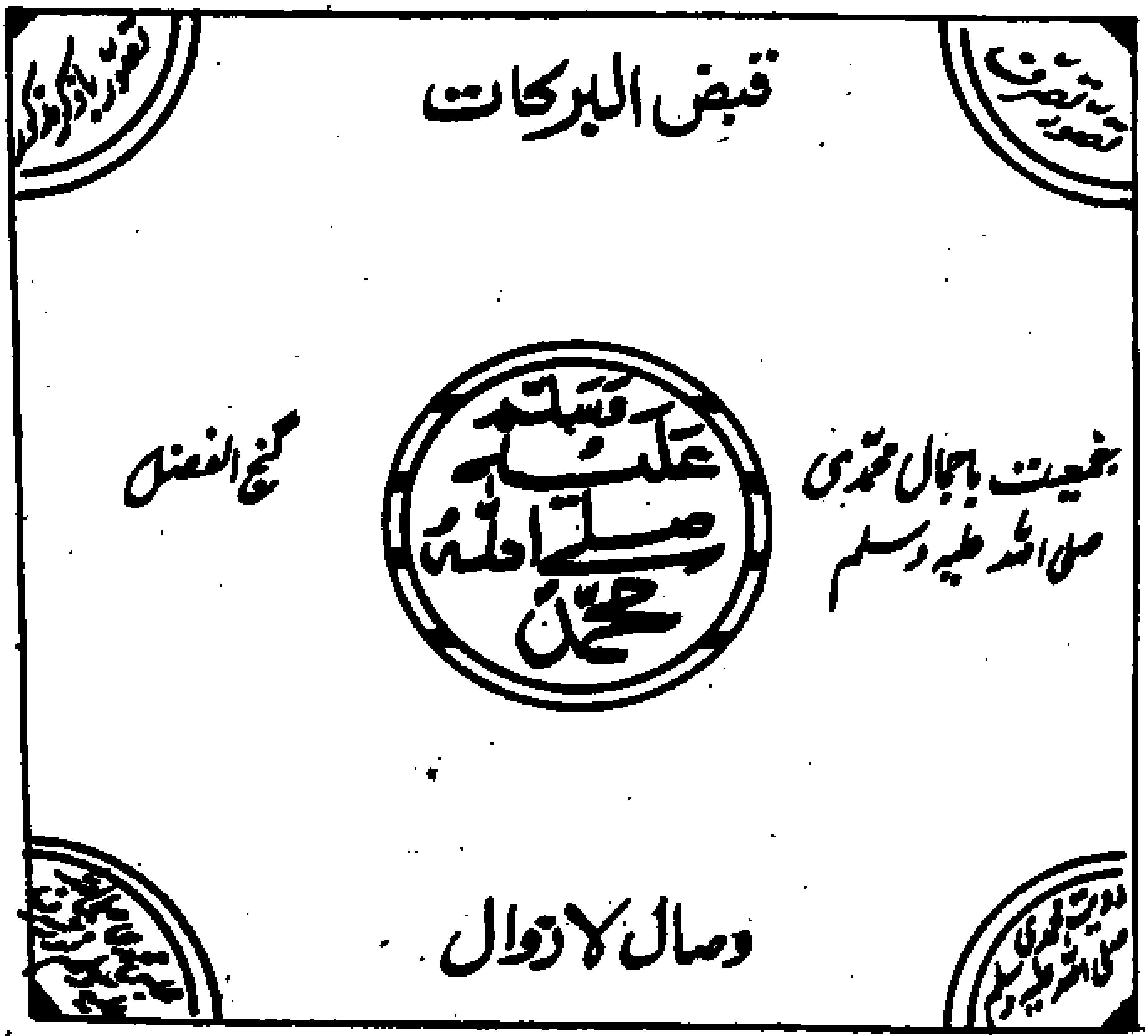
قبض البرکات
جمعیت باجمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
گنج الفضل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وصال لازوال
دولت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

واضح رہے کہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چار حرف ہیں۔ یعنی م، ح، م، د۔ پس حرف میم کے تصور سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور ح کے تصور سے حضوری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور میم اور د سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نفس دم بدم اور سر سے باطن ہو جاتا ہے

واضح رہے کہ اہل محبت محبت کے آئینہ میں دیکھا کرتے ہیں۔ اور آئینہ محبت شرف حضور ہے۔ جس سے اہل حضور کو جمعیت حضور یا مراد حاصل ہوتی ہے۔ جو دیدار حضور کو

پہنچ چکا ہے مذہب و ملت سے کیا سروکار یعنی اس کا نفس فانی، قلب صافی، اور روح باقی ہوتی ہے۔ ایسا شخص مذہب و ملت سے بیزار اور مستی کا دوست دار ہوتا ہے۔ جو شخص صحابہ کبارؓ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے دیدار اور ملازمت سے مشرف ہونا چاہے۔ وہ اس نقش سے ہو سکتا ہے اسے عارف بالیقین دیکھ سکتا ہے۔ جو شخص اس نقش کو ہر وقت دیکھتا رہے اسے مذکورہ بالا صاحبان کی مجلس صبح و شام نصیب ہو سکتی ہے۔

ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ھو	عمر رضی اللہ عنہ عدل منظر
عثمان اہل حیا رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ھوٗ	علی رضی اللہ عنہ علم باسخا
حسن حسین رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ھوٗ	حسن رضی اللہ عنہ حسن الخلق
فاطمۃ الحق فاطمہ رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ھوٗ	محی الدین رضی اللہ عنہ ارشاد توحید

اور یہ نقش نہایت اعلیٰ درجہ کی چابی اور توحید کی اصل ہے۔ اس کے ذریعے ہر مطلب کا قفل کھل سکتا ہے۔ اس کو کامل لوگ ہی جانتے ہیں۔ مکمل ہی پہچانتے ہیں۔ اور اکمل لوگ دیکھتے ہیں۔ اہل جامع اسم اللہ ذات سے طالب کو جمعیت بخشتے ہیں۔ طالب اسم اللہ سے مطلوب کا طریقہ حاصل کرتا ہے۔ لِلّٰہ سب پر غالب آتا ہے اور ھوٗ سے تمام مطلب حاصل کرتا ہے۔ جو شخص ان عظمت المعظم اسمار کو نگاہ نہیں رکھتا۔ وہ گویا فقیر کی معرفت سے آگاہ ہی نہیں

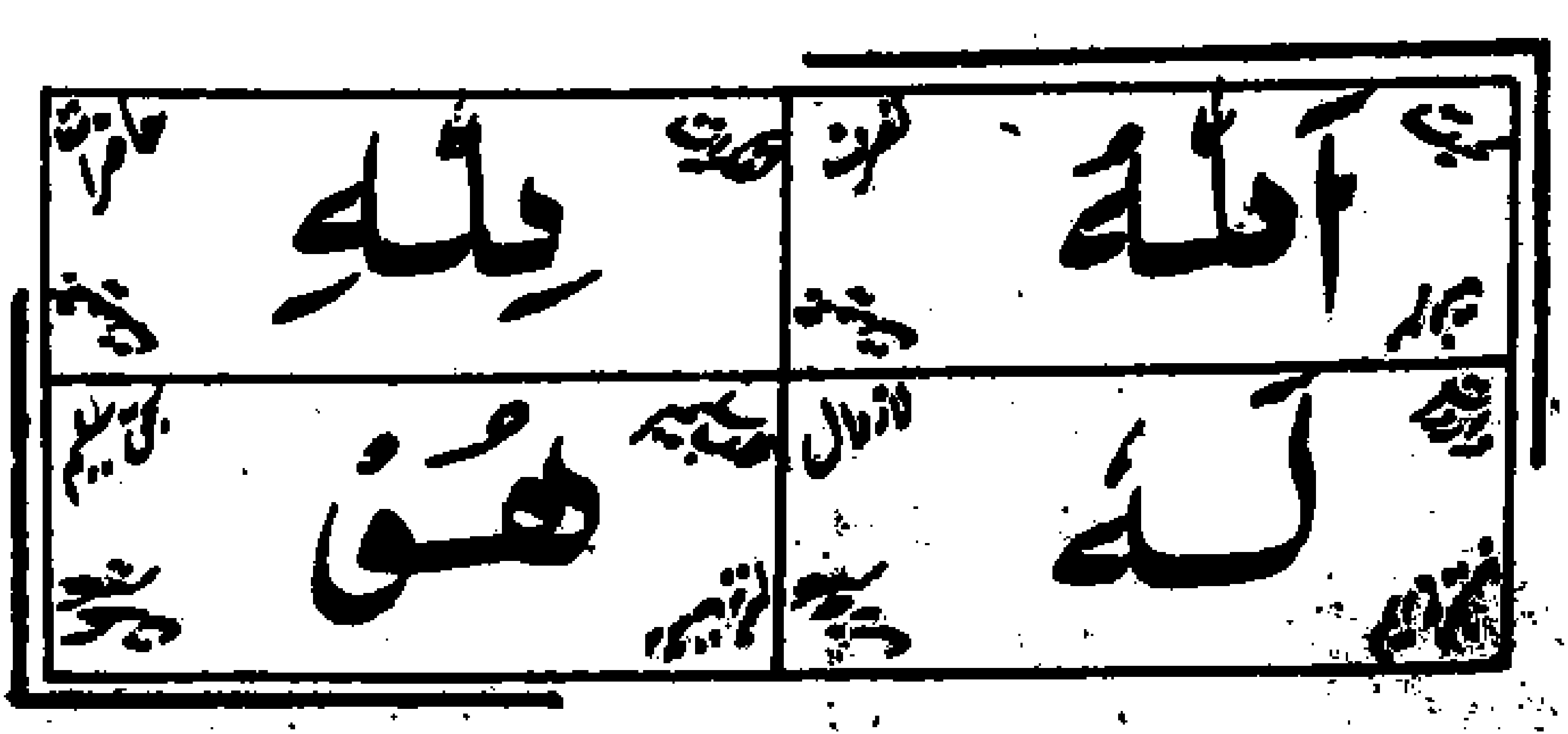

اس توجہ سے انسان تیغ برہنہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے تفکر سے تمامیت فیض حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے تصور سے ترحم اور تصرف سے سخاوت نصیب ہوتی ہے۔ جو شخص اس دائرے کو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے۔ وہ ابتداء اور انتہا والوں سے بازی جیت جاتا ہے۔ اور دونوں جہان میں زندہ ہے۔ کبھی نہیں مرتا۔ اس دائرے سے مفتاح الارواح کلید توحید و تجرید بتفرید، نور حضور قدر قرب اور فنا و بقا حاصل ہوتی ہیں۔ دعوت قبور کے علم سے کامل فقیر کو حضور کا تصور حاصل ہوتا ہے۔

دعوت اتنی طرح کی ہوتی ہے۔

ایک تو دعوت پڑھنا عملیات وغیرہ کا، جن سے جنوں کو قابو میں لایا جاتا ہے۔

دوسرے دعوت پڑھنے سے موکل فرشتے کو قابو میں لانا۔ اس دعوت والے جوگی ہیں۔ وہ تمام حیوانات کا گوشت جمالی، جلالی اور کمالی والے نہیں کھاتے۔ اور بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ اگر غسل ٹوٹ جائے تو فوراً انہیں غسل کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی دعوت جن اور فرشتوں وغیرہ کے مسخر کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ سراسر کفر شرک نفاق اور استدراج ہے۔

تیسرے تمام انبیاء، اولیاء، شہدا، غوث، قطب، اور ابدال کی روحوں کو اپنے قبضے میں لانا۔ جو شخص اسے پڑھتا ہے۔ اسے اسم اللہ ذات کی حضوری سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کا عمل قیامت تک باز نہیں رہے گا۔ بلکہ دعوت قبور اور کشف الارواح کا عامل بمنزلہ شہسوار اور نظارے کے ہوتا ہے۔ جو ایک ہی ہفتے میں مشرق سے مغرب تک کے ملک کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے۔ اور تمام آدمی اس کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ نیز عالم، عامل صاحب دعوت۔ قبور کے ساتوں اعضاء اسم اللہ ذات کے تصور سے سراسر نور ہو جاتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی قبروں پر تیغ برہنہ بن کر جاتا ہے۔ اُحْضُرُوْا بِالْمُسْتَحْضَرَاتِ یَا مَالِکُ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسَیْن اور نیز قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کے جذبے سے روحانی معہ وجود ظاہر قبر سے نکل کر السلام علیکم کہتا ہے۔ اور دعوت کے پڑھنے والا وعلیکم السلام کہتا ہے۔ اور اہل قبور سے مصافحہ کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے ظاہری آنکھوں سے ملاقات کرتا ہے۔ اور روحانی اسے اللہ تعالیٰ کے غیبی لا ریبی خزانوں کا تصرف بخشتا ہے۔ ظاہری آنکھوں سے غیب کو دیکھتا ہے۔ اور جب خزانے کو دیکھ لیتا ہے

تو اس کا تصرف کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے۔

کامل حال گو ظاہر میں زبان سے پڑھتا ہے۔ لیکن باطنی قوت سے وہ اپنے تئیں خواجۂ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچاتا رہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں اس کے دل روح اور سر کی زبانیں گویا ہو جاتی ہیں اور ظاہری زبان بند ہو جاتی ہے۔

جو دعوت قبور کا عامل اور حضوری تصور والا ہے۔ وہ ہر حیوانات و لذات سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اور بہ سبب توجہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ ایک پل میں سارے مہمات سرانجام دیتا ہے۔ علاوہ وہ آسان ہوں خواہ مشکل +

اس دعوت کی انتہا یہ ہے کہ اس کے سبب انبیاء اور اولیاء کی روحوں سے ملاقی اور نفس بانفس، دم بدم، قلب بقلب، روح باروح اور جسم بالجسم ہو جاتا ہے۔ اور وہ جس وقت ورد و وظائف شروع کرتا ہے۔ انبیاء و اولیاء کی تمام روحیں اس کے گرداگرد حلقہ باندھ کر ورد مذکور پڑھتی ہیں۔ اور وہ بیچ میں بیٹھا پڑھتا ہے۔ جو شخص اس طرح پڑھتا ہے اس کے لئے دعوت کا پڑھنا جائز ہے۔ ورنہ احمق کو یہ توفیق کہاں ہے

اہل دعوت حاکم است کامل فقیر کل وجز و در قید او غالب امیر

علم دعوت سے دائمی دم، تمام قلب اور اکتسابی روح حاصل ہوتے ہیں۔ ان تیس حرفوں کے علم سے ہزارہا علم حاصل ہوتے ہیں۔ ہر حرف سے گنج تصرف کی حکمت نمایاں ہوتی ہے۔

تصور تصرف ا حاضرات کلید	تصور تصرف ب حاضرات کلید	تصور تصرف ت حاضرات کلید	تصور تصرف ث حاضرات کلید
تصور تصرف ج حاضرات کلید	تصور تصرف ح حاضرات کلید	تصور تصرف خ حاضرات کلید	تصور تصرف د حاضرات کلید
تصور تصرف ذ حاضرات کلید	تصور تصرف ر حاضرات کلید	تصور تصرف ز حاضرات کلید	تصور تصرف س حاضرات کلید

تصور تصرف ش حاضرات کلید	تصور تصرف ص حاضرات کلید	تصور تصرف ض حاضرات کلید	تصور تصرف ط حاضرات کلید
تصور تصرف ظ حاضرات کلید	تصور تصرف ع حاضرات کلید	تصور تصرف غ حاضرات کلید	تصور تصرف ف حاضرات کلید
تصور تصرف ق حاضرات کلید	تصور تصرف ک حاضرات کلید	تصور تصرف ل حاضرات کلید	تصور تصرف م حاضرات کلید
تصور تصرف ن حاضرات کلید	تصور تصرف و حاضرات کلید	تصور تصرف ہ حاضرات کلید	تصور تصرف لا حاضرات کلید
	تصور تصرف ء حاضرات کلید	تصور تصرف ی حاضرات کلید	

واضح رہے کہ دائرہ وجودیہ کے نقش سے فنا فی اللہ ذات کے مراتب لازوال اور باوصال ہوتے ہیں۔ اس علم تصور کی وجودیہ مشق سے طالب کا وجود پارے کی طرح ہو جاتا ہے کہ ہزارہا چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم ہو کر پھر آناً فاناً ایک جسم بن جاتا ہے۔ اور کبھی جسم کے بند بند جدا ہو کر پھر ایک بن جاتے ہیں۔ اور کبھی خود اپنے آپ سے نکلتا ہے یعنی فرزند وغیرہ بنتا ہے۔ یہ وجودیہ مشق نفس دنیا شیطان شہوت اور حرص و ہوا کے خلاف ہے۔ اس اسم کی مشق کرنے والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کی ریاضت کرنے والا صاحب صفا اور عاشق اللہ جل شانہٗ ہوتا ہے۔ اور اسے ذات ربّ العلیٰ کی محبت ہوتی ہے نقش وجودیہ دوسرے صفحے پر مندرج ہے۔ جس سے یقیناً معرفت توحید کی عقدہ کشائی ہوتی ہے۔

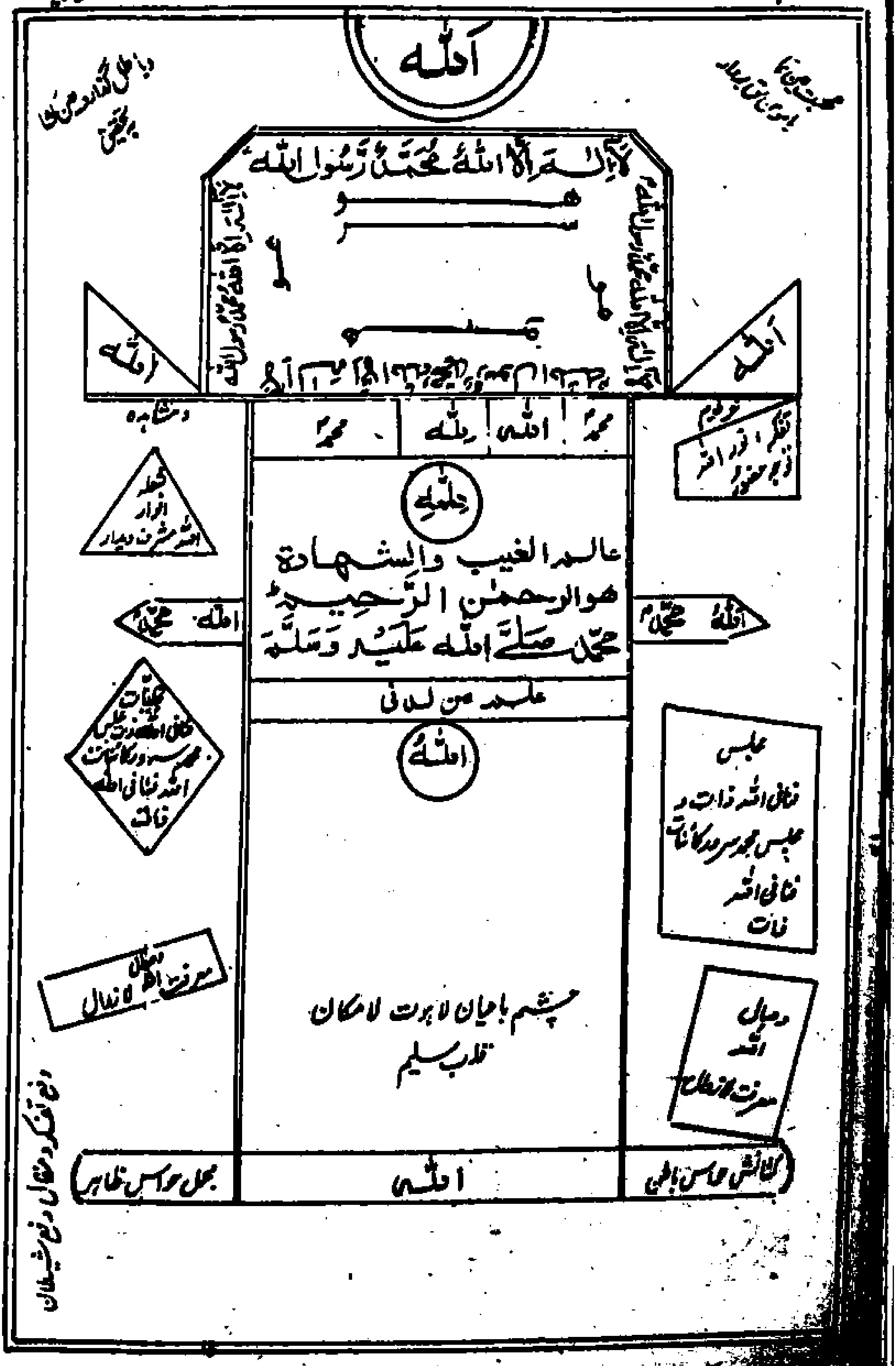
اللہ
صحبت معنی را
ایمان ثابت بیدار
باطل گرداند معنی را
بہ تحقیق
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ھو
سر
ع
م
تم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ
اللہ
ومشاہدہ
محمد
اللہ
اللہ
محمد
نور قدیم
فکر، نور اللہ
ذکر حضور
تجلی
انوار
اللہ مشرف دیدار
جل جلالہ
عالم الغیب والشہادة
ھو الرحمٰن الرحیم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ محمد
اللہ محمد
علمہ من لدنی
اللہ
تجلیات
فنافی اللہ ذات مجلس
محمد سرور کائنات
اللہ فنافی اللہ
ذات
مجلس
فنافی اللہ ذات و
مجلس محمد سرور کائنات
فنافی اللہ
ذات
وصال
معرفت اللہ لازوال
چشم باطن لاہوت لامکان
قلب سلیم
وصال
اللہ
معرفت لازوال
محل حواس ظاہر
اللہ
کشائش حواس باطن
دفع تفکر و خیال دفع شیطان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یہ ہیں

تصور تصرف یا اللہ کلید حاضرات	تصور تصرف یا رحمٰن کلید حاضرات	تصور تصرف یا رحیم کلید حاضرات	تصور تصرف یا مالک کلید حاضرات
تصور تصرف یا قدوس کلید حاضرات	تصور تصرف یا بدوح کلید حاضرات	تصور تصرف یا سلام کلید حاضرات	تصور تصرف یا مومن کلید حاضرات
تصور تصرف یا مہیمن کلید حاضرات	تصور تصرف یا عزیز کلید حاضرات	تصور تصرف یا جبار کلید حاضرات	تصور تصرف یا شکور کلید حاضرات
تصور تصرف یا خالق کلید حاضرات	تصور تصرف یا باری کلید حاضرات	تصور تصرف یا غفور کلید حاضرات	تصور تصرف یا غفار کلید حاضرات
تصور تصرف یا قہار کلید حاضرات	تصور تصرف یا وہاب کلید حاضرات	تصور تصرف یا رزاق کلید حاضرات	تصور تصرف یا متکبر کلید حاضرات
تصور تصرف یا علی کلید حاضرات	تصور تصرف یا کبیر کلید حاضرات	تصور تصرف یا حافظ کلید حاضرات	تصور تصرف یا مقیت کلید حاضرات
تصور تصرف یا حسیب کلید حاضرات	تصور تصرف یا جلیل کلید حاضرات	تصور تصرف یا کریم کلید حاضرات	تصور تصرف یا رقیب کلید حاضرات

تصور تصرف یا مجیب کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا واسع کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا ودود کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا مجید کلمہ حاضرات
تصور تصرف یا باعث کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا شہید کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا حق کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا وکیل کلمہ حاضرات
تصور تصرف یا قوی کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا فتاح کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا قابض کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا عالم کلمہ حاضرات
تصور تصرف یا باسط کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا حفیظ کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا رب کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا رافع کلمہ حاضرات
تصور تصرف یا معز کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا عدل کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا سمیع کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا بصیر کلمہ حاضرات
تصور تصرف یا حکم کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا منان کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا خبیر کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا حلیم کلمہ حاضرات
تصور تصرف یا عظیم کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا علیم کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا غفور کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا مبین کلمہ حاضرات
تصور تصرف یا ولی کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا حمید کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا غنی کلمہ حاضرات	تصور تصرف یا بدیع کلمہ حاضرات

تصور تصرف یا محیی کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا ممیت کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا حی کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا قیوم کلیہ حاضرات
تصور تصرف یا قابض کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا احد کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا صمد کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا قادر کلیہ حاضرات
تصور تصرف یا مقتدر کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا مقدم کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا مؤخر کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا اول کلیہ حاضرات
تصور تصرف یا آخر کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا ظاہر کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا باطن کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا والی کلیہ حاضرات
تصور تصرف یا متعالی کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا بر کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا تواب کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا منعم کلیہ حاضرات
تصور تصرف یا منتقم کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا عفو کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا رؤف کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا مالک کلیہ حاضرات
تصور تصرف یا ذوالجلال والاکرام کلیہ حاضرات		تصور تصرف یا مقیت کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا جامع کلیہ حاضرات
تصور تصرف یا غنی کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا مغنی کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا معطی کلیہ حاضرات	تصور تصرف یا مانع کلیہ حاضرات

تصور تصرف یا مانع کلید حاضرات	تصور تصرف یا رافع کلید حاضرات	تصور تصرف یا نور کلید حاضرات	تصور تصرف یا ہادی کلید حاضرات
تصور تصرف یا باقی کلید حاضرات	تصور تصرف یا رشید کلید حاضرات	تصور تصرف یا صبور کلید حاضرات	تصور تصرف یٰس کلید حاضرات
تصور تصرف کمثلہ کلید حاضرات	تصور تصرف شیئ کلید حاضرات	تصور تصرف وھو کلید حاضرات	تصور تصرف السمیع کلید حاضرات
تصور تصرف العلیم کلید حاضرات	تصور تصرف وعلام کلید حاضرات	تصور تصرف الحق کلید حاضرات	تصور تصرف انک کلید حاضرات
تصور تصرف لا مخلف کلید حاضرات	تصور تصرف المیعاد کلید حاضرات	تصور تصرف محمد کلید حاضرات	تصور تصرف محمود کلید حاضرات
تصور تصرف احمد کلید حاضرات	تصور تصرف حامل کلید حاضرات	تصور تصرف فقر کلید حاضرات	تصور تصرف فیض کلید حاضرات
تصور تصرف فیض کلید حاضرات	تصور تصرف فضل کلید حاضرات	تصور تصرف جمعیت کلید حاضرات	تصور تصرف کل کلید حاضرات
	تصور تصرف تمام کلید حاضرات		

اے طالب ذیل میں اسماء الحسنیٰ کی شرح فوائد مع علامت اسم جمالی و جلالی اور خود معتبر کتابوں سے منتخب کر کے لکھے گئے ہیں۔ ان کا وظیفہ طالبوں کیلئے ایک لاانتہا خزانہ اور بے بہا موتی ہے۔ اور دنیا کے شر سے بچنے اور عاقبت کی نیکی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا ھُوَ

یَا اَللّٰہُ اے معبود۔ خدائے بزرگ اسم ذات ۶۶	خاصیت۔ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے وہ صاحب یقین ہو جاتا ہے۔ جو شخص ہر نماز کے بعد پڑھے (سو مرتبہ) وہ صاحب باطن اور کشف ہو جاتا ہے اگر کوئی شخص چالیس روز ہر دن تین ہزار مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں باندھ کر دریا میں پھینکے۔ تو انشاء اللہ تعالٰے اس کی مراد پوری ہوگی ۔
یَا رَحْمٰنُ اے بہت بخشنے والے جمالی ، ۲۹۸	خاصیت۔ جو فجر کی نماز کے بعد ۲۹۸ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر بہت رحم کرتا ہے۔ اور جو شخص ہر نماز کے بعد الرحمن الرحیم کا وظیفہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے دل سے غفلت نسیان اور قساوت دور کر دیتا ہے اور اس کے دل کو نور باطنی سے روشن کرتا ہے ۔
یَا رَحِیْمُ اے مہربان جمالی ۲۵۸	خاصیت۔ جو شخص اس کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اسے دولت ملتی ہے اور ساری خلقت اس پر مہربان ہوتی ہے۔ اور اگر اکتالیس مرتبہ اکتالیس روز تک یا رحمٰن و رحیم پڑھے تو اس کی ضروری حاجتیں کبھی نہ رہیں ۔
یَا مَالِکُ اے بادشاہ جمالی ۹۰	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو قدوس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ اگر صاحب ملک ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے ملک کو ہمیشہ رکھے۔ نہیں تو نفس اس کا فرمانبردار اور تابعدار بن جائے ۔

یَا قُدُّوْسُ اے بہت طاہر اے بہت پاک	جمالی	۱۷۰	خاصیت ۔ یہ اسم عزت اور حرمت کے لئے خاص مخصوص ہے۔ اگر کوئی شخص نوے مرتبہ پڑھے تو اس کا دل اللہ تعالیٰ روشن اور منور کر دیتا ہے۔ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے سب سے بے پرواہ ہو جائے۔ اگر جو کی روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے۔ تو فرشتہ صفت بن جائے دشمنوں سے بچنے کیلئے بھاگتے وقت جتنا ہو سکے پڑھے۔ اگر مسافر ہو تو رستے میں نماز پڑھنے سے ہرگز نہ تھکے گا۔
یَا سَلَامُ اے سلامت	جمالی	۱۳۱	خاصیت ۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اس کو ہزار بار پڑھا کرے وہ صاحب علم وجود ہو جائے۔ اگر ایک سو اکتالیس بار پڑھ کر مریض پر دم کرے تو صحت یاب ہو جائے۔ اس کا وظیفہ خوان خوف سے نڈر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دونوں جہان کی سلامتی کا امیدوار رہتا ہے۔
یَا مُؤْمِنُ اے امن دینے والے	جمالی	۱۳۶	خاصیت ۔ جو شخص ہر روز تین سو مرتبہ پڑھے خوف سے خاطر جمع ہو جائے۔ اور لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شر شیطان سے امن میں رکھے۔ اور ظاہر باطن میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے۔
یَا مُھَیْمِنُ اے خداوند نگہبان	جمالی	۱۴۵	خاصیت ۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۲۹ بار پڑھے۔ تو اسے غم لاحق نہ ہو۔ اگر مداومت کرے تو تمام آفتوں سے بچا رہے اور اگر غسل کرکے اس اسم کو ایک سو ۱۱۵ پندرہ مرتبہ پڑھے تو باطن اور غیب سے مطلع ہو جائے۔
یَا عَزِیْزُ اے غالب و جلیل	[illegible]	۹۴	خاصیت ۔ اگر لوگ جمع ہو کر رات کے آخری حصے میں اس اسم کو دو ہزار مرتبہ پڑھتے تو بارش ہو۔ اور جو ہمیشہ اسے پڑھے وہ معزز ہو۔ اور دشمن پر غالب آئے۔ اور اگر یا عزیز [illegible] عزیز پڑھے تو ساری خلقت اسے عزیز جانے۔ اگر فجر کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھے تو کسی کا محتاج نہ ہو۔

یَاجَبَّارُ	اے جبر کرنے والے زبردستی کرنے والے	جلالی	۲۰۶	خاصیت۔ جو شخص مسبّحات عشرہ کے بعد اکتالیس مرتبہ یہ اسم پڑھے وہ طاعون کے شر سے امن میں رہے۔ اور اگر ہمیشہ پڑھا کرے زخلقت کی بدگوئی اور غیبت سے نڈر رہے اور اگر نقش کھدوا کر انگوٹھی کے طور پر پہنے۔ ز خلقت کے دلوں میں اس کی ہیبت و شوکت پیدا ہو۔
یَامُتَکَبِّرُ	اے بزرگ و عالیشان	جلالی	- - -	خاصیت۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ہم بستر ہوتے وقت دخول سے پہلے دس مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیک و پرہیزگار لڑکا عطا کرے۔ اگر ہر کام کی ابتدا میں بکثرت پڑھے تو خواب میں ہرگز نہ ڈرے۔
یَاخَالِقُ	اے ہر چیز کے پیدا کرنے والے	جمالی	۷۳۱	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے لئے قیامت تک عبادت کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کا چہرہ روشن اور منوّر ہوگا اور اگر لڑائی میں بکثرت پڑھے تو دشمن پر غالب آئے۔
یَابَارِئُ	اے خلقت کے پیدا کرنے والے	جلالی	۲۱۳	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہفتے میں سو بار پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبر میں نہ چھوڑے گا۔ بلکہ بہشت کے باغ میں لے جائے گا۔ اگر جمعہ کو دس مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا۔
یَامُصَوِّرُ	اے خلقت کی صورت بنانے والے	جلالی	۳۳۶	خاصیت۔ جو عورت بانجھ ہو۔ وہ اگر سات روزے رکھے اور افطار کے وقت اکیس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا اس کے سارے مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔
یَاغَفَّارُ	اے گناہوں کے بخشنے والے	جمالی	۱۲۸۱	خاصیت۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ اَغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یا غفّارُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے بخشے ہوؤں میں سے بنائے گا اور آخرت میں اسے اپنی مغفرت اور عنایت کا امیدوار بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔

یَاقَہَّارُ	اے قہر اور عذاب نازل کرنے والے	جمالی	۳۰۴	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرتا ہے۔ حق تعالے اس کے دل سے دنیا کی محبت اٹھا لیتا ہے۔ اور اس کا انجام نیک ہوتا ہے۔ اگر کسی مشکل کیلئے سو مرتبہ پڑھے۔ تو وہ مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اگر دشمن کی مقہوری کے لئے سنتوں اور فرضوں کے مابین پڑھے تو بامراد ہو۔
یَاوَہَّابُ	اے بہت بخشنے والے	جمالی	۱۴	خاصیت۔ جو کوئی فقر و فاقہ میں مبتلا ہو۔ تو اس کا ورد کرے۔ اللہ تعالے اس کو اس طریق سے عنایت کرے گا۔ کہ حیران رہ جائے گا۔ کہ یہ کہاں سے انعام حاصل ہوا۔ اگر چاشت کے بعد سربسجود ہو کر آیت سجدہ پڑھے اور پھر سات مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ تو خلقت سے بے پرواہ ہو جائے۔
یَارَزَّاقُ	اے خلقت کو روزی دینے والے	جمالی	۴۸۹	خاصیت۔ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ اس گھر میں کبھی رنج و مفلسی نہ آنے پائے۔ داہنے کونے سے شروع کرے۔ اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے۔ یہ اسم کشائش رزق کے لئے از بس مفید ہے۔
یَافَتَّاحُ	اے کام کے کھولنے والے	جلالی	۴۸۹	خاصیت۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد سر پہ دونوں ہاتھ رکھ کر ستر بار پڑھے تو اس کے دل سے زنگ دور ہو جائے اور صفائی آجائے۔ اگر دائمی طور پہ کرے تو دل صفائی میں کامل ہو جائے۔
یَاعَلِیْمُ	اے جاننے والے	جمالی	۱۵۰	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو بہت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالے اسے اپنی معرفت عطا فرماتا ہے۔ اگر ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ تو عالم الغیب اور اہل کشف ہو جاتا ہے۔ اگر استخارہ کرنا چاہے تو جمعرات کو سو مرتبہ پڑھ کر سجدہ کرے اور سو جائے۔
یَاقَابِضُ	اے رزق تنگ کرنے والے	جلالی	۹۰۳	خاصیت۔ جو شخص چالیس روز تک اسے لقمے پر لکھ کر کھا جائے وہ عذاب قبر سے نجات پا جاتا ہے۔ اور بھوک سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ اگر تیس مرتبہ پڑھے تو دشمن پر فتح پائے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ مَرْجِعُ الْمَآبِ۔

یَا بَاسِطُ	اے فراخ کنندۂ روزی	جلالی	۷۲	خاصیت۔ جو شخص سحر کے وقت ہاتھ اٹھا کر اس اسم کو دس مرتبہ پڑھ کر ہاتھ منہ پر پھیرے۔ وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اگر چالیس مرتبہ پڑھے لا یحتاج ہو جائے۔
یَا خَافِضُ	اے پست کرنے والے	جمالی	۱۴۸۱	خاصیت۔ جو شخص تین روزے رکھے۔ اور چوتھے روز ایک مجلس میں بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھے وہ ضرور دشمن پر فتح پائے۔ اگر پانسو مرتبہ پڑھے۔ وہ دشمن سے نڈر ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے۔
یَا رَافِعُ	اے درجات کے بلند کرنے والے	جلالی	۳۵۱	خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو یا زوال کے وقت اسی اسم کو سو مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسے خلقت سے برگزیدہ بناتا ہے۔ اور تونگر و بے نیاز کر دیتا ہے۔ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ پڑھے تو اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں بفضل ایزدی پوری ہوں۔
یَا مُعِزُّ	اے بندوں کو عزت دینے والے	جمالی	۱۱۷	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو سوموار کی رات یا جمعرات کو شام کی نماز کے بعد ۱۴۰ مرتبہ پڑھے خلقت کی نگاہوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی سے نہ ڈرے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ اسے امن دے کر اپنے حفظ میں رکھے گا۔
یَا مُذِلُّ	اے ذلیل کرنے والے	جلالی	۷۷۰	خاصیت۔ جو شخص کسی دشمن یا حاسد سے ڈرتا ہو۔ وہ اس اسم کو ۷۵ مرتبہ پڑھ کر سجدہ میں جا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ اے پروردگار! مجھے فلاں شخص کے شر سے امن دے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے امن دے کر اپنے حفظ میں رکھے گا۔
یَا سَمِیْعُ	اے خوب سننے والے	جلالی	۱۸۰	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو جمعرات کے روز چاشت کے بعد ۵۰۰ مرتبہ پڑھے یا ایک قول کے بموجب ہر روز ۵۰ مرتبہ پڑھے۔ اور پڑھتے وقت کسی سے کلام نہ کرے تو پھر جو دعا مانگے ضرور قبول ہوگی۔
یَا بَصِیْرُ	اے دیکھنے والے	جمالی	۳۰۲	خاصیت۔ جو شخص جمعہ کی سنتوں اور فرض کے درمیان اس اسم کو بکمال اعتقاد پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے مخصوص رہتا ہے۔ اور اگر ہر روز عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھے تو بفضل خدا مرگ مفاجات سے امن میں رہے۔

یَا حَکَمُ	اے حکم کرنے والے	جلالی	۶۸	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو جمعرات یا بقول بعض آدھی رات کے وقت اس قدر پڑھے کہ بیہوش ہو جائے۔ تو حق تعالیٰ اس کے باطن کو معدن اسرار بناتا ہے۔ اور جو ہر نماز کے بعد اسی مرتبہ پڑھتا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔
یَا عَدْلُ	اے انصاف کرنے والے	جلالی	۱۰۴	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو روٹی کے بیس لقموں پر لکھ کر کھائے اللہ تعالیٰ ساری خلقت کو اس کا مسخر بنا دیتا ہے۔ اور شام کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسے آسمانی اور زمینی آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔
یَا لَطِیْفُ	اے باریک بین	جمالی	۱۲۹	خاصیت۔ جو شخص فقر و فاقہ سے تنگ آ جائے۔ یا سفر میں یار و غمخوار سے بغیر ہو۔ یا بیماری میں گرفتار ہو۔ یا لڑکیوں کی شادی کے بارے میں متفکر ہو۔ کہ کس طرح نکاح ہو گا۔ تو غسل کر کے دوگانہ ادا کرے۔ اور سو مرتبہ پڑھے۔ تو جس کام کے بارے میں فکر مند ہو گا اللہ تعالیٰ سب سنبھالے گا۔
یَا خَبِیْرُ	اے خبردار	جمالی	۸۱۲	خاصیت۔ جو شخص نفس امارہ کے ہاتھوں تنگ ہو۔ وہ ہر روز اس اسم کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ نفس امارہ کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور استخارہ کیلئے یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ پڑھے تو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ نیک و بد سے مطلع ہو جائے گا۔
یَا حَلِیْمُ	اے بردبار	جمالی	۸۸	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو لکھ کر اور اسے دھو کر زراعت پر چھڑکے تو وہ زراعت ہر آفت سے محفوظ رہے گی۔ جو شخص ظہر کی نماز کے بعد ہر روز ۹ مرتبہ پڑھے وہ ساری خلقت سے سرخرو رہے۔
یَا عَظِیْمُ	[illegible] صفات	[illegible]	۱۰۲	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا وظیفہ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں میں معزز و مکرم ہو جاتا ہے۔ اور اگر درد شکم کے لئے سات بار پڑھ کر آٹے پہ دم کر کے دے۔ تو آرام پا جائے۔

یَا غَفُوْرُ اے بخشنے والے جمالی	۱۲۸۶	خاصیت۔ جو شخص مریض یا غمناک ہو۔ وہ اس اسم کو لکھ کر روٹی میں رکھ کر کھائے گا۔ انشاءاللہ صحت پائے گا۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے دل کی سیاہی دور ہوتی ہے۔ جو شخص سربسجود ہو کر تین مرتبہ ربِّ اغفرلی پڑھے۔ اس کے جرم بخشے جاتے ہیں۔
یَا شَکُوْرُ اے شکر گزاروں کا قدردان جمالی	۵۲۶	خاصیت۔ جس شخص کو کسی قسم کی تنگی ہو۔ وہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی جائے۔ اور دل اور آنکھ پر ملے۔ شفا پائے گا۔ اور جو ہر روز پانچ ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے دن اس کا مرتبہ بلند ہوگا۔
یَا عَلِیُّ اے سب سے بلند جلالی	۱۱۰	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اور اپنے پاس رکھے تو اگر بے عزت ہے تو معزز بن جائے گا۔ اگر فقیر ہے تو دولت مند ہو جائے گا۔ اگر سفر میں مبتلا ہے تو وطن میں آجائے گا۔ اگر تین مرتبہ پڑھ کر ورم پر دم کرے تو ورم دور ہو جائے گا۔
یَا کَبِیْرُ اے سب سے بڑے جلالی	۲۳۲	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ عالی قدر ہو جائے گا۔ اگر حاکم یا بادشاہ کی مداومت کرے۔ تو اس کی عیش زیادہ ہوگی۔ اور اس کی مہمات سرانجام ہوں گی۔ اگر نو مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کرے گا۔ تو شفا پائے گا۔
یَا حَفِیْظُ اے خلقت کو نگاہ رکھنے والے جمالی	۹۹۸	خاصیت۔ جس شخص کو جلنے، غرق ہونے، زخم لگنے یا بجلی دپری کا وہم ہو یا اسے نقص حرام اور نظر بد کا اندیشہ ہو۔ وہ اس اسم کو لکھ کر بازو پر باندھے۔ تو انشاءاللہ امن میں رہے گا۔ اور اگر ہیضہ کی بیماری میں دم کرے تو شفا پائے گا۔
یَا مُقِیْتُ اے قوت دینے والے جلالی	۵۵۰	خاصیت۔ جس کی آنکھ درد کرتی ہے یا سرخ ہو گئی ہو۔ تو دس مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے شفا ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص مفلس اور مسکین ہو یا کسی مسکین کو دیکھے۔ یا لڑکا بدچلن ہو تو خالی آبخورے پر سات بار پڑھ کر پھونکے اور اس میں پانی ڈال کر خود پئے یا پلائے تو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔

یا حسیب	اے حساب کرنے والے	جمالی	۸۰	خاصیت - جو شخص حاسد کے حسد یا چور یا ہمسایہ یا دشمن یا نظر بد سے ڈرتا ہو۔ وہ ہفتہ بھر صبح و شام ستر مرتبہ حسبی اللہ الحسیب پڑھے اور جمعرات کو شروع کرے۔ تو اللہ تعالےٰ ان سب کو محفوظ رکھے گا۔ اور ہفتے کے اندر ہی درستی ہو جائے گی۔
یا جلیل	اے بزرگ قدر بے نیاز	جلالی	۷۳	خاصیت - جو شخص اس اسم کو مشک اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ یا کھائیگا۔ خلقت کے دلوں میں اس کی رفعت اور عزت بڑھ جائے گی۔ اور اس سے محبت کرنے لگے گی۔ اگر اپنے مال اسباب پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کرے گا۔ تو چوروں سے محفوظ رہے گا۔
یا کریم	اے بخشش کرنے والے اے کرم کرنے والے	جمالی	۲۷۰	خاصیت - اگر یہ اسم بستر خواب پر اس قدر پڑھے کہ نیند آجائے تو اس کے حق میں فرشتے دعا کریں گے کہ اے پروردگار اس کو بزرگ بنا اور وہ خلقت کی نگاہوں میں بزرگ ہو جائے گا۔ روایت ہے کہ چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اس اسم کو بکثرت پڑھا کرتے تھے اس لئے آنجناب کو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے۔
یا رقیب	اے خلقت کو نگاہ رکھنے والے	جمالی	۳۱۲	خاصیت - جو شخص اس اسم کو سات مرتبہ پڑھ کر زن و فرزند اور مال و اسباب پر دم کرے گا۔ وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا اور جو شخص تین سو بارہ پڑھ کر پھوڑے پھنسی پر دم کرے۔ تو تین یا سات میں بالکل شفا پائے گا۔
یا مجیب	قبول کرنے والے دعا کے	جمالی	۵۵	خاصیت - جو شخص اس اسم کو سات مرتبہ پڑھ کر دعا کرے اس کی دعا قبول ہو جائے گی اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حفظ خدا میں رہے اگر تین مرتبہ پڑھ کر مقام پر دم کیا جائے۔ تو شفا حاصل ہو۔
یا واسع	اے وسعت دینے والے	جلالی	۱۳۷	خاصیت - جسے بچھو کاٹے وہ ستر مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو زہر اثر نہ کرے گا۔ اور اس کا ورد کرے۔ وہ دولت قناعت سے مالا مال ہو جائے گا۔ کشائش کیلئے یہ مجرب ہے میں نے یہ ورد کیا تھا۔ نہ کبھی تنگدست نہ ہوا بلکہ جتنا صرف کرتا تھا۔ اور بڑھتا تھا۔

یا حکیمُ	اے استوار کار	جمالی	۷۸	خاصیت ۔ جسے کوئی مشکل کام پیش آئے۔ جس کا سرانجام کرنا دشوار ہو۔ تو اس اسم کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کام سرانجام ہوگا۔ اگر ظہر کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ تو خلقت میں اسے عزیز ہو۔
یا ودودُ	اے بہت دوست رکھنے والے	جمالی	۲۰	خاصیت ۔ جس شخص کا لڑکا بدچلن ہو۔ وہ جمعہ کے روز نماز کے بعد ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کرے اور دو رکعت نماز ادا کر کے وہ مٹھائی اسے کھلا دے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ نیک چلن ہو جائے گا۔
یا مجیدُ	اے بزرگ ذات	جمالی	۵۷	خاصیت ۔ جو شخص آبلہ یا فرنگ۔ جذام۔ یا برص کی بیماری سے تنگ آگیا ہو۔ وہ ایام بیض میں روزے رکھے۔ اور افطار کے وقت اس کو بکثرت پڑھے۔ اور پانی پر دم کر کے پی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا پائے گا۔ اور نیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک نام عزت کے پائے۔
یا باعثُ	اے حشر کرنے والے	جمالی	۵۷۳	خاصیت ۔ جو شخص سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اور حاکم کے پاس جائے تو حاکم مہربان ہو جائے۔ جو شخص دل کو زندہ کرنا چاہے۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر سو مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ اور روشن ہو جائے گا۔
یا شہیدُ	اے حاضر	جمالی	۳۱۹	خاصیت ۔ جس کا لڑکا یا لڑکی بد یا نافرمان ہو۔ وہ ہر صبح ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف رخ کر کے اکیس مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ تو حق تعالیٰ اس فرزند کو نیک اور صالح بنا دے گا۔
یا حقُ	اے ثابت	جمالی	۱۰۸	خاصیت ۔ جس شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو۔ وہ اس اسم کو چاروں کونوں میں لکھے۔ اور بیچ میں اس چیز کا نام لکھے۔ اور آدھی رات کو وہ کاغذ ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو شفیع بنائے تو چیز ضرور ہاتھ آئے گی۔

یاوکیلُ	اے کام بنانے والے	جمالی	۶۶	خاصیت۔ اگر کسی کو بجلی گرنے آندھی۔ طوفان یا آگ کا ڈر ہو۔ وہ اس اسم کا ورد کرے۔ انشاءاللہ تعالےٰ امن میں رہے گا۔ اگر کسی خوفناک مقام پر پڑھے گا۔ تو بیخوف ہو جائے گا۔ جو شخص ہر روز عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھے گا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حفظ و امن میں رہے گا۔
یاقویُّ	اے طاقت ور	جلالی	۱۱۶	خاصیت۔ جس کا دشمن قوی ہو۔ اور اس کے دفع کرنے پر عاجز ہو تو تھوڑا سا آٹا لے کر اس کی ایک ہزار گولیاں بنائے۔ اور ایک ایک گولی اٹھا کر دفعِ دشمن کی نیت سے یا قوی پڑھ کر مرغ کو ڈالتا جائے انشاءاللہ تعالےٰ دشمن مقہور ہو گا۔
یامتینُ	اے مضبوط	جمالی	۵۰۰	خاصیت۔ اگر بچے کا دودھ چھڑانے میں تکلیف ہو یا دودھ میں کمی آ گئی ہو۔ تو اس اسم کو لکھ کر اس بچے کو پلائے۔ انشاءاللہ بچہ صبر کرے گا۔ یا دودھ زیادہ ہو جائے گا۔ ہر مہم کیلئے آیت وار کے روز پہلی ساعت میں سات مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ تعالےٰ مہم سرانجام ہو گی۔
یاولیُّ	اے دوست مومناں	جمالی	۴۶	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ وہ لوگوں کے عمل سے واقف ہو جائے گا۔ اور جس کی عورت یا لونڈی بدمزاج ہو وہ اس کے روبرو آتے وقت اس اسم کو بکثرت پڑھے انشاءاللہ وہ نیک ہو جائے گی۔
یاحمیدُ	اے اپنی ذات کا ستودہ کرنے	جمالی	۶۲	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے۔ وہ پسندیدہ افعال ہو جائے گا۔ اور فحش اور بدزبانی سے امن میں رہے گا۔ اگر اس کو پیالے میں لکھ کر پانی میں ڈال کر پئے گا۔ یا نوے بار پڑھے گا۔ وہ نیک ہو جائے گا۔
یامحصیُ	اے شمار کرنے والے	جمالی	۱۴۸	خاصیت۔ جو شخص جمعہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ عذاب قبر سے نجات پائے گا۔ اور جو ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا۔ وہ رات کو نہیں ڈرے گا۔ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

یَا مُبْدِئُ	اے پیدا کرنے والے	جلالی	۵۶	خاصیت۔ جس شخص کو اسقاط حمل کا ڈر ہو۔ وہ سحر کے وقت نوّے مرتبہ پڑھ کر عورت کے شکم پر انگشت شہادت لگائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حمل ساقط نہیں ہوگا۔
یَا مُعِیْدُ	اے دوسری مرتبہ پیدا کرنے والے	جمالی	۱۲۴	خاصیت۔ اگر کسی غائب کے آنے کے لئے پڑھنا چاہے تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ پڑھے اور بعد ازاں کہے اے پروردگار! غائب شدہ کو لا یعنی معید غائب شدہ آجائے۔ سات روز نہیں گذرنے پائیں گے۔ کہ غائب یا اس کی خبر آجائے گی۔
یَا مُحْیِیُ	اے زندہ کرنے والے	جلالی	۵۸	خاصیت۔ جو شخص درد و رنج یا چیز کے گم ہونے سے ڈرے وہ اس اسم کو سات مرتبہ پڑھے تو اس کا ڈر جاتا رہے گا۔ ہفت اندام کے درد کے لئے سات روز تک یکسو سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ شفا پائے گا۔ اگر اس اسم پر مداومت کرے۔ تو اس کا دل زندہ ہو جائے گا۔
یَا مُمِیْتُ	اے مردہ کرنے والے	جلالی	۴۹۰	خاصیت۔ جس کا نفس سرکش ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی متابعت نہ کرے۔ تو وہ سوتے وقت ہاتھ سینے پر رکھ کر۔ اس اسم کو پڑھتا پڑھتا سو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو فرمانبردار بنا دے گا۔ سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو جادو کا اثر نہ ہو۔
یَا حَیُّ	اے زندہ و قائم	جلالی	۱۸	خاصیت۔ اگر کوئی بیمار ہو۔ تو وہ خود اس اسم کو بکثرت پڑھے۔ یا دوسرا پڑھ کر اس پر دم کرے تو شفا پائے گا۔ اگر لکھ کر اپنے روبرو رکھے تو بہت جلد شفا پائے گا۔ اگر ہر روز ستر مرتبہ پڑھے تو اس کی عمر دراز ہو۔
یَا قَیُّوْمُ	اے قائم رکھنے والے	جلالی	۱۵۶	خاصیت۔ جو شخص سحر کے وقت اس اسم کو پڑھے گا۔ لوگوں کے دل پر قابض ہو جائے گا۔ یعنی خلقت اسے محبت کرے گی۔ اور اس کی مہمات حسب دل خواہ پوری ہوں گی۔ اور اس کا دل ہمیشہ خوش ہوگا۔

یاوَاجِدُ اے غنی و بے نیاز	جلالی	۱۴	خاصیت۔ جو شخص کھانا کھاتے وقت ہر لقمہ کے ساتھ یہ اسم پڑھے گا۔ وہ طعام اس کے پیٹ میں نور ہو جائے گا۔ اور جو خلوت میں اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ اسے بڑی دولت ہاتھ آئے گی۔ اگر کسی کو پانی پر ایک مرتبہ دم کرکے پلائے گا۔ وہ اس سے محبت کرنے لگے گا۔
یامَاجِدُ اے صاحب عظمت	جلالی	۴۸	خاصیت۔ جو شخص خلوت میں اس اسم کو اس قدر پڑھے کہ بیہوش ہو جائے تو انوار الٰہی اس کے دل میں پیدا ہوں گے اگر ہمیشہ بکثرت پڑھا کرے تو خلقت کی نگاہوں میں بزرگ ہو جائے گا۔ اگر شربت پر دم کرکے بیمار کو پلائے تو شفا پائے
یاوَاحِدُ اے ایک بذات خود	جلالی	۱۹	خاصیت۔ اگر خلوت سے کسی کا دل ڈرتا ہو۔ تو اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو ڈر سے امن میں ہو جائے گا۔ اور حق تعالےٰ کا مقرب بن جائے گا۔ اگر حق طلب کرنا چاہے تو بکثرت پڑھے۔ اگر فرزند چاہے تو اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔
یااَحَدُ اے ایک	جلالی	۱۳	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو نو مرتبہ پڑھ کر کسی حاکم کے پاس جائے تو عزت پائے۔ اگر یاوَاجِدُ یامَاجِدُ دونوں کو سو مرتبہ پڑھ کر سانپ کے ڈسے ہوئے کو دم کرے تو شفا پائے مجرب ہے۔
یاصَمَدُ اے بے نیاز	جلالی	۱۳۴	خاصیت۔ جو شخص سحر یا آدھی رات کو سربسجود ہو کر ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے۔ تو صادق الحال ہو جائے۔ اگر کسی ظالم کے پنجے میں ہو۔ تو بکثرت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالےٰ رہائی پائے گا۔
یاقَادِرُ اے ہر چیز پر قدرت رکھنے والے	جلالی	۳۰۵	خاصیت۔ اگر وضو کرتے وقت اس اسم کو پڑھتا رہے تو کبھی کسی ظالم کے شکنجے میں گرفتار نہ ہو۔ اگر مشکل کے وقت اکتالیس مرتبہ پڑھے تو مشکل آسان ہو جائے۔

یَا مُقْتَدِرُ	اے ہر کام کا آغاز کرنیوالے	جلالی	۱۰۴	خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اس کے سارے کام آسان ہو جائیں اور اس کے وجود سے غفلت نکل جائے ۔ اگر صبح اٹھتے وقت اس اسم کو ایک سو بیس مرتبہ پڑھے ۔ تو اس کے سارے کام اللہ تعالے سنوار دے ۔
یَا مُقَدِّمُ	اے ہر بات کا آغاز کرنیوالے	جلالی	۱۹۴	خاصیت ۔ جو شخص میدان جنگ میں اس کو پڑھے گا ۔ اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی ۔ اور جو اس اسم کا وظیفہ کرے اس کا نفس مطمئنہ ہو جائے گا ۔ اور طاعت الٰہی میں فرمانبردار ہو جائے گا جو شخص ہزار مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کر کے کسی کو کھلا دے ۔ وہ اس کا فریفتہ ہو جائے ۔
یَا مُؤَخِّرُ	اے ہر بات کا انجام کرنیوالے	جلالی	۸۴۶	خاصیت ۔ جو شخص اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھے گا ۔ اس کے دل میں کسی کی محبت نہ رہے گی اگر اس کو سو مرتبہ پڑھے گا ۔ تو اس کے سارے کام سر انجام ہو جائیں گے ۔ اگر اکتالیس مرتبہ پڑھے گا ۔ تو اس کا نفس فرمانبردار ہو جائے گا ۔
یَا اَوَّلُ	اے سب سے اوّل	جلالی	۳۷	خاصیت ۔ جس کے اولاد نہ ہو ۔ وہ اگر چالیس دن پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا ۔ اگر جانبین جمعرات کو ہزار بار پڑھے تو اس کی تمام مرادیں بر آئیں ۔ اور اگر ہر روز تسخیر کی نیت سے پڑھے تو خلقت مسخر ہو جائے ۔
یَا اٰخِرُ	اے سب سے آخر	جلالی	۸۰۱	خاصیت ۔ جس کی آخر عمر آگئی ہو ۔ اور کوئی نیک عمل نہ کیا ہو ۔ وہ اس اسم کو پڑھے ۔ اللہ تعالے اس کا خاتمہ بالخیر کرے گا ۔ جو شخص اس اسم کو پڑھ کر کہیں جائے گا ۔ عزت اور وقعت پائے گا ۔
یَا ظَاہِرُ	اے اپنی صفات سے ظاہر	جلالی	۱۱۰۶	خاصیت ۔ جو شخص اشراق کی نماز کے بعد اس اسم کو پانچ مرتبہ پڑھے اس کی آنکھ روشن ہو جائے ۔ اگر ہوا یا مینہ کا خوف ہو تو بکثرت پڑھے ، انشاء اللہ تعالے حفظ و امان میں رہے گا ۔ اگر کمزور دیوار پر لکھے تو دیوار نہیں گرے گی ۔ اگر سرمے پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے آنکھ میں لگائے ۔ تو خلقت اس پہ مہربان ہو ۔

یَا بَاطِنُ	اے وہم و خیال سے پوشیدہ	جمالی	۶۲	**خاصیت** ۔ جو شخص اس اسم کا ورد دل میں کرے گا۔ وہ صاحب باطن اور واقف اسرار ہو جائے گا۔ اور جو اس کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اسے ساری خلقت محبت کرے گی۔ اور وہ ہر دل عزیز ہو جائے گا۔
یَا وَالِیُ	اے مالک کارساز	جمالی	۴۷	**خاصیت** ۔ اگر کوئی چاہے کہ میرا گھر یا غیر کا تمام آفات سے محفوظ رہے تو آبخورے میں لکھ کر اس کو دھو کر گھر کی چار دیواری پر چھڑکے اور مسخر کرنے کے لئے بکثرت پڑھے۔
یَا مُتَعَالِیُ	اے بزرگ بلند والے	جلالی	۵۵۱	**خاصیت** ۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ اس کے مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔ اگر عورت حیض کی حالت میں بکثرت پڑھے تو تمام آفات سے محفوظ رہے گی۔ اگر اتوار کو رات کے وقت غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کرے تو بفضل خدا اس کی دعا قبول ہو گی۔
یَا بَرُّ	اے نیکوکار رہنے والے	جلالی	۲۰۲	**خاصیت** ۔ جو شخص آفتوں وغیرہ سے ڈرتا ہو۔ وہ اس اسم کو پڑھنے سے امن میں رہے گا۔ جو شخص سات مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کر کے خدا کے سپرد کرے تو وہ سن بلوغ تک با امن رہے گا۔ جو شخص شرابخوری اور زنا میں مبتلا ہو وہ ہر روز سات مرتبہ پڑھ کر اپنے پر دم کرے تو شیطان سے خلاصی پائے گا۔
یَا تَوَّابُ	اے توبہ قبول کرنے والے	جمالی	۴۰۹	**خاصیت** ۔ جو شخص نماز چاشت کے بعد ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے توبہ نصوحی عنایت کرے گا۔ اگر وظیفہ کرے تو اس کے سارے کام سنورتے جائیں گے۔ اور نفس فرمانبردار ہو جائے گا۔ اور وقت عیش و عشرت میں بسر کرے گا۔
یَا مُنْتَقِمُ	اے بدلہ لینے والے	جمالی	۶۳۰	**خاصیت** ۔ جو شخص دشمنوں کا مغلوب ہو۔ وہ اس اسم کو تین جمعے تک پڑھے انشاء اللہ اس کے دشمن مغلوب ہو جائیں گے۔ جس نیت سے آدھی رات کو پڑھے وہی پوری ہو جائے گی۔ ابوہریرہؓ کی روایت کے مطابق اگر یا منتقم ہمیشہ پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔

یَا عَفُوُّ اے معاف کرنے والے	جلالی	۱۵۶	خاصیت ۔ جس شخص کے گناہ بہت ہو جائیں ۔ وہ اس اسم کی مداومت کرے ۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے گناہ بخشدیتا ہے ۔ جو شخص بائیں مرتبہ پڑھ کر خنجر پر دم کرے اس پر ہرگز کارگر نہ ہو ۔ گو ظاہر میں یہ خلاف قیاس ہے ۔ لیکن اللہ تعالےٰ سے کوئی چیز بعید نہیں ۔
یَا رَؤُفُ اے مہربان	جلالی	۲۸۷	خاصیت ۔ جو شخص مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑانا چاہے وہ اس کو دس مرتبہ پڑھ کر ظالم سے سفارش کرے ۔ تو وہ مظلوم کو چھوڑ دے گا ۔ جو اس اسم کو ہمیشہ پڑھے ۔ اس کا دل نرم ہو جائے گا ۔ اور ساری خلقت اس سے محبت کرنے لگے گی ۔
یَا مَالِكُ اے مالک	جلالی	۹۱	خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا ۔ دولت مند ہو جائے گا ۔ اور اس کی دونوں جہان کی حاجات اور مہمات سرانجام ہوں گی ۔ عالموں نے لکھا ہے کہ جو شخص اس کو یا رؤف کے ساتھ ملا کر پڑھے گا ۔ اگر فقیر بھی ہو گا ۔ غنی ہو جائے گا ۔ لیکن اس میں جلالیت زیادہ ہے ۔
یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اے صاحب بزرگی و عزت	جلالی	۱۰۹۴	خاصیت ۔ یہ بعض کی رائے میں اسم اعظم ہے ۔ جو شخص یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ۔ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ سو بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے بیمار کو پلائے ۔ تو صحت پائے اور غمگین دل شاد ہو جائے
یَا مُقْسِطُ اے انصاف کرنے والے	جلالی	۲۰۹	خاصیت ۔ جو شخص اس اسم کو ستر مرتبہ پڑھے ۔ وہ شیطانی شر سے محفوظ رہے ۔ جو کسی مقصود کے لئے سات بار پڑھے ۔ وہ مقصود پورا ہو ۔ اور جو رنج میں مبتلا ہو ۔ وہ ستر بار پڑھے تو رنج سے نجات ملے ۔ اور دونوں جہان کی خوبیاں ہاتھ آئے ۔
یَا جَامِعُ اے خلقت کو روز حشر جمع کرنے والے	جلالی	۱۱۴	خاصیت ۔ جس کے خویش و اقارب متفرق ہوں ۔ اسے چاہئے کہ چاشت کے وقت غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے دس مرتبہ یہ اسم پڑھے ۔ اور ہر مرتبہ ایک انگلی کو بند کرتا جائے ۔ پھر منہ پر ہاتھ پھیرے تو تھوڑے عرصہ میں سب اکٹھے ہو جائیں گے ۔ اگر ایک لاکھ مرتبہ پڑھے تو فرشتہ صفت بن جائے ۔

یا غنی	اے بے پرواہ	جلالی	۱۰۶۰	**خاصیت** ۔ جو شخص طمع میں مبتلا ہو ۔ وہ اس اسم کو ہر عضو پر پڑھے اور ہاتھ پھیلائے ۔ تو حق تعالےٰ اس کی مصیبت کو دور کردے گا ۔ اور جو ہر روز ستّر مرتبہ پڑھے اس کے مال میں برکت ہو ۔
یا مغنی	اے بے پرواہ کرنیوالے	جلالی	۱۱۰۰	**خاصیت** ۔ جو شخص اس اسم کو دس جمعے تک ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا ۔ خلقت سے بے نیاز ہوجائے گا ۔ مفید عالم کتاب میں لکھا ہے ۔ جو شخص جماع کرتے وقت ستّر مرتبہ پڑھے گا ۔ امساک زیادہ ہوگا ۔
یا مانع	اے منع کرنیوالے	جلالی	۱۶۱	**خاصیت** ۔ جب عورت خاوند میں باہم ناراضگی ہو ۔ تو پاس جانے سے پہلے بیس مرتبہ پڑھ لے تو غصہ جاتا رہے گا ۔ حضرت شیخ نے لکھا ہے ۔ کہ جو یا معطی پڑھے گا ۔ لا یحتاج ہوجائے گا ۔
یا ضار	اے ضرر پہنچانے والے	جلالی	۱۱۰۱	**خاصیت** ۔ جس کو کوئی حال یا مقام میسر نہ ہو ۔ وہ اس اسم کو ہر جمعہ کی رات کو سو مرتبہ پڑھے ۔ تو اللہ تعالےٰ اسے ناجی عنایت فرمائے گا ۔ وہ اس کا مرتبہ اہل قرب کے برابر بنا دے گا ۔ اس کے ظاہری کمال کی کوئی انتہا نہ ہوگی ۔
یا نور	اے روشنی بخشنے والے	جلالی	۲۵۶	**خاصیت** ۔ جو شخص ہر جمعرات کو سات مرتبہ سورۂ نور پڑھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ یہ اسم پڑھے گا ۔ اس کے دل میں نور پیدا ہوگا ۔ اگر فجر کے وقت روز پڑھے گا ۔ تو اس کا دل منور اور روشن ہوجائے گا ۔
یا نافع	اے نفع دینے والے	جلالی	۲۰۲	**خاصیت** ۔ جو کشتی میں بیٹھ کر اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ ہر آفت سے بچے گا ۔ اگر ہر کام کے شروع میں اکتالیس مرتبہ پڑھے گا ۔ تو اس کا کام حسب دل خواہ ہوگا ۔ جو ماہ رجب میں ورد کرے گا ۔ اسرار الٰہی سے مطلع ہوگا ۔

یَا هَادِیُ اے راہ دکھانے والے	جمالی	۲۰	**خاصیت**۔ جو شخص ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف رخ کر کے یہ اسم بکثرت پڑھے گا۔ ہاتھ آنکھوں پر ملے گا۔ وہ اہل معرفت کا مرتبہ پائے گا۔ اور معارف و اسرار پہ ظاہر ہوں گے۔
یَا بَدِیْعُ اے چیزوں کے پیدا کرنے والے	جلالی	۸۶	**خاصیت**۔ جس کو کوئی غم پیش آئے وہ ستر ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک روایت کے مطابق ایک ہزار مرتبہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پڑھے تو مہم سر انجام ہوگی۔ اگر باوضو قبلہ رخ ہو کر اس قدر پڑھے کر سو جائے۔ تو خواب میں اسے کچھ ملے گا۔
یَا بَاقِیُ اے ہمیشہ باقی رہنے والے	جلالی	۱۱۳	**خاصیت**۔ جو شخص جمعہ کی رات کو سو مرتبہ پڑھے اس کے تمام عمل قبول ہو جائیں گے۔ اگر ہفتے کے دن دشمن کی مقہوری کی نیت سے سو مرتبہ پڑھے تو اس کا دشمن مطیع ہو۔ اور فرمانبردار ہو جائے گا۔
یَا وَارِثُ اے خلقت کی فنا کے بعد قائم رہنے والے	جمالی	۷۰۷	**خاصیت**۔ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت اس اسم کو سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور جو اسے ہمیشہ پڑھتے رہے گا۔ اس کے سارے کام درست ہو جائیں گے۔ اور ہمیشہ امن و امان میں رہے گا۔
یَا رَشِیْدُ اے جہاں کے راہنما	جمالی	۵۱۴	**خاصیت**۔ جو شخص کسی کام کی تدبیر نہ سوچ سکے وہ نماز مغرب کے بعد سونے تک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے جو کچھ اس کے حق میں بہتر ہوگا۔ اس پر ظاہر ہو جائے گا۔ اگر کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ تو اس کے سارے کام ہی خود بخود سر انجام ہوتے رہیں گے۔
یَا صَبُوْرُ اے بردبار	جلالی	۲۹۸	**خاصیت**۔ جسے کوئی رنج مصیبت۔ درد یا مشقت پیش آئے۔ وہ تینتیس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسے دلی اطمینان حاصل ہوگا۔ اگر آدھی رات کو زوال کے وقت پڑھا کرے تو دشمنوں کی زبان بندی کے لئے مفید ہوگا۔

* * *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اہلِ جہان کیلئے ہم نے تجھے باعثِ رحمت بنا کر بھیجا!

اے طالب! سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اسماء کا ورد گنجینۂ سعادت ہے۔ اس کا پڑھنے والا ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ انسان ضعیف البیان سے ان اسمائے شریف کے فضائل کا بیان ہونا محال ہے۔ دونوں جہان کی سعادت حاصل کرنے کے لیے یہی درود وظیفہ کافی ہے کہ یہ پڑھتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ مِنْ اِسْمِهٖ سَيِّدِنَا ۔

مُحَمَّدٌ	تعریف کیا گیا ۹۲	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز چار سو مرتبہ اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد پڑھے۔ ظاہر باطن میں صفی ہو جائے۔
مَحْمُوْدٌ	تعریف کیا گیا ۹۸	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے خلقت اس پر مہربان ہو جائے۔
اَحْمَدُ	سراہا گیا ۵۳	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز ستر مرتبہ پڑھے خلقت اس کی مطیع ہو جائے۔
حَامِدٌ	حمد کرنے والا ۵۳	خاصیت ہے۔ اسکے پڑھنے والا ہمیشہ خوش رہتا ہے اور قیامت کے دن تعریف کرنے والوں میں اس کا حشر ہوگا
سِرَاجٌ	صاحب نورانیت ۲۶۴	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز پڑھے گا۔ اس کا دل نورانی ہو جائے گا۔
عَاقِبٌ	سب سے پیچھے آنیوالا ۱۷۳	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے گا۔ دولت پائیگا۔ اور خلقت کی نگاہوں میں عزیز ہو جائے گا
مُنِيْرٌ	روشنی کرنے والا ۳۰۰	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے گا۔ دولت پائے گا۔ اور معزز ہو جائے گا۔
قَاسِمٌ	بانٹنے والا ۲۰۶	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا اسکا علم زیادہ ہوگا۔ اور دونوں جہان کی امیدیں بر آئیں

مَاحِی	بدعت کو نابود کرنیوالا ۹۴	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو مع درود شریف پڑھے گا۔ خلقت اس کے مطیع ہو جائے گی۔
دَاعِ	ندا کرنے والا ۷۵	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو مع درود شریف ورد بنائیگا۔ خلقت اس کی فرمانبردار ہوگی۔
بَشِیرٌ	خوشخبری دینے والے ۵۱۲	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ اس کا دل روشن اور منور ہو جائے گا۔
رَسُولٌ	بھیجا ہوا ۲۹۶	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اسے ہدایت کا خزانہ ملے گا۔
ھَادِ	رہنما ۱۰	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا وہ ابدی بشارت کا امیدوار بنے گا۔
حَاشِرٌ	روز حشر جمع کرنیوالا ۵۰۹	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا۔ وہ حشر نشر کے خوف سے امن میں رہے گا۔
فَاتِحٌ	کھولنے والا ۴۸۹	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا اسے دین و ایمان کی تقویت حاصل ہوگی۔
نَذِیرٌ	ڈرانے والا ۹۶۰	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔
نَبِیٌّ	خبر دینے والا	خاصیت ہے۔ جو کوئی ہزار بار پڑھے گا۔ انکشاف اسرار الٰہی ہو۔
مُنْتَھیٰ	انتہا کو پہنچا ہوا ۵۰۵	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا۔ اس کا انجام نیک ہوگا۔
خَلِیْلٌ	دوست ۶۷۰	خاصیت ہے۔ جو شخص رات کے وقت دس مرتبہ پڑھے گا۔ خواب بد نہ دیکھے گا۔
وَلِیٌّ	مالک ۴۶	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ وہ ثواب دارین سے مالامال ہو جائے گا۔

حمیدؐ	نیک خصلت	۶۲	خاصیت۔ اس اسم مبارک کا پڑھنے والا نیک خصلت ہو جائے گا۔
نصیرؐ	مددگار	۳۵۰	خاصیت۔ جو شخص سفر کے وقت اس اسم کو پڑھے گا۔ وہ جلدی سفر طے کرے گا۔
یٰسٓ	اے سیّد البشر	۷۰	خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو ننگے سر پڑھے گا۔ مراد پائے گا۔
طٰہٰ	طالب ہدایت	۱۴	خاصیت۔ جو شخص نیا لباس پہنتے وقت پڑھے گا برکت زیادہ ہوگی۔
مزمّلؐ	گودڑی پوش	۱۱۷	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو مغرب کے وقت پڑھے گا۔ غنی ہو جائے گا۔
مدثرؐ	بدن پر لحاف لپیٹنے والے	۶۴۴	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا شیطان ہرگز اس کے پاس نہ آئے گا۔
حبیبؐ	دوست	۲۲	خاصیت۔ جو شخص یا حبیب کا ورد کرے گا اس کی مشکلیں حل ہو جائیں گی۔
کلیمؐ	کلام کرنے والا	۱۰۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ صاحب دولت ہو جائے گا۔
مصطفیٰؐ	چن لیا گیا	۲۲۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے عبادت کی توفیق حاصل ہوگی۔
مرتضیٰؐ	قبول کرنے والا	۱۴۵۰	خاصیت۔ جو شخص عصر کے وقت سو مرتبہ پڑھے گا۔ وہ آفتوں اور فتنوں سے بچا رہے گا۔
مختارؐ	اختیار دیا گیا	۱۲۴۱	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا حاجت ایزدی سے میسر ہوگا۔
قائمؐ	قائم رکھنے والا	۱۴۱	خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ باران رحمت نازل ہوگی۔

مُصَدِّقٌ	سچ مانا گیا ۲۳۴	خاصیت ہے۔ جو شخص سرخروئی کے لیے طلوع آفتاب کے وقت پڑھے، مقصود حاصل کرے۔
حُجَّۃٌ	دلیل ۴۱۱	خاصیت ہے۔ جو شخص حجۃ اُشر کا وظیفہ کرے گا اس کا دل مضبوط ہو جائے گا۔
بَیَانٌ	باطن کو ظاہر میں لانے والا ۶۳	خاصیت ہے۔ اس اسم کا پڑھنے والا صاحب بیان تفسیر ہو جائے گا۔
حَافِظٌ	نگاہ رکھنے والا ۹۸۹	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے عشق حاصل ہو گا۔
شَہِیدٌ	گواہ ۳۱۹	خاصیت ہے۔ جو شخص مسواک کرتے وقت پڑھے گا۔ اس کے دانت ٹھیک رہیں گے۔
عَادِلٌ	عدل کرنے والا ۱۰۵	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ ساری خلقت اسے نیک نام کہے گی۔
حَلِیمٌ	بردبار ۸۸	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ خواب میں نہ ڈرے گا۔
نُورٌ	اصل روشنی ۲۵۶	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روشن کرے گا۔
مَتِینٌ	استوار کار ۵۰۰	خاصیت ہے۔ جو شخص ذوالقوۃ المتین ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ نسیان سے امن میں رہے گا۔
بُرْہَانٌ	دلیل ۲۵۸	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ بخشا جائے گا۔
مُطِیعٌ	اطاعت کرنے والا ۱۲۹	خاصیت ہے جو شخص اس اسم کو پڑھے گا بخشا جائے گا۔
ذَاکِرٌ	ذکر کرنے والا ۲۹۱	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز گیارہ بار پڑھے گا۔ صاحب مال و نعمت ہو جائے گا۔

آمِینٌ	امانت دار ۱۰۱	خاصیت ۔ جو شخص اکتالیس مرتبہ پڑھے گا ۔ ذلیل نہ ہوگا ۔
وَاعِظٌ	نصیحت کرنیوالا ۹۷۷	خاصیت ۔ جو شخص ماہ رمضان میں ہر روز پڑھے گا اس کی عبادت قبول ہوگی ۔ اور ثواب زیادہ ہوگا
صَاحِبٌ	سردار ۱۰۱	خاصیت ۔ جو شخص ہر روز بیمار پڑھے گا ۔ صحت پائے گا ۔
نَاطِقٌ	کلام کرنے والا ۱۶۰	خاصیت ۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا اس پہ خنجر اور تلوار کا اثر نہ ہوگا ۔
مَکِینٌ	مکان رکھنے والا ۱۲۰	خاصیت ۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا ۔ اس کی بینائی تیز ہوگی ۔
مَدَنِیٌّ	مدینے کا رہنے والے ۱۰۴	خاصیت ۔ جو شخص نو مرتبہ پڑھ کر زخم پر دم کرے ۔ انشاء اللہ شفا پائے ۔
یَتِیمٌ	جس کا والد فوت ہو گیا ۴۶۰	خاصیت ۔ جو شخص نو مرتبہ پڑھ کر زخم پر دم کرے انشاء اللہ شفا پائے ۔
غَرِیبٌ	مقرر کرنے والا ۱۲۱۲	خاصیت ۔ جو شخص چالیس مرتبہ پڑھ کر کتے پہ پھونکے وہ پھر نہ بھونکے گا ۔
حَرِیصٌ	دین کی حرص کرنیوالا	خاصیت ۔ جو شخص پیٹ کے درد کے لئے دس مرتبہ پانی پر دم کرکے دیگا ۔ صحت پائیگا ۔
قُرَیشِیٌّ	قریشی لقب نسب ۶۴۰	خاصیت ۔ یہ اسم نسبی ہے ۔ ایک سو مرتبہ پڑھ کر لازم رکھا جائے دھوکا نہ رہے ۔ دیانتدار رہے ۔ ایک سو مرتبہ پڑھ کر عدالت میں حاضر ہو ۔ تو فیصلہ اپنے حق میں ہو ۔
هَاشِمِیٌّ	ہاشمی نسب ۳۵۶	خاصیت ۔ یہ اسم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان کا ہے ۔
صَادِقٌ	سچ کہنے والا ۱۹۵	خاصیت ۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا ۔ اس کی بینائی تیز ہوگی ۔

تہامی ﷺ	اہل تہامہ ۴۵۶	خاصیت ہے۔ اس کے پڑھنے سے ذوق وشوق حاصل ہوتا ہے۔
حجازی ﷺ	ساکن عرب ۲۹	خاصیت ہے۔ چونکہ یہ اسم نسبتی ہے اسکے پڑھنے والا کو صاحب اسم سے نسبت پیدا ہو جائے گی۔
اُمی ﷺ	عالم بے تعلیم ۵۶	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا اس پر غلبہ ہوگا۔
عزیز ﷺ	غالب عزت ۹۴	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ خلقت اس پر مہربان ہوگی۔
رحیم ﷺ	مہربان ۲۵۸	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اس پر رحمت حق طاری ہوگی۔
رءوف ﷺ	مہربان ۲۸۶	خاصیت ہے۔ جو ہر روز ہزار مرتبہ پڑھے گا اس کے دشمن بھی دوست ہو جائیں گے۔
جواد ﷺ	بخشش کرنیوالا ۱۴	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ یا دائم الجواد پڑھے گا۔ دولت مند ہو جائے گا۔
فتاح ﷺ	کھولنے والا ۴۸۹	خاصیت ہے۔ جو شخص اس ہمیشہ ہمیشہ پڑھے گا تو اپنی مراد سے مطلع ہو جائے گا۔
عالم ﷺ	جاننے والا ۱۴۱	خاصیت ہے۔ اگر ہر روز یا عالم الغیب علی پڑھے گا۔ تو اپنی مراد سے مطلع ہو جائے گا۔
طاہر ﷺ	پاک ۲۱۵	خاصیت ہے۔ جو شخص ہمیشہ پڑھے گا۔ اس کا دل پاک اور طینت صاف ہو جائے گی۔
شفیع ﷺ	سفارش کرنیوالا	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز یا شفیع المذنبین مع درود پڑھے گا۔ اجر عظیم پائے گا۔
مبلغ ﷺ	حق پہنچانے والا	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز اس اسم کو مع درود شریف پڑھیگا وہ خوش رہے گا۔

شَافِعٌ	شفاعت کرنیوالا ۴۵۱	خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ یا شافع الامۃ پڑھے گا۔ آخرت کے غم سے نجات پائے گا۔
شَکُوْرٌ	شکر کرنے والا ۵۲۶	خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ دولت مند اور روشن ہو جائے گا۔

جو شخص ان اسمائے مبارک کا وظیفہ کرنا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ اوّل و آخر درود پڑھے کیونکہ بزرگوں کا یہی دستور چلا آیا ہے۔ ورنہ کام میں فتور پڑے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے لئے یہ ترکیب ہے۔ کہ جمعرات کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ اور سو جائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ زیارت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

نیز منقول ہے کہ جو شخص جمعے کے دن یہ درود شریف ہزار بار پڑھے گا۔ رات کو زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر ایک دفعہ نہ ہو تو پانچ جمعے تک متواتر کرے۔ تو ضرور بالضرور زیارت سے مشرف ہوگا مجرب ہے۔

پس حیف ہے۔ اس مسلمان پر جو ایسی سعادت سے غفلت کرے۔ یہ راہ جان کے پاؤں سے چل کر طے ہوتی ہے۔ اور اس پر جان و مال اور دونوں جہان صدقے ہیں۔ اس کے حاصل کرنے سے ایمانی نور حاصل ہوتا ہے شیطان پر غالب آتا ہے۔ اور نفس کو مطیع کرلیتا ہے۔ واضح رہے کہ جس شخص کے وجود میں اسم اللہ ذات یا باری تعالےٰ کے نور تمام یا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یا اسم محمدؐ سرور کائناتؐ یا اسم اسم حضرت ابوبکرؓ۔ یا حضرت عمرؓ یا اسم حضرت عثمانؓ یا اسم حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف اثر کریں۔ تو اسے جمعیت بخشتے ہیں۔ اور وہ لا احتیاج ہو جاتا ہے۔ اور معرفت سے مشرف اور مقرب الٰہی ہو جاتا ہے۔ اس کے ہفت اندام۔ قلب۔ قالب۔ کھانا پینا۔ سونا۔ سب کا سب نور ہو جاتے ہیں۔ خود روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا شخص دوزخ میں آئے تو اس کے نور کے سبب دوزخ جل کر راکھ بن جائے۔ اس لئے اہل دیدار جب بہشت میں جائیں گے

تو زر و قصور ان کی نگاہوں میں بمنزلہ خار ہوں گے۔

یہ مراتب ان عاشقوں کے ہیں۔ جو صرف ذات حق کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ محو حق رہتے ہیں۔ یہاں پر عاشق و معشوق اور عشق ایک ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر جب وصل کی ہی گنجائش نہیں تو ہجر کا کیا دخل!

نقشہ ولایت رہادی ہدایت لانہایت حسب ذیل ہے۔

اللہ جل شانہٗ	محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر رضی اللہ عنہٗ	عمر رضی اللہ عنہ
عثمان رضی اللہ عنہ	علی کرم اللہ وجہہ

اگر طالب پہلے ہی دن حضوری معرفت اور نور میں غرق ہونا چاہے۔ تو مرشد یکبارگی جمعیت کل اور ابتدا اور انتہا کی خبر کا طالب ہو۔ تو مرشد کامل کو چاہئے۔ کہ اسم اللہ ذات یا نقش دائرہ سے سارے مطلب اسے یا تشبیح دکھا دے۔ علم حضوری سے حضور بخشے۔ اور علم نور سے نور۔ اور تمام باریکیوں سے اسے نکال دے۔

قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط جو ایمان لائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا دوست ہے۔ اور ان کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔

عارف فنا فی اللہ نورانی اور عالم باللہ سیرانی۔ علم ستر سے تین پردے ہٹا دیتا ہے۔ اور سر سے قدم تک سارے جسم کو زر بنا دیتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو "ہمہ اوست" اور "مغز و پوست" ہو۔ تجھے ہمیشہ ہشیار رہنا چاہئے۔ اگر تیری آنکھیں ہیں تو دیدار کر اور اگر نہیں تو طلب کر۔ بیدین لوگ دنیا مردار کی تلاش کیا کرتے ہیں۔ یاد رکھو۔ دنیا ہی ایسی چیز ہے۔ جو بندے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان بمنزلہ حجاب ہے۔ اگر ساری مصیبتوں اور آفتوں کو ایک مکان میں جمع کیا جائے۔ تو ان سب کی جا یہی دنیا ہے۔ یہ صرف کمینی ہی نہیں بلکہ دھوکا دیتا ہے۔ دونوں جہان ذکر الٰہی کے سوا ملعون ہیں۔

جن اولیاء اللہ کا تصرف بے شمار غیبی خزانوں پہ ہے۔ اس کی قید میں مشرق مغرب

تک کی ہر ایک چیز ہے۔ ولی اللہ ظل اللہ ہوتا ہے۔ قادری عارف اور فقیر کے واسطے یہ مرتبہ بالکل آسان ہے، وہ جمعیت کیلئے کوئی کام نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک دم کی حضوری سے خدا ہزار بادشاہیوں سے بہتر ہے۔ ؎

بادشاہاں از غلاماں شد غلام زانکہ من دارم حضوری حق مدام

بادشاہ بننا ذلت ہے۔ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔

فقیر کو عزت کا مرتبہ حاصل ہے۔ کیونکہ فقر میں معرفت ہوتی ہے۔ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

حدیث۔ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِيْنَ وَمَجْلِسُهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِيْنَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِيْنَ۔ فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرنا مرسلوں کا اخلاق ہے۔ اور ان کا ہمنشین بننا متقیوں کا کام ہے۔ اور ان سے بھاگنا منافقوں کا فعل ہے۔

واضح رہے کہ سمندر کے کنارے یا اولیاء اللہ کی قبر پر تنہا شاہسوار غالب اولیاء ایسی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ دونوں جہان کو ہلا دیتا ہے۔ چنانچہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی تمام روحیں حیرت دم میں پڑ جاتا ہے۔ اور تمام موکل فرشتے حیرت میں آجاتے ہیں۔ اور اٹھارہ ہزار عالم اس کی قید میں آجاتے ہیں۔ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبارؓ امام حسن و حسینؓ اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سب کے سب پڑھنے والے سے علانیہ مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اس کی ہر مشکل کو حل کرتے ہیں۔ اگر دعوت پڑھنے میں فرشتہ موکل ظاہر ہو۔ تو سمجھو کہ اس نے ٹھیک ٹھیک ترتیب سے دعوت نہیں پڑھی ؎

باہو مرد را منصب بود اہل تمام دعوت از دم برآید شد تمام

کامل عامل اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ اسی دم دشمن کو فنا فی النار کر دیتا ہے۔ اہل دعوت کا دم سانپ کے دم کی طرح ہے کہ ایک دم میں فنا کر دیتا ہے۔

کامل قادری ایسے دم سے محرم ہے۔ اس ایک دم سے تمام جہان کو طے کر لیتا ہے۔ جیسا کہ حاکم کا حکم تمام روئے زمین پر پھیل جاتا ہے۔

کامل قادری کی نگاہ لاریب خزانوں پر ہوتی ہے۔ اسے روزی کے لئے کسی شاہ کا محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ یہ فقرا شفقت کے لئے باعث زینت ہیں۔ پہلے ان کی آزمائش تصرف جان سے کی جاتی ہے۔

حدیث۔ اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْبَلَآءِ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبَ فِی النَّارِ۔ بے شک اللہ تعالےٰ مومنوں کی آزمائش مصیبت سے اسی طرح کرتا ہے جس طرح سونے کی آزمائش آگ سے کی جاتی ہے۔

جو پیر و مرشد خود کامل ہے۔ اس کا شاگرد یا طالب یا مرید خود ہی اہل ولایت غوث قطب یا ابدال یا اوتار کا مرتبہ حاصل کرے گا۔

جو شخص واصل ہے۔ وہ ظاہری باطنی تصرف حاصل کرتا ہے۔ جیسے جبر مجمل اور مجموعہ جمعیت یا اوتار کا مرتبہ حاصل کرے گا۔

ظاہر تصرف تو یہ ہے کہ پہلے الٰہی خزانوں کی نقد و جنس نظر کی تاثیر سے بخشے اور علم کیمیا اور علم دعوت تکثیر عنایت کرے۔ کیونکہ جو مطلق فقیر ہے۔ وہ ظاہر میں لااحتیاج ہوتا ہے۔ اور تصرف باطنی سے حساب گاہ یوم الحشر کا تماشا کرتا ہے۔ اور دن رات وہ مقام اس کے پیش نظر رہتا ہے۔ اور ہر وقت درد کے مارے آہ و بکا کرتا رہتا ہے۔ اس کی جان جل کر کباب ہو جاتی ہے۔ اور اس کی آنکھوں سے خون جاری ہوتا ہے۔

نیز اس مقام پر دنیا کے تماشے کا تصرف حاصل ہوتا ہے جس کے ذریعے ملک سلیمانی زبانی پر قابض ہو سکتا ہے۔ اور تماشائے عقبیٰ کا تصرف بھی حاصل ہوتا ہے۔ جس میں حور و قصور اور بہشتی نعمتیں اور میوے شامل ہیں۔

مرشد اپنے صادق طالب کو یہ چاروں مقام اور چاروں تصرف دیتا ہے۔ اور سب تصرف میں جمعیت نفس اور زبان پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔

الشے مذکورہ بالا تصرفات میں سے چار لذتیں ہیں۔

اوّل۔ طرح طرح کے کھانوں کی لذت۔

دوم۔ عورت سے جماع کرنے کی لذت۔

سوم۔ حکم حکومت کی لذت

چہارم۔ علم بے مطالعہ

اندر معرفت کی لذت۔

لیکن یہ چاروں لذتیں کم بخت اور کم طالع کی قسمت میں ہوتی ہیں۔ اس قسم کا تصرف ناقص ہے۔ بلکہ یہ چاروں تصرفات نفس کی خورش دیتی ہے۔ اور طالب اللہ کے لئے یہ چاروں مردار ہیں۔

پانچواں تصرف معرفت الٰہی اور پانچویں لذت دیدار ہے۔ جو کہ دنیا اور بہشت دونوں سے بہتر ہے۔

کامل کا تصرف باطن کو ہدایت بخشتا ہے۔ اور اسے لاانتہا تجربہ ہوتا ہے۔ ہر وقت مرتبہ تصرف لذت حساب گاہ، قبر، پل صراط، بہشت آنحضرتؐ کے دست مبارک سے شراب طہورا کا ساغر۔ قبر سے اٹھنے، اسرافیل کے کرنا پھونکنے اور ترازو وغیرہ کا تماشا دکھاتا ہے۔ اور ہمیشہ اولیاء اور انبیاء کا ہم مجلس ہوتا ہے۔ اسی کو جمعیت باطن کہتے ہیں۔ جس شخص کو اس قسم کا اختیار اور تصرف حاصل نہیں وہ فقیر ہی نہیں ہے۔

دیدہ خلق انیست جثہ در قبر جثہ را با خود برد صاحب نظر
گاہ در توحید با مصطفےٰ ام عارفاں را جثہ قدرت اللہ
گاہ با عرش و گاہے در قبر جثہ سراست نورے سر بسر
اولیاء را قبر جنت خانہ ہر کہ محرم نیست ناں بیگانہ
جثہ نوری نباشد زیر خاک معرفت توحید اللہ راز پاک
از قبر بیروں برآید اولیاء ہم سخن با تو شود بہر از خدا
مید ہد آگاہ ز الہام و دلیل روح را پیغام روشن با خلیل
ہر کہ را چشم است مے بیند حضور کے بہ بیند کور چشم بے شعور
ہر کہ مرشد را نیابد در جہاں از قبر عارف شود صاحب عیاں
اولیاء حاضر شود در ہر مقام مے برد حاضر بگفتن اسم نام

باھُو وحدانی مکانے لامکاں
نور حاضر نور شد بے جسد و جاں

جس کے یہ مراتب ہوں۔ اس کے لئے زندگی اور موت برابر ہے۔ بلکہ نورانی جسم لامکان میں اللہ تعالٰے کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ اور اس قسم کی معرفت ہی حاصل ہوتی ہے

کہ زندگی اور موت کا خیال ہی نہیں آتا۔ یہ سارے مراتب "ہمہ اوست در مغز و پوست" کے ہیں "اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس"۔

واضح رہے کہ قبر پر دعوت تیغ برہنہ وہی پڑھتا ہے، جو صاحب توفیق حضور ہو۔ اگر احمق پڑھے گا تو مردود بالضرور رجعت میں آ کر دیوانہ ہو کر مرے گا۔

باہو دعوتے بر قبر خواند شہسوار — دست دار تیغ مثل ذوالفقار
عامل و کامل شود صاحب کرم — اہل روحانی برد آں راچہ غم

اگرچہ رجعت قہر لا دوا ہے، لیکن کامل عامل اور صاحب قرب فقیر کی توجہ، لا دوا کی دوا ہے۔

شرح علم دعوت

جو صاحب درد ہے۔ وہی مرد خدا ہے۔ اور کامل کی توجہ بے مثل ہے۔ دل وہی ہے، جو مردان خدا کی تاب سے آب ہو جائے۔ نہیں تو پانی اور مٹی کا ایک لوتھڑا ہے۔ تسبیح زاہد کے شور کا انداز اگرچہ مقبول ہے لیکن رندوں کے درد آلودہ دل کی صفائی اور ہی ہے۔

عامل و کامل صاحب دعوت کی دو حالتیں ہوا کرتی ہیں۔ ظاہر میں تو زبان سے ورد وظائف پڑھتا ہے۔ اور باطن میں اسے معرفت الٰہی اور وصال ہوتا ہے۔ جو اہل دعوت اس صفت سے موصوف نہیں، وہ رجعت میں پڑتا ہے۔ اور دعوت کا پڑھنا اس کے لئے وبال اور زوال بن جاتا ہے۔

عامل صاحب دعوت کے دو منصب اور مراتب ہیں۔ ایک قبور پر بالتصرف دعوت کا پڑھنا، دوسرے اسم اللہ ذات کی حضوری سے تصور کا جاننا۔ نیز اس کے ساتوں اعضا پر نور ہوتے ہیں۔

اس قسم کا عامل کامل ظاہر میں سورۂ مزمل سے ورد زبان رکھتا ہے۔ اور باطن میں اپنے تئیں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتا ہے۔

علم دعوت کا پڑھنے والا دو حکمتوں سے خالی نہیں یا تو ایک ہفتے میں مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک ہر ایک ملک اور سلطنت کو اپنے

قبضے میں لاتا ہے۔ یا تمام جہان کو گھیر لیتا ہے۔

کامل صاحب دعوت کے دو گواہ ہیں۔ عظیم اور مشکل۔ اور دو علم ہیں۔ ایک ہیں مرد شہسوار ہاتھ میں تیغ برہنہ ذوالفقار رکھتا ہے۔ دوسرے ہیں عارف باللہ بنتا ہے۔ جو شخص اس طریقے سے علم دعوت پڑھے گا۔ اس کے لئے شروع ہی میں مؤکل فرشتہ سونا اور مہر یا اس طرح برسائے گا۔ جیسے بارش میں سے پڑھنے والا ساری عمر کے لئے محتاج نہیں رہے گا۔

اس قسم کے علم دعوت کو تصرف عوام کہتے ہیں۔ اس میں علم دعوت کا عالم جس قدر چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ یہ فقیر لایحتاج کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ نہ کہ ان فقیروں کا جو دروازوں پر بھیک مانگا کرتے ہیں۔ جو اصل فقیر ہے۔ وہ خود جمعیت بخشش ہے۔ اور اس کا دل غنی اور قوی ہوتا ہے۔ اور وہ خود حضوری میں صاحب نظر ہوتا ہے۔ اس کے قبضے میں اللہ تعالیٰ کے خزانے ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے وہ ایک درم بھی لینا جائز نہیں سمجھتا۔ نیز عامل دعوت کے دو عمل ہیں۔ ایک تصور توفیق۔ دوسرے تصور تحقیق۔

دعوت کے عالم بھی ہوتے ہیں اور عامل کامل بھی ہوتے ہیں۔ اور اکمل بھی۔ علم دعوت کے جامع دو عمل ہوتے ہیں۔ ایک نیت دوسری نماز۔

دعوت کا عامل وہ ہے کہ جو شروع علم دعوت میں بذریعہ ورد و وظائف روئے زمین کا عامل بن جائے۔ اور جسے شروع ہی میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کی چابیاں صاحب ولایت لا کر دیں۔ اور ایک ہی ہفتے میں ساری دنیا اپنے قبضے میں لے آئے۔ اس پر تعجب نہ کرنا۔ بلکہ یقین جانو کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

وہ کون سا علم اور عمل ہے۔ جس کے ذریعے پہلے ہی روز ہر ایک چیز پر غالب آ سکتے ہیں؟ وہ علم توجہ بطور تصور توفیق اور تصرف تصور تحقیق ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر ساری عمر کتابوں تفسیروں اور مسائل کا مطالعہ کرتے رہیں تو بھی نفس رام نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ ورد وظائف، ذکر فکر، اور مراقبہ لشکر جمع کرنے اور توجہ تصرف سے پڑھ کر فقیر کامل کی ایک توفیق ہے۔ کیونکہ اس ایک توجہ سے اللہ تعالےٰ کی حضوری اور قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جس کا سلسلہ قیامت

تک قائم رہتا ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ کامل زہد کیا ہے۔ اور صاحب زہد علم کا عامل کون ہے۔ سو واضح رہے کہ علم کا عامل ہونا چاہئے نہ کہ حامل (اٹھانیوالا) چنانچہ حدیث میں مذکور ہے اَلْعِلْمُ لِلْعَمَلِ لَا لِلْبَحْثِ وَلَا لِلتَّفَرُّجِ۔ علم عمل کی خاطر ہوتا ہے۔ نہ کہ بحث اور سیر کی خاطر۔

واضح رہے کہ علم و عزت میں دل اور دم ہمیشہ پروردگار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مخلوق کی طرف رجوع رکھنے سے کیا فائدہ۔ اولیاء اللہ جاں بلب ہوتے ہیں۔ لیکن اہل دنیا کے دروازے پر نہیں گئے۔ اگر گئے بھی ہیں۔ تو ان کا جانا حکمت سے خالی نہیں۔ جو شخص قرب الٰہی کے احوال سے بے خبر ہے۔ خواہ عالم بھی ہو تو بھی جاہل ہے۔ یہ راہ ریاپن نہیں بلکہ حضوری احوال ہے۔ غنی اگر سوال کرے تو اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ غنایت کے سبب باجمعیت ہے۔ اگر مفلس سوال کرے تو اس کے لئے حرام ہے۔ بلکہ ایسا کرنے سے وہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے۔

حدیث اَلسُّؤَالُ حَرَامٌ وَلَوْ کَانَ مِنَ الْوَالِدَیْنِ۔ سوال کرنا حرام ہے خواہ والدین سے کیوں نہ کیا جائے۔ جو کچھ قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ خود پہنچاتا ہے۔ جو سائل کو جھڑکتا ہے، وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ سوالی کو مت جھڑک۔

واضح رہے کہ سخی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اور بخیل کا دل شیطان کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ تو اپنے تئیں کس میں خیال کرتا ہے۔ قارون بخیل تو مجبور صرف فقرائے لا یحتاج غنی دل ہوا کرتے ہیں۔ باقی سب مفلس اور محتاج ہیں۔ خواہ عالم فاضل ہوں خواہ جاہل۔ جاہل وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد نہ کرے؎

آنچہ من کردم گدا ہمہ از الٰہ بر ہر ملک غالب ترم من بادشاہ
تو مبیں اہل فقر را زاں حقیر فقر حاکم غالب است بر ہر امیر

پیر و مرشد معظم باعظمت اہل شریعت اور عظیم اور حلیم صفت ہونا چاہئے۔ یا حکیم صفت یا کریم صفت، یا اس کا قلب سلیم ہو یا وہ بحق تسلیم ہو، یا علیم صفت ہو۔ یا مستند مراد مستقیم ہو یا نفس و شیطان پر غالب ہو۔ اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

کی دائمی حضوری حاصل ہو۔ یہ سارے مراتب پیر و مرشد کے ہیں۔ قادری طریقہ کے پیر ہیں یہ سارے اوصاف پائے جاتے ہیں"

واضح رہے کہ پیر و مرشد ایسا ہونا چاہئے جس کی مجلس میں دائیں طرف وہ عالم موجود ہوں جنہیں حقیقی فنائے نفس حاصل ہو۔ اور ان کے وجود میں حرص و ہوا نہ ہو۔ حسبی اللہ وکفیٰ باللہ۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اور وہ بائیں ہاتھ وہ اہل تصوف موجود ہوں۔ جن کے قلب روشن ہیں۔ اور فنا فی اللہ ہوں۔ اور پیچھے کی طرف اہل دنیا ہوں۔ تاکہ اخلاص سے اہل دنیا کی طرف نہ دیکھے۔

قولہ تعالیٰ وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔ ان لوگوں کی طرف مائل نہ ہو جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو دوزخ میں پڑو گے۔ جو پیر و مرشد اس صفت سے موصوف نہ ہو۔ وہ لائق ارشاد ہے۔ نہیں تو طالبوں کا رہزن اور مایہ فساد ہے۔

طالب اور مرید بھی باحیا، طالب خدا۔ علم میں عامل باعمل۔ نظارہ ہشیار، مغز بیدار، باوفا اور جاں نثار ہونا چاہئے۔ اس قسم کا طالب لائق تلقین اور اسرار پروردگار کی طلب کے قابل ہوتا ہے۔ بلکہ طالب کو شاہسوار، زندہ قلب، فرحت الروح، بدعت سے بیزار اور بادانش و شعور ہونا چاہئے۔ جو طالب مرشد سے معرفت الٰہی اور قرب حضور طلب کرے اسے چاہئے کہ ایسی تسبیح کے دانوں کو چھوڑ دے۔ جس سے لوگوں کو مسخر کیا جاتا ہے۔ بلکہ صرف مذکور کے ذکر میں شاغل رہے۔

واضح رہے کہ ایمان کا سرمایہ علم ہے۔ دونوں جہان کو روشنی بخشنے والا علم ہے لاہوت اور لامکان میں پہنچانے والا علم ہے۔ اور عین عیان، توحید بیان اور نفس و شیطان کا قاتل علم ہے۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ علم کسے کہتے ہیں! اور ہے کیا۔! اور اس کے معنی کیا ہیں۔! ظاہری علم تو معاملات اور عبادات کا علم ہے۔ چنانچہ الخشیہ اور خوف کا جاننا۔ اس جاننے سے مراد ہمیشہ حق جاننا ہے۔

حق کی علامت یہ ہے کہ جس کے وجود میں حق آتا ہے۔ اس میں سے ساری باطل چیزیں باہر ہو جاتی ہیں۔

اب علم حق اور علم باطل میں تمیز کرنی چاہیے۔ علم حق تو حقیقت اور معرفت کے حقائق ہیں یعنی بنائے اسلام کا حاصل کرنا۔ جو علم کی مجلی بنیاد ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ ناشائستہ۔ کفر۔ شرک، بدعت، آفات نفسانی و شیطانی اور دنیاوی پریشانی اور مردود ہے۔ یہ علم حق سے رفع ہو سکتی ہیں۔ یہ حق اور عین العلم ہے۔ جو محققان حق کو حق سے حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ علم کا پڑھنا بندگی کرنے کے لیے ہے نہ کہ زندگی اور شکم پرستی کے لئے۔ قولہ تعالیٰ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ کھاؤ، پیو۔ لیکن فضول خرچی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خرچوں کو دوست نہیں رکھتا ہے

تا گلو پر مخور۔ کہ دیگ تنہ آ   آب چنداں مخور کہ ریگ تنہ آ

حضرت شیخ عطار قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

گرچہ گفت خدا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
لیک نہ فرمود کلو تا گلو!

علم اس واسطے ہوتا ہے کہ وعظ و نصیحت کی جائے۔ امر معروف بجا لایا جائے۔ اور نفس کو قید کیا جائے۔ نہ کہ دنیاوی روزگار کی تلاش اور بادشاہوں سے روزی حاصل کی جائے قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ روئے زمین پر کوئی ایسا ذی روح نہیں جس کے رزق کا ضامن اللہ تعالیٰ نہ ہو۔

فرزند بندہ ایست خدا را تو غم مخور!
تو کیستی کہ بہ از خدا بندہ پروری

علمائے بے عمل جو أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ۔ لوگوں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے ہو۔ لیکن اپنے تئیں بھول جاتے ہو۔ کے مصداق ہیں بے شمار ہیں۔ لیکن وہ عالم جو فقیر و ولی اللہ ہیں۔ ہزاروں سے ایک ہیں۔ جو راستی پر چلتے ہیں۔ اور اس راہ میں جان قربان کر دیتے ہیں۔

علم بارگاہ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ جو عالم قرآن و رحمان کا مخالف اور نفس و شیطان کا موافق ہے اور علم پر عمل نہیں کرتا۔ وہ فاسق ہے۔

علم کے تین حروف ہیں۔ ع۔ ل۔ م۔ عین سے مراد عین [illegible] اور عین بینا ہے

ل سے لایحتاج ہونا۔ اور قرب سے مراجعت بخدا اور نفس سے بازگشت کرتا ہے۔ جو ان تینوں منزلوں کو نہیں پہچانتا۔ اسے علم کی کنہ ہی معلوم نہیں۔ اور وہ عاقل سے، لا مذہب اور قرب سے مردود ہو جاتا ہے۔

اگر عالم شخص علم کی تحصیل کرتا رہے تو بارہ سال میں فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن فقیر کی ایک ہی نظر سے عالم فاضل ہو جاتا ہے۔ وہ کونسا علم ہے؟ وہ علم لدنی ہے۔ قولہ تعالیٰ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم سکھایا۔ جسے علم الف سے علم واضح ہوتا ہے۔ اور علم الف قید میں آتا ہے۔ اور علم الف پڑھتا ہے۔ پھر اسے ظاہری و باطنی کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

قولہ تعالیٰ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ جس نے ذرہ بھر نیک عمل کیا۔ اسے اس کا نیک بدلہ ملا۔ اور جس نے ذرہ بھر برا کام کیا اسے اس کا برا عوض ملا۔ وہی شخص عالم باعمل ہوتا ہے۔ جو علم کو باعمل پڑھتا ہے اور مطالعہ علم سے غافل نہیں رہتا۔ نہیں اگر یہ نہیں۔ تو خواہ دن رات تفسیر بیضاوی اور کتابوں کا مطالعہ کرتا رہے۔ وہ جاہل ہی رہے گا

رفت عمرے با مطالعہ با رقم
معرفت حاصل نشد افسوس و غم

تاکہ علم کے ذریعے کتاب یا قرآن شریعت کی غلطیاں دور کرے۔ لیکن وجود کی غلطیاں یعنی نفس اور غضب وغیرہ جو ہیں۔ ان کا کیا علاج؟

وجود میں سے غلطیوں کا دفع کرنا کامل فقیر ہی کا کام ہے۔ جو نفس کو فنا کر کے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ حضرت روح جبرائیل علیہ السلام پیغمبروں کے پاس غیب الغیب لائے۔ تو اس کا مطلب کیا تھا؟ یہ تھا کہ معرفت توحید حاصل ہو جائے۔ کیونکہ معرفت توحید اصل ہے۔ اور علم انتہائے وصل ہے۔

حدیث النِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ ۔ بدایت کی طرف لوٹنا نہایت ہے۔ معرفت بمنزلہ بیج ہے۔ اور علم بمنزلہ روئیدگی۔ جب نباتات کی پرورش پانی وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ تو اس میں سے شاخیں نکلتی ہیں۔ اور بار آور ہوتی ہے۔ اور پھر بیج بن جاتا ہے۔ یہی حال فرزند آدم کا ہے۔ کہ ابتدا کی انتہا اس کی ابتدا

ہے ۔ اور اس کی ابتدا اس کی انتہا ہے ۔ عالم باللہ اولیاء کی نظر میں ابتدا اور انتہا یکساں ہے وہ غیب ہی سے پڑھتا ہے اور غیب ہی سے جانتا ہے ۔ جس کے لئے ظاہر و باطن عیاں ہو اسے غیب نہیں کہہ سکتے ۔ اسے واردات غیبی لاریبی علم ہوتا ہے ؎

ہر کہ غیب را در غیب آید غیب نیست
ظاہر و باطن یکے شد غیب نیست

علم غیب اور خاص کر اس کا علم خاصہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص بندوں اولیاء اور انبیاء کو سکھایا ہے ۔ جیسا کہ وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۔ سے ظاہر ہے ۔ یقین لانا مفید ہے لیکن علم عوام اور علم ظاہر پر یقین کرنا غیر مفید ہے ۔ کیونکہ اس قیل و قال سے نفس فربہ اور خوشحال ہوتا ہے ۔ خاموشی میں معرفت وصال ہے ؏

خاموشی میں تیس ہزار حکمتیں ہیں ۔ اور پھر ہر حکمت میں اور بے شمار حکمتیں ہیں ۔ ہر شخص شاہد حضوری میں خاموش ہے ۔ نفس اس کی قید میں ہے ۔ بے حضوری کی خاموشی سراسر خود فروشی ہے ۔ خاموشی عارفوں کی خلوت ہے ؎

در قرب قبلہ بدیدم حق لقا
سر بسجدہ مے نہادم با خدا
نیست آنجا قبلہ نے منزل مقام
نور فی اللہ نور مے بینم دوام
در نماز با بوایم با صواب
ایں مراتب عارفاں را بے حجاب
بگذرم از عرش و کرسی ہر مقام
عارفاں را شد مراتب ایں تمام
من نماز باحضوری خواندہ ایم
حسبی اللہ حیرت اندر ماندہ ام
دل ہر کجاے رود تو در نماز
ایں نماز کے روا شد بے نیاز

حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ۔ دل حضور کے سوا نماز نہیں ہوتی ۔ حدیث اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ نماز مومنوں کا معراج ہے ۔ ہر شخص نماز میں اللہ تعالےٰ کے حضور سے جواب باصواب نہیں لیتا ۔ اور شیطانی خطرات سے خالی نہیں ۔ وہ مومن مسلمان کہلانے کا کس طرح مستحق ہو سکتا ہے ۔ وہ تو ڈھور ڈھنگر کی طرح ہے ۔ باحضوری نماز اس اہل دل کا طبقہ ہے ۔ جو ظاہر و باطن میں اپنے تئیں حضوری میں پہنچائے ۔ اور حضوری میں نماز ادا کرے ؎

نیست دل بر زباں نہ مضغہ لحم
دل یکے نور است اللہ اکرم

دل یکے گنج است باشد در وجود اہل دل محمود محمود از نمود
دل کہ با خطرات خانہ شیطنت دل بود پر نور اہل از معرفت
دل لطیفہ از لطافت با خدا دل یکے سر است وحدت حق لقا
طالب دنیا نباشد اہل دل بے حیائی روسیاہ و با خجل

باھُو دل دم روح یکے گردد تمام
ہر کہ یک با یک بجویدش صبح و شام

نماز کے معنی کیا ہیں؟ فیض۔ فضل و رحمت روز اوّل ہی سے حضوری با خدا معراج ہے۔ جس مومن مسلمان سجدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نظر رحمت اس پر ہو جاتی ہے۔ اہل نماز اپنے آپ سے گذر کر لامکاں میں پہنچ کر ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے۔

نماز ایک بڑی نیک عادت ہے۔ فرض، واجب، سنت، اور مستحب یہ جسمانی عبادت ہے۔ دائمی نماز باطیان ہے۔ وہاں پر نہ جسم ہے نہ جان ہے۔ آپ میں ہمیشہ نوری جسم حضور میں سربسجود ہے۔ اس قسم کی نماز اہل دل کا حصہ ہے۔

اہل دل کے پاس دل بمنزلہ سلیمانی انگشتری ہے۔ اس کا قالب بمنزلہ قلب ہوتا ہے۔ اور وہ تمام جن اور انسان پر غالب ہوتا ہے۔

کامل قادری میں اہل دل۔ اہل قلب۔ اہل روح اور اہل سِرّ ہونا پایا جاتا ہے ؎

ہر کہ بیند روئے من شد اولیاء
روئے من با روئے رحمت مصطفےٰ ام

اہل دل کو دائمی حضور حاصل ہوتا ہے۔ اور اہل روح کو سلطان الفقراء کی آگاہی حاصل ہوتی ہے ؎

ہر کہ خواند اہل دل را باصفا
اہل دل باشد حضوری مصطفےٰ ام

صاحب مراتب فقیر کو پہلے تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر باجمعیت وہ حاصل رہتا ہے۔

تصرفات کئی قسم کے ہیں۔ بعض کو تو تصرف دنیہ جزئیت پر ہوتا ہے۔ بعض کو شکل فرشتہ پر بعض کو حضرت خضر علیہ السلام پر اور بعض کو حضور کے

اس قسم کا تصرف دو طرح کا ہوتا ہے :-

ایک تصرف ذات ۔

دوسرا تصرف صفات ۔

تصرف ذات کبھی کم نہیں ہوتا ۔ اس کا کم از کم روزینہ ایک لاکھ دینار اور زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ اشرفی ہوتا ہے ۔ جس کو خزانہ غیب سے اس قسم کا تصرف حاصل نہیں ۔ وہ ابھی معرفت حق تک نہیں پہنچا بلکہ صحبت باطل کی قید میں ہے ۔

ہر تصرف در تصرف یافت کن ! ہر تصرف بر زباں فقر شد سخن

اس قسم کا فقیر صاحب نظر ہوتا ہے ۔ اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی یکساں ہوتے ہیں ۔ یہ راہ قیل و قال سے حاصل نہیں ہوتی ورنہ جستجو سے ہاتھ آ سکتی ہے ۔ ہاں مرشد کامل کے فرمان کے بموجب عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے ۔ جو شخص نفس اور تعلقات کی قید اور زن و فرزند کے حوادث میں پھنسا ہوا ہے ۔ وہ کبھی یہ راہ حاصل نہیں کر سکتا ۔ اسے وہی حاصل کر سکتا ہے ۔ جو تجرید اور تفرید میں کامل ہو ۔ جس طالب کا وجود اس کام کے لائق ہو گا ۔ وہی معرفت الٰہی کا تصرف حاصل کر سکے گا ۔ اہل تقلید کو اس راہ کی کچھ خبر نہیں ۔ اندھے کو یہ راہ دکھائی نہیں دیتی ۔ جو شخص دیدار کا مشتاق ہے ۔ اسے آج اور کل سے کیا مطلب ہے

کعبہ مقصود گر باشد ہزاراں سالہ راہ
نیم گامے ہم نباشد شوق چوں رہبر شود

عشق درویش کا شوق شفقت سے ہوتا ہے اور تیغ برہنہ کا اشتیاق ماسوائے اللہ کو قتل کرتا ہے ۔ کیونکہ اسے حق کے سوائے اور کچھ بھی بھلا معلوم نہیں ہوتا ۔ وہ حق سے حق کو دیکھتا ہے ۔ اور حق سے حق واضح ہوتا ہے ۔ جس کو حقیقت حق رسیدہ کرتا ہے ۔ وہ حق الیقین ہو جاتا ہے ۔

واضح رہے کہ بعض ناقص طالب و مرید جزئیت ۔ مؤکل فرشتے ۔ احوالات اور خام خیالات میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ بعض ذکر فکر مراقبے اور ناسوتی لذت میں بعض لذت ملکوت میں بعض لذت جبروت میں ۔ بعض لذت لاہوت میں ، بعض قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے الہام میں ۔ اور بعض لاہوت فنا فی اللہ میں ۔

بعض ناقص مرید جواب اصحاب کو اپنی ہی صورت سے خیال کرتے ہیں۔ اور اسی کو حضوری اور قرب وصال جانتے ہیں۔ بعض تجلیات احوال کے مقام میں اٹھارہ ہزار عالم اور کل مخلوقات کا تماشا کرتے ہیں۔ بعض مرید نقش دائرہ کے پُر کرنے۔ جہان کو مسخر کرنے۔ علم رمل اور نقد وجنس کے جمع کرنے میں مشغول ہیں۔ اور بعض ناقص مرید زمین کی سیر اور عرش کرسی اور لوح محفوظ کے تماشے میں مصروف ہیں۔ لیکن عقل مند اور باشعور طالب وہ ہے۔ جو قرب الٰہی اور معرفت حضور کا مرتبہ حاصل کرے۔ اور فنا فی اللہ میں اس قدر حضوری حاصل ہو کہ کسی منزل یا مقام کی طرف نہ دیکھے۔ بعض طالب نیک مراتب کی طلب میں ہیں۔ بعض مقصودی مراتب کی طلب میں ہیں۔ اور بعض مردود مراتب کی طلب میں۔ لیکن سچا طالب ہمیشہ اپنے تئیں آزماتا اور امتحان کرتا رہتا ہے۔ ظاہر وباطن کا محاسبہ کرتا ہے۔ اسے مرتبہ حضوری اور قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔ اور شیطانی آفات اور دنیاوی پریشانی سے بچتا ہے۔ مذکور کے ذکر میں محو رہتا ہے۔ اور ہر وقت ذات الٰہی اس کے مد نظر رہتی ہے۔ جہاں پر توحید ختم ہو جاتی ہے۔ وہاں شیطان فرشتہ جزئیت اور دنیا کا ہرگز دخل نہیں۔

یہ مراتب سلطان الفقر کے ہیں۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ فقیر کا معدہ سراسر نور معرفت سے پُر ہوتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کا شکم بمنزلہ ایک برتن ہے۔ فقیروں کا شکم زر کی کان ہے۔ اور ان کا سینہ اور ان کا دل اس میں ایسے موتی کی طرح ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا گاہک کوئی حق شناس ہی ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچائے تاکہ موت زندگی اور اسم ورسم اسے بھولے سے بھی یاد نہ آئے۔ اور ہر منازل کی آفات مد نظر رہیں۔

حدیث۔ اَلْفَقِیْرُ لَا یَلْتَفِتُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَرْجُوْ بِالْعُقْبٰی یَلْقٰی بِالْمَوَالِیْ اِلَی الْمَوَالِیْ۔ فقیر وہ شخص ہے جو دنیا کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور نہ عاقبت کی طرف مائل ہو۔ بلکہ مولیٰ سے مولیٰ کو کافی سمجھے۔

گنج راحت یافتم من در فقر ۔ احتیاجے نیست مارا سیم وزر
ہر وجودم دیگر نہ ماند بجز خدا ۔ اول فنا اوسط بقا آخر لقا

[illegible] طالب کو تلقین کرے اور وہ پہلے ہی روز دیدار الٰہی سے مشرف ہو جائے

تو سمجھ کہ وہ فناہ دفتر اور معرفت کے مرتبے کو پہنچے گا۔

دیدار پروردگار کی چار علامتیں ہیں۔ اور اس علم کی چار راہیں ہیں۔

اوّلے۔ جو شخص دیدار دیکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔ اور اسے اہل دنیا اور دنیا سے اس طرح بدبو آتی ہے جیسے مردار اور گندگی سے۔

دوسرے۔ یہ کہ جو شخص دیدار کرتا ہے۔ وہ کشف و کرامت کے تمام مقامات سے بیزار ہوتا ہے۔ اور ہزار بار استغفار کرتا ہے۔

تیسرے۔ جو شخص دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ وہ مستی میں ہشیار ہوتا ہے۔ پہلے وہ لقاء سے مشرف ہوتا ہے۔ اور پھر اسے ولی کا خطاب ملتا ہے۔ جس نے دیکھا اس نے بیان نہ کیا۔ اور جس نے بیان کیا اس نے نہ دیکھا۔ اور بعضوں کیلئے کہنا یا نہ کہنا برابر ہے۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُهٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس کی زبان لمبی ہو گئی۔

یہ مراتب اولیاء کو حاصل ہیں۔ قولہ تعالےٰ وَمَا كَانُوْٓا ۱۲ اَوْلِيَآءَهٗ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ اللہ تعالےٰ کے اولیاء متقی ہی ہوا کرتے ہیں۔

قولہ تعالےٰ۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ الٓمٓ یہ کتاب ایسی ہے جس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں اور یہ پرہیزگاروں کے لئے باعث ہدایت ہے۔

متقی ہمیشہ دیدار کو دیکھنے والا اور نفس کو دنیا کی حرص و ہوا سے باز رکھنے والا ہوتا ہے بعض قلب سے دیکھتے ہیں۔ بعض روح سے بعض سر سے۔ لیکن بعض عارف جو نورٌ علیٰ نور ہوتے ہیں۔ وہ ہر وقت حضوری میں دیدار سے مشرف رہتے ہیں۔ ایسے شخص کو عارف باللہ کہتے ہیں۔

معرفت یہ نہیں کہ آنکھوں سے دیکھ لے یا از روئے عقل سمجھ لے۔ یا بذریعہ گفتگو معلوم کرے۔ یا مخلوق ہی سے پوچھ لے یا ہر ایک منزل اور مقام کی حکایت سن لے

بلکہ معرفت کے چار مراتب ہیں۔

(۱) محبت (۲) مودت (۳) مشاہدہ (۴) اولیا کی ارواح سے ملاقات۔

نیز معرفت کے چار گواہ ہیں۔

(۱) آگاہ (۲) نگاہ (۳) مرشد ہمراہ (۴) رفیع اللہ۔

معرفت کے چار علم ہیں۔

علم اعلےٰ۔ ما حجبت بالخیر اور عفو۔

معرفت کے چار سر ہیں

(۱) نور (۲) مع اللہ حضور (۳) ذکر مذکور (۴) وجود مغفور۔

قولہٗ تعالےٰ۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ط۔

اللہ تعالےٰ تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے گا۔

معرفت کے چار مکان ہیں۔

(۱) مکان جان (۲) مکان لاہوت (۳) مکان لامکان (۴) مکان فی اللہ۔

عارف جو کچھ دیکھتا ہے۔ حضور سے دیکھتا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے۔ حضوری کنہ کن سے کہتا ہے۔ جو کچھ سنتا ہے حضور سے سنتا ہے۔ عارف کی توجہ ہمیشہ قرب الٰہی پر ہوتی ہے اور سارا جہان عارف کی قید میں ہوتا ہے۔

معرفت شناخت کو کہتے ہیں۔ جس نے پا لیا اس نے دیکھا۔ جس نے دیکھا وہ خود ی میں نہ رہا۔

بے سر و چشم بینم ہمہ دوام
بے زبان ہم سخن نفس کش بالتمام

اس مقام پر عارف قدرت نفس سے نفس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ قدرت قلب سے قلب کے ساتھ۔ قدرت روح سے روح کے ساتھ۔ قدرت سر سے سر کے ساتھ۔ قدرت نور سے نور کے ساتھ۔ اور قدرت دم سے دم کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اس کے نفس کو نفس سے الہام ہوتا ہے۔ قلب کو قلب سے خبر، روح کو روح سے پیغام، سر کو سر سے اعلام، جب یہ حالت ہو جائے تو سمجھو کہ معرفت ختم ہو گئی۔

الحاصل پہلے عاملوں کا ظاہر و باطن اس طرح نہ ہوتا تھا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے

تو سارے سالک گمراہ ہو جاتے ہیں۔ جو فقیر کا رفیق ہے۔ اس کے ساتھ ظاہر و باطن میں شہیدوں کا لشکر ہمراہ ہوتا ہے۔ جو بلحاظ بدن مردہ ہیں لیکن بلحاظ جان زندہ ہیں۔ نیز غوث، قطب اوتاد، ابدال، فرشتوں، موکلوں، جنوں اور تمام اولیاء انبیاء کی روحوں کا بے شمار لشکر اس کے ہمراہ ہوتا ہے۔ اسی واسطے فقیر جہان کے بادشاہ پر غالب ہوتا ہے۔ اس کی نگاہ ہمیشہ قیامت اور حساب گاہ پر ہوتی ہے۔ وہ بادشاہی مرتبے کو اختیار نہیں کرتا۔ جو جس قدر زیادہ عارف ہے اس قدر زیادہ عاجز ہے۔ کبھی امید میں ہوتا ہے۔ کبھی خوف میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے ہی جیسا پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی بار۔ قولہ تعالیٰ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر نفس ذائقہ موت کا چکھے گا۔ قولہ تعالےٰ۔ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ بھاگو اللہ کی طرف۔

یہ مراتب کشف الارواح القبور کے ہیں۔ انہیں طالب نفسانی نفسانی ذکر و فکر سے طالب قلبی، دوامی ذکر و فکر اور حضور نور سے طالب روحانی، غرق فنا اللہ ہونے سے حاصل کرتا ہے اور طالب سرّی، عین باعین۔ نور با نور ہوتا ہے۔ یہ مراتب باطن معمور قادری کے ہیں۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچے ہیں۔ ان میں سے بعض قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ کہتے ہیں۔ تو روحانی قبر سے نکل کر مصافحہ اور ملاقات کرتا ہے۔ اور ماضی اور مستقبل کے حالات بتاتا ہے۔ بعض اولیاء ان مراتب کو سفر کے مراتب کہتے ہیں۔ بعض اس حالت میں قُمْ بِاِذْنِیْ کہتے ہیں جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے لیکن ایسا کہنا کفر ہے۔

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ یا قُمْ بِاِذْنِیْ کہنے کی اصل یا تو حضرت عیسیٰ روح اللہ کے قرب دم سے ہے یا حضرت آدم صفی اللہ سے یا حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے یا حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے یا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ سے یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب دم سے ہے۔

دم ایک دم ہے۔ اور نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ایک دم ہے یہ اِلَّا اللّٰهُ کے سِرّ کی ایک قدرت ہے ؎

دم نہ بادے نہ ہوا نہ نفس
دم یکے قدرت بود از حق امر

قولہ تعالےٰ۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔ معنے زمین پر میں ایک

خلیفہ بنانے کو ہوں۔ مراتب دم رنج ہے۔ کہ روح کی آواز اس کی تسبیح ہے۔ یہ مراتب کامل انسان کے ہیں ؎

خود پسنداں بے خبر از حق مقام   مردہ را زندہ کند آں مرد تمام
کامل زندہ کند مردہ ز ازل تا ابد   زندہ ماند تا قیامت در لحد
باہو مردہ را زندہ کند بہر از خدا   ہرگز نمیرد ہر کہ بیند حق لقا
باہو مردہ زندہ کند از اسم ذات   ہرگز نمیرد آں مع اللہ شد حیات

یہ مراتب اس فقیر کے ہیں۔ جو عارف عاشق اور اہل نور ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نور سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک بنا اور جناب کے نور سے ساری خلقت بنی۔ اس لئے انسان کی اصل نور ہے۔ اور عمل کے موافق نفس قلب اور روح تینوں ایک نور بن جاتے ہیں۔ اسی کو انسان کامل کہتے ہیں۔

حدیث۔ اَلْعَقْلُ فِی الْاِنْسَانِ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ وَالْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الرَّبِّ
عقل انسان کا آئینہ ہے اور انسان رب کا آئینہ ہے۔

جسے عقل بیدار حاصل ہوتی ہے۔ وہ دیدار سے مشرف ہے۔ جس نے دیکھ لیا اور پا لیا۔ وہ باجمعیت۔ بالیقین اور با اعتبار ہے۔ اور جس نے نہ دیکھا نہ پایا وحشیوں کی طرح سرگردان اور بیزار ہے۔ یہ مراتب موت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن اور ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ اسے مردود اشتیاق رکھتے ہیں۔ اور یہ بیزار گناہ کبیرہ ہے۔

واضح رہے کہ ہزارہا خام مرشدوں سے کامل کی ایک ہی نظر کافی ہے۔ جو کہ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے۔ اس واسطے کہ خام کا طریقہ شیطانی بدعت ہے۔ اور شریعت کا طریقہ قرب رحمان بخشنے والا ہے۔

کامل کی انتہا یہی ہے کہ ہمیشہ حضوری میں رہے اور دنیا و آخرت کے معراج کا مشاہدہ کرتا رہے۔ اور بے غم اور لا یحتاج ہو۔ کامل کے سارے اعضا نور ہوتے ہیں۔ اور اسے توجہ حضور اور قدرت تصور حاصل ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر رہتا ہے ؎

ہر کہ زو جاں رفت مے بیند لقا
ہر کہ جاں با جاناں دہد یابد لقا

گر نبوے دیدن رویت خدا　　از خدا محروم ماندے اولیاء
ہر کہ مے بیند عیاں گردد عیاں　　ہمی تماشا کم بود اندر جہاں

دیدار الٰہی۔ دیدار معرفت الاللہ۔ قرب اللہ۔ شوق و اشتیاق اللہ۔ فکر، ذکر، مراقبہ۔ فنا فی اللہ۔ بقا باللہ۔ تصور، تصرف، توجہ، اور تفکر کی لذت۔ جس کی بابت یہ حدیث وارد ہے۔ تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔ ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے اچھی ہے۔

یہ سب لذتیں دیدار ربانی کے مشاہدے اور حضور کے سبب سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان کے مقابلے میں نفسانی لذت بالکل ہیچ ہے۔ کیونکہ اگر سلیمانی ملک بھی ہاتھ آ جائے تو بھی فانی ہے۔ پس مردہ ہے۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ وہ ہر روز ایک حال میں ہوتا ہے سکے مراتب پر۔ یا یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ۔ اس دن پر کہ انسان اپنے بھائی اور اپنے باپ سے بھاگے گا پر نظر رکھے۔

اس قسم کا ناظر عارف ہمیشہ روتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی ہنستا ہے۔ سو لازم ہے کہ ہر مرشد کامل پہلے طالب اللہ کو ہر ایک لذت کا تصرف بذریعہ حاضرات اسم اللہ دکھائے اور دلائے تاکہ طالب کے دل میں افسوس اور غم باقی نہ رہے۔

اہل غنی اور لا یحتاج فقیر کی نگاہوں میں حشمت ہزار امرا بلکہ بادشاہ تک حقیر ہیں۔ کیونکہ بادشاہی کی لذت معرفت الٰہی سے باز رکھتی ہے۔

اگر بادشاہ ہو۔ تو ابراہیم ادہم کا سا ہو۔ کہ یکبارگی بادشاہت چھوڑ کر قرب معرفت اور فقر ہدایت حاصل کرے اور پھر بادشاہی کا رخ تک نہ کرے۔

حدیث۔ تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَّحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ دنیا کو چھوڑنا تمام عبادتوں کی اصل ہے اور دنیا کی محبت تمام ہی گناہوں کی جڑ ہے۔

جو لوگ اللہ تعالے کی عبادت کو ترک کر کے باطل دنیاوی خطرات کو اخلاص سے کرتے ہیں۔ وہ مسلمان کہلا کیسے سکتے ہیں۔ وہ تو چوپایوں سے بدتر ہیں۔

کامل پیر و مرشد پر فرض عین ہے کہ جو تصرف اس سے مرید مانگے وہ مسلمان [illegible]

بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی طرح عنایت کرے تاکہ طالب بالیقین اور بہرہ ور ہو ؎

طالب حق جوئے طلب وحدت فقیر
طالب باطل بباطل سیم و زر

سفوا الیٰ حضوری سراسر رہزنی اور فتنہ و گناہ ہے۔ جب کہ دل دنیاوی محبت سے سیاہ ہے۔ عمارت باغیچہ، روضہ اور خانقاہ وغیرہ اصل توحید اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہے۔

فقیر اسے کہتے ہیں جسے نہ دنیاوی عزت و مرتبے کی خواہش ہو۔ اور نہ عمارات روضہ اور خانقاہ کی طلب کرے نہ سجادے پر بیٹھے اور نہ ہمیشہ اپنے تئیں زندہ سمجھے۔ بلکہ فقیر وہ ہے کہ نہ موت سے ڈرے اور نہ زندگی سے خوش ہو۔ کیونکہ فقیر ان دونوں مرتبوں سے نجات یافتہ ہے۔ اور نور بانور ہو کر فنا فی اللہ ذات ہے۔ فقیر حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور حضور ذات کی توحید کے نور کا عالم ہوتا ہے۔ اس کو دور بدور حافظ زبانی کہتے ہیں۔ یا دور بدور حافظ خزینۂ حقائق کہتے ہیں۔ ایسے فقیر کا قدم، روح، سر اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم روح سر اور حضور کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ ایسا عارف نظارۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کرتا ہے۔ اسے قبر جسم اور نفس سے کیا سروکار۔ جو شخص ان صفات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاک بوس ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یار ہے ؎

ہر مطالب طالبان را بالقا
ہر مطالب طالبان را شد لقا

حدیث۔ مَنْ لَّہُ الْمَوْلیٰ فَلَہُ الْکُلُّ۔ جس کا خدا اس کا سب کچھ۔

اہل حیا یار ہے۔ اور بے حیا اغیار ہے۔ عالم با معرفت یار ہے۔ اور جاہل بے معرفت اغیار ہے۔ دین محمدی یار ہے۔ اور کفر کافر دشمن اور اغیار ہے۔ قلب و روح یار ہیں۔ دنیا و نفس امارہ اغیار ہیں۔

دوست دشمن کی پہچان ضرورت کے وقت ہوا کرتی ہے۔ نانی اور زبانی دوستوں کا کیا اعتبار ہے۔ صرف ربانی اور جانی دوست ہی ہمدرد و ہمدم ہوتے ہیں۔ یار اور ہوتے ہیں۔ اور اغیار اور۔ گلزار اور چیز ہے اور خار اور چیز ہے۔ عمر ریت کی طرح ہے۔ اور وجود شیشے کی مانند اور سانس کی آمد و رفت ریت کی آمد و رفت کی طرح ہے

ان مراتب میں اس چشم کی آنکھ کھولنی چاہیے۔ یہ رمز ہے جسے اولیاء اللہ ہی پہچانتے ہیں ؎

خاکپائے آگاہ دریں است مارا آگاہ دوراں
متصل چوں شیشہائے ساعت ریگ رواں

؎ باہو ہرکسے راہ شناسد با آگاہ   احتیاجے نیست کامل را گناہ

کامل فقیر کی ابتدا اور انتہا تمامیت ہے۔ پس کامل فقیر اور درویش سے وہی چیز طلب کر جس کی تجھے ضرورت ہے۔

طالب کی نگاہ قرب اللہ پر ہونی چاہیے نہ کہ مرشد کے نیک و بد افعال پر۔ مرشد بمنزلہ دوکاندار ہوتا ہے۔ سوداگراں کو سودا درکار ہے۔ انہیں دکان کے کفر و اسلام سے کیا کام۔ حدیث اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَیَطْلُبُھَا وَلَوْ کَانَتْ عِنْدَ الْکَافِرِ جو مرشد دنیا، نفس اور شیطان کا مغلوب ہے۔ اس کا طالب سراسر گنہگار اور شرمندہ ہے۔

طالب باشد بود دل و جاں صفا !   پیر و مرشد یک بود نے جابجا

ہر ایک دروازے پر جانا کتوں کا کام ہے۔ جو طالب بے اعتقاد اور بے نصیب اور بے جمعیت ہو۔ اس کا یہ علاج ہے کہ پہلے اسے دنیا کے تصرف میں غرق کیا جائے" تاکہ وہ نفس مردہ ہو جائے۔ پھر غسل دے کر پاک کرے اور معرفت و دیدار میں لے جائے۔ جس مرشد کو اس قسم کی توفیق حاصل نہیں اسے دراصل فقیری راہ سے مس نہیں۔ مرشد ایسا ہونا چاہیے۔ جو طالب کے عقیدے کو درست اور اس کی ہر مشکل کو ایک لحظہ میں حل کر سکے۔ مرشد یقیناً مرید کو ایسی قوت عنایت کر سکتا ہے۔ جس کے سبب وہ ہر روز جمعیت میں بسر کر سکے اور بے اعتقاد نہ ہووے۔ ؎

بر در مرشد برو تا صبح و شام   تا ترا حاصل شود مطلب تمام
گر ترا باسر زند سر پیش نہ   آنچہ داری در رہ مرشد بدہ
گنج بخشد مرشد از فضلش عطار   شد نصیب طالباں وحدت خدا

مرشد شہباز صفت ہونا چاہیے۔ یہ اہل بدعت روباہ باز جیسی مرشد ہونے کے لائق نہیں۔ حدیث خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ جو کچھ صاف ہے۔ سے لے۔ اور جو میلا ہے

اسے چھوڑ دے۔

دل قلب، روح نفس اور شیطان ہر ایک طالب کے وجود میں اس طرح ملے ہوئے ہیں۔ جیسے خون اور جان۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کا وجود دودھ کی طرح ہے۔ جس طرح دودھ سے دہی چھاچھ سے مکھن اور گھی الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح مرشد کو لازم ہے کہ مرید کے وجود سے ساری چیزیں الگ کرکے دکھا دے۔ مطلب یہ کہ وجود میں نفس بادشاہ اور شیطان اس کا وزیر ہوتا ہے۔ پس نفس اور شیطان میں اس قسم کی جدائی ڈالنی چاہیئے۔ کہ پھر وجود میں شیطان نہ آسکے۔ اور جب نفس سے شیطان جدا ہوتا ہے۔ تو طالب اسی وقت اولیاء کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے اور اسے معرفت حاصل ہوتی ہے

فقر ز فرض است سنت زاں طلب اہل بدعت مرشد صفت از کلب

اللہ تعالے کے برابر نقش تیرے دل پر ہیں ان سب کو اسم اللہ۔ اسم للہ اسم لہٗ واسم ھُوْ۔ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے مٹا اور ان اسماء کو دل پر اس طرح جما جیسے کاغذ پر حرف کہ نہ حرف کاغذ سے جدا ہو اور نہ کاغذ حرف سے یہی حالت اسم اللہ ذات اور طالب کے وجود کی ہونی چاہیئے یکتا طالب کا وجود اسم اللہ ذات سے اس طرح ملنے چاہئیں۔ جیسے پانی دودھ یا کھانے میں نمک یا انگاری میں آگ۔ یا جسم میں جان۔ یا کٹھالی میں سونا۔ اس قسم کے مراتب اس شخص کو حاصل ہوتے ہیں۔ جو اسم اللہ ذات کی مشق یا تفکرات کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ اگر روئے زمین کے سارے عالم عال۔ فقیر کامل۔ فرشتے۔ عابد زاہد اور جن اور انسان جس قدر کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک ہوں گے ان سب کے اعمال۔ ثواب اور تمام ظاہری و باطنی عبادتیں جمع کی جائیں۔ تو اسم اللہ ذات کے تصور والے اور تفکر والے کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ عبادت سے یقین بہتر ہے۔

قولہ تعالے۔ خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ذات ای لِیَعْرِفُوْنَ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر عبادت کریں یعنے مجھے پہچانیں۔

اللہ کی معرفت عین عبادت ہے۔ حدیث تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ط

ایک گھڑی کی سوچ ہزار دو جہان کی عبادت سے بڑھ کر ہے ۔

تفکر تین قسم کا ہوتا ہے (۱) مبتدی کا تفکر ستر سالہ عبادت کے برابر ہوتا ہے۔ (۲) متوسط کا ہزار سالہ عبادت کے برابر (۳) منتہی کا تفکر تمام جنوں اور انسانوں کی عبادت کے برابر ہے

اس قسم کا صاحب تفکر صاحب حضوری۔ تجلئے انوار کے مشاہدہ میں غرق اور فنا فی اللہ ہو کر مشرف دیدار ہوتا ہے۔ ذات و صفات کے تفکر کو زمین و آسمان کے طبقات کے اوصاف نہیں پہنچ سکتے۔

اگر روئے زمین کے سارے دریا اور سمندر بلکہ جس قدر پانی ہے سب سیاہی بن جائے اور آسمان و زمین کے پردہ طبق کاغذ بن جائے۔ اور تمام نباتات کاغذ بن جائے اور جن و انسان اور فرشتے اور ساری مخلوق کاتب بن جائے اور قیامت تک اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح لکھتے رہیں تو بھی نہیں لکھ سکتے۔ ان مراتب کی قدر اس بات سے آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے ۔

کہ کامل مرشد اسم اللہ ذات سے توحید و معرفت منکشف کر دیتا ہے۔ اور طالب کو اسم اللہ ذات کے ذریعے لاہوت اور لامکان دکھلا دیتا ہے ۔

عیاں کن عسم را در بسم پنہاں کہ مگر دو الف در بسم پنہاں !

قولہ تعالیٰ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا کہدے کہ اگر میرے پروردگار کے کلمات لکھنے کے لئے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں سمندر ختم ہو جائیں گے۔ خواہ ایسے ایسے کئی اور سمندر بھی بطور سیاہی استعمال کئے جائیں ۔

جو شخص اسم ذات پڑھتا ہے۔ اسم اللہ اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ کامل مرشد کے نزدیک کیمیا اکسیر کا ہر ایک تصرف۔ حضور کا تصرف۔ قرب الٰہی حاصل کرنا۔ اور توجہ سے امیر کر دینا۔ کچھ بھی مشکل نہیں۔ جس طرح کہ پارہ جب تک کشتہ نہیں ہوتا کھانے کے لائق نہیں ہوتا۔ اور اسے سوائے کامل کیمیاگر کے کوئی کشتہ نہیں کر سکتا۔ خواہ ہوس جو اکسیر کے عمل سے ناواقف ہے سارا گھربار کیوں نہ برباد کرے ۔

اسی طرح طالب کبھی کامل فقیر نہیں بنتا۔ جب تک کامل مرشد اس کی دستگیری نہ کرے خواہ خلقت کی نظروں میں وہ کتنا ہی معزز محترم اور مخدوم کیوں نہ ہو۔

عامل شدی کامل شدی اکمل عجب گر شوی تو غوث و قطب سر ہوا
راہ فقر ش دیگر است قرب حضور ذات با ذات است زرش یافت نور

میں مقام پر تو پہنچے۔ اگر پانی پر چلے گا۔ تو تنکا ہے۔ اگر ہوا میں اڑے گا تو مکھی ہے کیونکہ ایسا کرنا بازیگری ہے۔ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعید ہے۔ اور بمنزلہ حجاب ہے۔ اور معرفت توحید سے روکتا ہے۔

کامل پیر و مرشد ایک ہی توجہ سے دونوں جہان کو ایک لحظہ میں طے کر لیتا ہے۔ اور ہاتھ میں لے آتا ہے۔ اور دونوں جہان کا تماشا ناخن کی پشت پر دیکھ لیتا ہے۔ اسے لکھنے پڑھنے اور قلم پکڑنے کی کیا حاجت ہے۔ یہ مراتب کچھ بھی مشکل نہیں۔ بلکہ بازی گری ہے۔ تو اسے نہ خریدا! اگر خریدے گا تو تو گاؤ خر ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کے لیے تصور کا نور درکار ہے۔ اور تصور نور مرشد جامع سے حاصل کرنا چاہیے جامع مرشد کا یہ کام ہے کہ وہ اسم اللہ ذات تصور سے طالب کو دیکھنے پہچاننے کے لائق اور مناسب چیز کو دکھا دیتا ہے۔ اور پہچنوا دیتا ہے۔ اور ایسی ولایت دکھاتا ہے۔ جو سراسر ہدایت ہے۔ جو وہم و خیال میں نہیں آ سکتی۔ اس کو وہی شخص جانتا ہے۔ جو نور کو پہنچ جائے اور نور بغیر جسم و جان ہے۔

واضح ہو کہ انسان عبادت اور آزمائش کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تو نفس پروری اور دنیاوی لذت و آسائش کے لیے یہ ہوس دل سے نکال دو۔ اور شیطانی حیلہ و محبت چھوڑ کر مولیٰ کی معرفت کا رخ کرو۔

قولہ تعالیٰ۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط۔ میں نے ایک طرف ہو کر زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی طرف رخ کیا ہے۔ اور میں مشرک نہیں ہوں۔

روئے خود آوردہ ام بار ہے تو نحن اقرب گفت با گفتگو
سخن زبان الہام شد وحدت کرم ہر کہ وحدت یافت آزمائیست علم

صاحب نظر عارف ہر طالب اللہ کو ایک لحظہ میں فقر و ہدایت بخش دیتا ہے۔ معرفت تصوّر نور اور قرب حضور کے سبب بخشتا ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ تصوّر کی ابتدا کیا ہے۔ اور انتہا کیا؟ تصوّر کیا ہوتا ہے؟ اور متوسط تصوّر کسے کہتے ہیں؟

تصوّر میں یہ تاثیر ہے۔ کہ جس طرف متوجہ ہو۔ اسے خدا رسیدہ بنا دیتا ہے۔ اگر غیب الغیب پر تصوّر کیا جائے۔ تو بلاشک و شبہ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یا کم از کم اللہ تعالٰے صاحب تصوّر پر مہربان ضرور ہو جاتا ہے۔ تصوّر سے قرب و حضوری الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ صاحب تصوّر کو وسیلہ، طریقہ اور راہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ راستے میں سراسر آفات و راہزنی ہوتی ہے۔

آہ! ارے احمق! مرشد سے ناظرات حاضرات طلب کر۔ کیونکہ تصور باطنی سے کسی شخص کی صورت اپنے تصوّر میں لا کر خواب یا مراقبے یا استخارے میں اس سے مدد لی جاتی ہے۔ جس سے یقین زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور باطنی تصرف بڑھتے بڑھتے ظاہری تصرف کی نوبت آجاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تصرّف میں کامل صاحب تصوّر یا صاحب زبر ہوتا ہے جو درمیانی حجابات کو اٹھا دیتا ہے۔

یقین بمنزلہ علم ہے جس کا محروم جاہل بے دین ہے۔ یقین تین قسم کا ہوتا ہے۔

اوّل۔ علم الیقین جیسا کہ علماء کو علم پر یقین ہے۔

دوسرا۔ حق الیقین۔ یہ مجذوبوں کا مرتبہ ہے۔ کہ عین کو عین سے دیکھ کر اپنے تن بدن سے بےخبر ہو جاتے ہیں۔ اور زیر و زبر کے تماشے کرتے ہیں اپنے تئیں نہیں دیکھتے۔

سوئم۔ حق الیقین۔ یہ محبوب عجائب مرغوب کا مرتبہ ہے۔ اس کے ذریعے طالبوں کا ہر ایک مطلب سنور جاتا ہے۔ کیونکہ حق الیقین میں حق سے حق پہنچتا ہے۔ اسے دیکھتا ہے پالیتا ہے اور ملتا ہے۔ لیکن اپنے تئیں بیچ میں نہیں دیکھتا۔ اپنے تئیں فنا کرتا ہے۔

کامل مرشد کی پہچان اور آزمائش یہ ہے۔ کہ طالب و مرید کی جمعیت کے لئے اسم اللہ کے حاضرات کے ذریعے زندہ۔ مردہ۔ جن و انسان اور فرشتوں کو مسخر کر کے ان کے حالات اسے دکھائے۔ تاکہ طالب تجلیات کے انوار دیکھ کر درست یقین بن جائے۔ اور اس کی حالت اَلۡمَرۡئِیُ لا یُرۡئِیُ کے مصداق

ہو جائے ۔

جس کو معرفت الٰہی کا خزانہ ملا ۔ فقیر سے ملا ۔ اور اس نے فقر کو اپنی تحقیق بنایا نہ کہ فقیر کو ۔

فقر اور فقیر میں یہ فرق ہے کہ صاحب مرتبہ فقر کو ہمیشہ حضوری کا مشاہدہ اور ذائقہ حاصل ہوتا ہے ۔ اور فقیر ہر وقت فاقے سے رہتا ہے ۔ اور مجاہدہ حیاتی سے حیات النبی زندگی اسے نصیب ہو جاتی ہے ۔ اور یہ مرتبہ "ہمہ اوست" کا ہے ۔ جس کی تاثیر یہ ہے کہ اسکے ذریعے تمام امت زندہ ہو جاتی ہے ۔ اور یہ مرتبہ ہمہ اوست کا ہے ۔ جو شخص حیات النبی کی زندگی کو زندگی خیال نہیں کرتا ۔ بلکہ موت جانتا ہے ۔ اس کے منہ میں خاک ۔ وہ خود دونوں جہان میں رسوا ہے ۔ وہ ضرور شفاعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہے گا ۔ ایسا شخص جھوٹا اور منافق شخص امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی نہیں ۔ حدیث ۔ الکذّاب لا اُمّتی ۔ جھوٹے میری امت ہی نہیں ۔ جو علم تصور اور تصرف سے بے خبر ہے ۔ وہ شقی اور بے دین ہے ۔ اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ حضوری کا مرتبہ بمنزلہ معراج ہے ۔ جس میں وہ ہر حالت میں دونوں جہان کے اندر زندہ ہیں ۔

جو شخص اخلاص اور یقین سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض کرے کہ یا رسول اللہ ! میری فریاد سنئے ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر صحابہ اور امام حسن وحسین رضی اللہ عنہم اسی وقت تشریف لا کر ظاہری آنکھوں سے زیارت کراتے ہیں ۔ اور فریادی آنجناب کی خاکپا کو سرمہ بناتا ہے ۔ لیکن بے اخلاص و بے یقین ۔ اگر دن رات بھی ورد وظائف ادا کرتا رہے ۔ تو حدود حجاب میں رہے گا ۔

مرشد کامل باطنی طریق پر جناب سرور کائنات کی مجلس میں پہنچا سکتا ہے ۔ اس حقیقت کو احمق اور مردہ دل کیا جانے ۔ خواہ وہ عمر بھر علم کا مطالعہ ہی کیوں نہ کرتا رہے ۔

واضح رہے کہ جو طالب مردود اور مرید مرتد کی طرح کبھی اپنے پیر و مرشد کے کہنے پر اعتبار نہ کرے ۔ اور معرفت الٰہی اور وصال حضور کا یقین نہ کرے ۔ اس کا یہ علاج ہے کہ اس بے دین بے یقین کو حضوری اور شرف لقا کی دوائی دی جائے ۔ تاکہ یقیناً دیکھے اور صاحب وصال ہو جائے ۔ اگر ایسا نہیں ہوگا ۔ تو رجعت میں پڑ کر معرض زوال یا طالب دنیا میں پھنس جائے گا ۔ یا زن مرید اور نفس پرست ہو جائے گا ۔

جو شخص راہ فقر میں قدم رکھ کر پیر و مرشد کو وسیلہ اور یقین کو توشہ بناتا ہے۔ تو پیر و مرشد بھی ہر وقت اس کا اسی طرح نگہبان رہتا ہے۔ جس طرح ماں شیر خوار بچے کی۔ یقیناً رد کا لڑکا ہی ہے۔ خواہ وہ بچی ہی کیوں نہ ہو۔ جس شخص کو اس راہ میں درد حاصل نہیں وہ مرد ہی نہیں۔

حدیث۔ طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ۔ دنیا کا طالب مخنث ہے۔ اور عاقبت کا طالب مونث ہے اور مولیٰ کا طالب مذکر ہے۔

قادری طالب یا مرید جب سات دن کا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب دل پر لگاتا ہے۔ تو اس کے ساتوں اعضاء سر سے قدم تک ذاکر اور منور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک ہفتے کے بعد ہمیشہ کے لئے اسے مشاہدہ حضوری حاصل ہو جاتا ہے۔

طالباں مدعی شیطان صفت
در شکایت با حکایت معرفت

جب کامل مرشد طالب کو علم دعوت کی تلقین کرتا ہے۔ تو اسے پورا یقین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ علم دعوت طالب کے لئے جینی تا ہے اور ہر مشکل کام کو حل کرنے والا ہے۔ اس واسطے کہ علم دعوت امر غالب ہے۔ اس سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص علم دعوت پڑھتا ہے تمام مخلوق اس سے گفتگو کرنے لگتی ہے۔ چنانچہ اگر جنگل میں جائے تو تمام نباتات اسے کہتی ہے کہ اے ولی اللہ! مجھے لے لے کیونکہ کیمیا اکسیر کی بوٹی ہوں مجھے پکانے ہوئے تانبے میں ڈالنا تو سراسر تانبا سونا بنا دوں گی۔ اگر قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے۔ تو اسم اعظم کو آواز دیتا ہے۔ کہ اے ولی اللہ! میرا ورد کر تا کہ تیرے سارے مطلب بر آئیں۔ کیونکہ میں جمعیت کی ہوں۔ اور جمعے کے نیک اور سعد گھڑی آواز دیتی ہے کہ اس وقت جو مانگے سو پائے۔ اگر پہاڑ پر جائے تو ہر پتھر کے ٹکڑے سے آواز آتی ہے۔ کہ اے ولی اللہ! میں سنگ پارس ہوں۔ چونکہ میں سنگریزوں میں پڑے ہوئے میری کچھ قدر و منزلت نہیں۔ اس لئے مجھے اٹھا کر لوہے سے لگا تا کہ میں اسے سونا بنا دوں۔

جو شخص اس طرح کا علم دعوت پڑھتا ہے۔ اور تعریف تصور نہیں جانتا۔ وہ سراسر احمق ہے۔

جو شخص علم دعوت پڑھتا ہے۔ وہ لا احتیاج ہو جاتا ہے۔ اور دونوں جہان کی چیزیں اس کے قبضے میں آجاتی ہیں ◆

علم دعوت کی انتہا عامل کے لئے بمنزلہ معراج ہے۔ اور ناقص کے لئے استدراج جو شخص مرشد کامل سے عنایت کا گنج غیبی اور ہدایت کی معرفت لاریبی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسے مرشد کامل توجہ سے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ اور پھر تصرف سے واپس لے آتا ہے۔ حالانکہ زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ بعض تو بسبب حرص و ہوا خاموش رہتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ اہل مکر کا مرتبہ مردود ہے۔ یعنی اس کی جڑ پر خطر ہے۔ مگر اہل معرفت کا مراقبہ نیک ہے۔ یعنی وہ ذات سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس راستے میں ایسی آنکھ ہونی چاہیے۔ جو جھٹ تمیز کر جائے کیونکہ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ نہ ڈر اور نہ غم کر۔ صرف ان عاشقوں کے لئے ہے۔ جو انتہا کی انتہا پر پہنچے ہوئے ہیں۔ جو شخص فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے۔ اسے ہدایت و بدایت یاد نہیں رہتی۔ زاہد دوزخ کے خوف سے ڈر رہا ہے۔ لیکن عاشق ہمیشہ اشتیاق میں مسرور رہتا ہے۔ عالم علم پر مغرور ہے۔ اور فقیر نور حضور میں غرق ہے یہ اس عالم و فاضل کی تردید ہے۔ جس نے علماء کے علم کو حاصل کر لیا ہے۔ اس مرتبے پر وہی شخص پہنچتا ہے۔ جس پر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کسی کامل ولی اللہ کی ظاہری و باطنی توجہ ہو۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر اور ولی اللہ سے علماء کو فیض حاصل ہوا کرتا ہے۔ لیکن علماء کا یہ حال ہے کہ وہ فقیروں کو دیکھ کر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور حسد کے مارے انہیں دیکھنا تک پسند نہیں کرتے۔ خواہ فقیر صاحب علم و حلم ہی کیوں نہ ہو۔ اور قرآن و حدیث ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء کہتے ہیں۔ کہ ہم دریا کی لہر ہیں۔ اور فقرا کہتے ہیں کہ ہم عین دریا ہیں ؎

نہ خودیم نہ خدائیم نے از خدا جدائیم

پس علماء اور فقرا دونوں حق بجانب ہیں۔ ابتدا میں علماء اور انتہا میں فقرا۔ بغیر علم کے کوئی بھی خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔

اے جاہل! احمق بے حیا! جاہل اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو کسی چیز کو اللہ تعالیٰ سے بہتر جانے ◆

غرق فی التوحید گشتم ذات نور   گم شدم زاں قطرہ شد در حضور
تا توانی خویش را از خلق پوشش   عارفاں را کے پسند ایں خود فروش

فقیر کے سر پر اللہ تعالیٰ کا اسم ہے۔ پس اس اسم کی تعظیم و تکریم کر۔ خواہ فقیر کی صورت دیوار پر ہی ہو۔

اور علماء کے سر پر علم کا نام ہے۔ اور علم سے مراد اسم اللہ ذات کا جاننا اور پالینا ہے۔

قرآن شریف کی سب سے پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقرأ باسم ربک الذی خلق ط۔ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھ۔ جس نے مخلوقات کو پیدا کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سارا قرآن شریف اسم اللہ کی شرح اور تفسیر ہے۔ جو شخص بات کی کنہ سے اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اس سے کسی قسم کا علم بھی مخفی نہیں رہتا۔ یقین ہے کہ ایسا شخص تمام جہان کو نظری توجہ سے توفیق فیض۔ باطنی تحقیق حضور اور معرفت الا اللہ کی معرفت اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرا سکتا ہے یعنی حضوری معرفت قرب باجمعیت اور الٰہی خزانوں کی ہدایت و ولایت کم حوصلہ۔ خادم خام اور مرید ناتمام کے وجود میں نگاہ رکھنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ خام کا وجود کچے برتن کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ سو مرشد کو چاہئے کہ پہلے اس کے کچے وجود کو توجہ نظری سے پختہ کرے اور پھر اسے حضوری میں پہنچائے تاکہ ٹوٹ نہ جائے۔

شادی است نہ فرزند ہر کہ خورسند است
پدر و مادر را ایام غم فرزند است

علم سراسر قیل وقال اور گفت وشنید اور حجاب اکبر ہے۔ جو معبود کی معرفت سے باز رکھ وجود میں غرور پیدا کرتا ہے۔ جو شخص یہاں پہنچ کر نفس کو چھوڑ دے۔ اس میں خودی اور خود پرستی نہیں رہتی۔ جو شخص اس مرتبے پر پہنچتا ہے۔ اسی کو معلوم ہوتا ہے۔ اور عین کو عین سے پڑھتا ہے۔ پھر اسے علوم کی ضرورت نہیں رہتی۔

اے عالم ناداں کہ ترا از علم غروری   نزدیک تو معبود ترا زد سے دوری
کشاف و ہدایہ گرچہ بسے خوانی   تا خدمت خاصاں نکنی ہیچ ندانی

حدیث سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ آیو قوم کا سردار فقرا کا خادم ہوتا ہے۔ جب سرداروں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ فقیروں کے خادم ہوتے ہیں تو دوسروں کی کیا ہستی ہے کہ فقیروں اور درویشوں کے آگے دم ماریں۔

واضح رہے کہ اللہ تعالٰے قدیم ہے۔ اور قدیم کو زبان قدیم سے یاد کرنا چاہیئے چشم قدیم سے دیکھنا چاہیئے۔ قدیمی کانوں سے سننا چاہیئے۔ قدیمی زبان۔ آنکھ اور کان۔ اور دل اور قلب و روح ہیں۔ کہ علم با تصدیق پڑھتا ہے۔ اور قرآنی آیات پر زبان سے اقرار کرتا ہے۔ نہ تو اقرار میں ثابت قدم ہے۔ نہ تصدیق میں زندہ دم۔ ایسے بے معرفت علم پڑھنے سے بجز دنیاوی روزگار کے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

علم تعلق گوشت کے ٹکڑے یعنی زبان سے اقرار کرتا ہے۔ اور علم تصدیق با عیان نفس فنا۔ قلب زندہ۔ روح لقا۔ حضوری با ادب و با حیا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ وہی عالم باللہ اور عالم ولی اللہ ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ اللہ تعالٰے قدیم ہے، قدیم کو قدیمی زبان سے یاد کرنا چاہیئے۔ اور قدیمی زبان سے اس سے ہمکلام ہونا چاہیئے۔ قدیمی آنکھ سے دیکھنا اور پہچاننا چاہیئے۔ اور قدیمی کانوں سے سننا چاہیئے۔

زبان قدیم دل ہے۔ اور قلب چشم قدیم روح ہے۔ اور گوش قدیم سر ہے۔ پس غفلت کی روئی اگر گوش قدیم میں نہیں بھرنا چاہیئے۔ اور قدیمی مراتب کو اس آیت سے دیکھنا چاہیئے۔ قولہ تعالیٰ۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اور وہ تمہارے اندر ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔

یہ آیت صادق قول۔ حاضر۔ اہل توفیق۔ اہل تحقیق۔ اور اہل تصدیق کے بارے میں ہے۔ عالم زبانی جو نفس کی قید میں مبتلا ہے۔ اور خطرات شیطانی میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے علم باطنی کی کیا خبر! وہ تو مادر زاد اندھا ہے۔ جو قیل و قال اور شور و شر کے مرتبے میں ہے۔ ان مردہ دلوں بے حیاؤں بے معرفت اشخاص سے ہم صحبت و ہمکلام ہونے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ بظاہر انسان اور بباطن حیوان ہیں۔ اور معرفت الٰہی سے مطلق ناامید ہیں۔ جب آخری زمانہ ہو گا۔ تو اولیاء اللہ اور عاشق و طالب نہیں ہوں گے۔ جو ولیوں کا منکر ہے وہ بے نصیب اور پریشان ہے۔

فقیر کے تین مراتب ہوا کرتے ہیں۔ پہلا مرتبہ علم جس سے اسے اَلْعُلَمَآءُ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ کا خطاب ملتا ہے۔

دوسرا مرتبہ اولیاء اللہ کا۔

تیسرے مرتبے میں زندہ جان اور فرحت الروح کا خطاب ملتا ہے۔ اس وقت وہ لامکان میں ہوتا ہے۔

پیر و مرشد کے پاس دن رات شکوہ اور شکایت و گلہ اور حکایت نہیں کرنی چاہیے۔ مرشد اہل نفس کو اس شکوہ و شکایت سے نکال کر لانہایت میں لے جاتا ہے۔ اور جب نفس مقام نور میں پہنچتا ہے۔ تو سو سو شکر بجا لیتا ہے۔ اور طرح طرح کی نعمتیں کھاتا ہے۔ اور شہد اور دودھ پیتا ہے۔ اطلس زیب تن کرتا ہے۔ ان باتوں کو عجیب خیال نہ کرو۔ ایسے لوگ ظاہر میں غافل اور باطن میں ہشیار ہوتے ہیں ؎

آں علم دیگر بود باشد حضور آں علم نور است زاں کل شعور

وہ لوگ بڑے ہی غافل ہیں کہ تھوڑا سا علم اور عقل حاصل کر کے اہل کل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

کامل فقیر کو ظاہری و باطنی علم کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور قرب الٰہی اور حضوری بھی وہ کل میں جزو کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ مراتب لامحتاج فقیر کے ہیں۔ جو ایک ہی نگاہ سے زمین کی ساری مٹی کو سونا چاندی بنا دیتا ہے ؎

ہر از پیر طریقت نصیحتے یاد داشت
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

؎ دولت ابلہاں داند و نعمت بہ خراں ما ایں زمانہ تماشا نگراں

واضح رہے کہ یہ مراتب بھی انسان جیتا کر جسم سے نکلے اور پھر جسم میں آجائے اور اپنی صورت خود دکھائے۔ اور اپنے آپ سے آپ نکل آئے۔ لیکن اس صورت و شکل کو تحقیق کرنا مشکل کام ہے۔ کیونکہ یہ صورت حسب ذیل ہو سکتی ہے۔

صورت نفس۔ صورت۔ صورت شیطان۔ صورت خناس۔ صورت وسوسہ و خطرات صورت وہم و خیال۔ صورت مشاہدہ احوال اور صورت استدراج۔ جزئیت ان میں سے یا تو وہ صورت جمال الٰہی کی ہوگی یا صورت قلب و روح کی یا وہ ذکر سلطان

کی صورت ہے۔ جو دریا کی لہر اور طوفان نوح کی طرح ہے۔ یا وہ مرشد فنا فی اللہ کی صورت ہے۔ جو وسیلہ دیدار ہے۔ یا وہ صورت دنیاوی دھوکا دینے والی ہے۔ سو ان صورتوں کی تاثیر و لذت اور نیک و بدخصلت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر معلوم کرنی چاہیے۔ اور ساتھ ہی یہ تسبیح بھی پڑھنی چاہیے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر اس صورت پر پھونکنا چاہیے، اگر ایسا کیا جائے گا۔ تو وہ صورت ہمکلام ہوگی۔ اگر غیر ہے تو گم ہو جائے گی۔ اگر خاص ہے تو قائم رہے گی۔ اور قرب وصال کا وسیلہ بنے گی۔ اگر باطل ہے تو فوراً زائل ہو جائیگی۔

یہ طریقت کا مقام ہے۔ اس مقام میں بعض طالب و مرید دیوانہ اور مجذوب بن جاتے ہیں۔ اور بعض سر داڑھی منڈا ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ بے نور و بےحیا اور معرفت الٰہی سے محروم رہتے ہیں اور بعض بدعتوں میں مبتلا ہو کر قرب و حضوری سے ناکام رہ جاتے ہیں۔ بعض تارک الصلوٰۃ بن کر فنا فی اللہ ذات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بعض غلبات جذب میں آکر مر جاتے ہیں۔ اور بعض دریا میں غرق ہو جاتے ہیں۔ بعض آگ میں جل جاتے ہیں بلکہ بعض شرک و کفر میں پڑ جاتے ہیں۔ اور جو کچھ منہ میں آتا ہے۔ بک دیتے ہیں۔ اور جو کچھ ملتا ہے۔ کھا لیتے ہیں۔ اور حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتے حالانکہ وہ اہل فساد و فتنہ ہوتے ہیں لیکن پھر بھی اپنے تئیں تارک الدنیا کہتے ہیں۔ اس شیطان فرقہ پر لعنت ٭

اس راہ کی اصل اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ کہ صاحب تصور کو ابتداء و انتہا میں افعال و اقوال اور احوال میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص یہ راہ نہیں جانتا۔ وہ شروع اور انجام میں خلاف شرع اور با زوال ہے ؎

ہر لذتے باز دارد حق بنور لذت نور است بالذات حضور

حضور و معرفت کے نور کی لذت دو نو جہان کی لذتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس سے روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے جسے یہ لذت حاصل نہیں۔ وہ انسان ہی نہیں بلکہ حیوان بدتر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے بےخبر اور غافل ہے ؎

اے صاحب علم غافل! امارہ کو نفس دنیا کی طلب میں ہوتا ہے۔ اور قلب

زندگی میں بیدار ہے۔ اور روح دیدار کی طلب کرتا ہے۔ پس تجھے ان تینوں میں سے کون سی چیز درکار ہے اور پسند ہے۔

قرآن شریف میں حکم ہے۔ کہ نفس و دنیا کو چھوڑ دو۔ اور شیطان کو اپنا دشمن سمجھو۔ اور اس سے چوکنے اور چوکس رہو۔

فقیر اس واسطے کامل اور حق شناس ہے کہ وہ شریعت اور قرآن کے موافق دنیا نفس اور شیطان کے مخالف ہے۔ تجھے ان میں سے کونسا پسند ہے! اس کا جواب یہ دو۔ کہ اللہ تعالٰے بس باقی ہوس ؎

طالب وصل شدن غائب کرتہ نظری است
دوست در دل چو مقیم است چہ ہجراں چہ وصال

جو مرشد حاضرات اسم اللہ سے فنا فی اللہ۔ حاضرات اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فنا فی الرسول اور حاضرات فقیر و شیخ سے فنا فی اللہ اور ولی اللہ ہے۔ اور قرب معرفت اور حضوری ظاہرا طوار پر دکھا دینے والا ہے۔ وہ ہرگز ذکر و فکر مراقبے اور ورود وظائف میں مشغول نہیں کرتا۔ صرف ایک ہی توجہ سے یکبارگی حضور الٰہی میں پہنچا دیتا ہے۔ اسے حضوری کے سوا کوئی راہ نہیں آتی ؎

بے حضوری ہر طریقت رہزن   مرد مرشد برد خاطر انجمن
گر تو خواہی معرفت اہل از وصال   چشم پنہاں دار سم کن اندال
در مقام لی مع اللہ میرسید   مے شود تجرید و تفرید و توحید!
فیض فضلش یافتم از مصطفےؐ   شد وجودم نور از اسم خدا
ہر کہ منکر از خدا و از نبیؐ   آں شود مرتد و مردود و شقی
باہو ہمراز خدا ایں راہ نما   گر بیابی طالبے چشم لقا

طالبوں میں سب سے بدبخت بے اخلاص اور بدکار وہ ہے۔ جو آخر کار مرشد کی خدمت میں بے ادب اور مدعی ہو۔ خدمت کے سال مہینے اور دن گنے۔ اور عمر بھر با ادب نہ رہے۔ ایسا شخص تمام مراتب، مطالب سے محروم رہتا ہے۔

مرشد اسم اللہ ذات کے تصور یا عمل دعوت قبور سے ہر روز طالب کو ایک خاص مقام حاصل کرا سکتا ہے۔ اور بغیر مجاہدہ و تکلیف تصرف عنایت کر سکتا ہے

واضح رہے کہ فقیر اور فقر کے طالب کے ابتدائی دو مراتب ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ روئے زمین پر مشرق سے لے کر مغرب تک اور جنوب سے لے کر شمال تک اور قاف سے لے کر قاف تک جس قدر خزانے، جن انسان۔ حیوان۔ چرند، پرند وغیرہ ہیں۔ ان سب پر تصرف اسے حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ وہ سلیمانی سلطنت کو فانی جانتا ہے۔ اس لئے دنیا کی بادشاہی اختیار نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک دم کی حضوری ہزارہا بادشاہیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

دوسرے یہ کہ مفلس و گدا۔ کو پہلے ہی روز توفیق توجہ سے ساتوں ولایتوں کی مسند پر بٹھا دیتا ہے۔ اور جس بادشاہ کو چاہے معزول کر سکتا ہے۔ یا قائم کر سکتا ہے۔ اس قسم کی خدمات اہل حضوری و فنا فی اللہ فقیر کے ذمے ہوا کرتی ہیں۔ جس شخص نے بغیر محنت و مشقت خزانے اور بادشاہی کا قبضہ حاصل کیا۔ فقیر اللہ سے کیا۔ اور فقیر کو ہمیشہ اپنا رفیق بنایا۔

واضح رہے کہ علم کیمیا کا ہنر فقیر کے ہاتھ ہوتا ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ یہ مثل مشہور ہے کہ جس نے وجود میں کیمیا کے علم کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ وہ مہوس بے نصیب بن جاتا ہے شاید وہ کسی ترکیب سے یہ حاصل کرے۔ لیکن یاد رکھو کہ وہ بخیل۔ رقیب مطلوب نارسیدہ شوخ بے حیا۔ طلب کیمیا کے رنج و افسوس میں جان کھپاتا ہے۔ اور آخر کو یاس و امان لے کر قبر میں آ سوتا ہے۔

یہ علم فقیر اولیاء اللہ کی نظر میں بالکل آسان و سہل ہے۔ لیکن تمام دنیا کا مرتبہ اس واسطے نہیں دیتے کہ کہیں اللہ تعالےٰ سے باغی نہ ہو جائیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۲۷ سورہ الشوریٰ۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا رزق وسیع کر دے۔ تو روئے زمین پر باغی ہو جائیں گے۔ لیکن وہ اپنی مرضی کے مطابق رزق عنایت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جاننے والا اور آگاہ ہے

علم کیمیا کی چاٹ جاہل کے لئے بمنزلہ زحمت اور کیمیاگر جان کا بیری اور ایمان کا دشمن ہے۔ کیمیاگر ہمیشہ حیران و پریشان رہتا ہے۔ اس کا ہم مجلس وسوسہ شیطانی ہے۔ اصل کیمیا ایک ہی دعا ہے جو اس سے زیادہ طلب کرتا ہے۔ وہ جاہل ہے اور علم کیمیا میں ناکمل ہے ۔

کیمیا ہنر است من ہادی کرم ہر کہ بیند روئے من زاں رفتہ غم
کیمیا ہنر است من رہبر خدا مے شناسم طالباں لائق لقا
کیمیا ہنر است من دائم کمال ہر کمالے را بود آخر زوال
کیمیا ہنر است من در دل شناس نیک و بد را مے شناسم بالباس
نظر ازل ابد باشد آہ آہ با نگاہش با دلیلش یافت راہ
ہر علم را در عمل آوردہ ایم ہر تصرف خوردہ با خود بردہ ایم
نفس را رسوا کنم بہر از خدا بر ہر درے قدم زنم بر از خدا

واضح رہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں کیمیا دان عارف باللہ ہوں وہ ہرگز نہیں ہوتا جو شخص در اصل کیمیاگر اور عارف باللہ ہوتا ہے۔ وہ جس پر مہربان ہوتا ہے اسے دکھا دیتا ہے۔ طالب صادق اور جاں نثار کو اس سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ کم حوصلہ کو اس سے واقف کرنا موجب زوال اور سراسر خطا ہے۔

شرح حاضرات اسم اللہ ذات اور حاضرات کلمہ طیبہ متبرکات

جس کا نفس فاقے سے عاجز آگیا ہوں۔ اور طاعت کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی قضا و قدر پر اسے یقین ہو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے۔ چنانچہ اس بارے میں حدیث ہے۔ مَنْ جَاعَ وَلَمْ یَسْئَلْ فَدَخَلَ النَّارَ جسے بھوک لگے اور سوال نہ کرے۔ وہ دوزخ میں پڑے گا۔

قولہ تعالےٰ۔ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ سائل کو مت جھڑکو۔

جہان بھر کو اپنے پاس حاضر کرنا اور تمام مخلوقات کے سارے دفاتر کو ظاہر کرنا کلمہ طیبہ کے حاضرات سے ہو سکتا ہے۔ نیز اس سے دونوں جہان کا تماشا پشت ناخن پر دکھا سکتا ہے یا ہاتھ کی ہتھیلی یا روشن دل کے آئینے میں۔ نیز ماضی کے حقائق اور زمانہ آئندہ کے احوال اسم اللہ ذات کے حاضرات کے مدد سے منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور اسم اللہ ذات سے تمام بدن اور قلب وغیرہ نور بن جاتے ہیں۔

یہ جمعیت کا انتقال یا وصال اور نعم البدل بعض کو ظاہر میں بطور تحقیق اور باطن میں

بطور توفیق حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض کو باطن کی دید کی توفیق اور ظاہر میں مرتبہ تحقیق حاصل ہے۔ اور بعض کے لئے ظاہر و باطن دونوں یکساں ہوتے ہیں۔ جن کی یہ حالت ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالٰے سے خواب، مراقبہ اور موت کی طرح یکتا ہوتے ہیں۔ یہ مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے ہیں ان پر تعجب نہ کر۔ اور غیب پر انکار نہ کر کیونکہ یہ غیب قرآن شریف سے ہے۔ جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں۔

قولہ تعالٰی۔ الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں یہ ان پرہیزگاروں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

اسم اللہ ذات کے حاضرات کے آزمانے کی خاطر صاحب حاضرات جب قبرستان میں جاتا ہے۔ تو قبرستان کی تمام روحیں اس کے سامنے آ حاضر ہوتی ہیں۔ اور اس سے ہم کلام ہوتی ہیں۔ اور اسے قبروں کے حالات سے منکشف ہوتے ہیں۔ اور ان کا بدبخت یا نیک بخت ہونا اس پر واضح ہو جاتا ہے۔

اس غیب پر تعجب نہ کر اور نہ اس کو غیب خیال کر۔ ورنہ تو شرمندہ اور خوار ہوگا۔ یہ غیب قرآن شریف سے ہے۔ جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔

قولہ تعالٰی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ۔ جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ ڈرتے ہیں۔ انہیں کے واسطے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اسم اللہ ذات کے ذریعے تمام جہان کے علوم معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن نص اور حدیث پڑھتا ہے۔ جس شخص کو اس پر اعتبار نہیں وہ خناس اور خبیث ہے۔

نیز حاضرات اللہ کے وسیلے ازل سے ابد تک کی تمام روحیں معائنہ کرتی ہیں۔ حاضرات کئی طرح کے ہیں۔ چنانچہ حاضرات ذات بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات صفات بھی حاضرات حیات بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات ذات بھی۔ حاضرات نفسانی بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات جزئیت یا [illegible] بھی۔ حاضرات دفع شیطانی، حاضرات طبعیت طبقات تا بہ زمین حاضرات نفس۔ قلب روح اور سر بھی ہوتے ہیں۔ اور تمام عالم اعلیٰ اور ادنیٰ

حاضرات کا منکشف ہونا۔ اس نقش کے طے کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ کامل شخص اس نقش سے خزانے کا تصرف اور تمام مطالبات بغیر محنت دکھاتا ہے۔

تصرف حاضرات اللہ حاصلات جمعیت	علم غیب خدا میداند خاصہ بندگان نور را	معرفت جمعیت لِلّٰہِ حاضرات
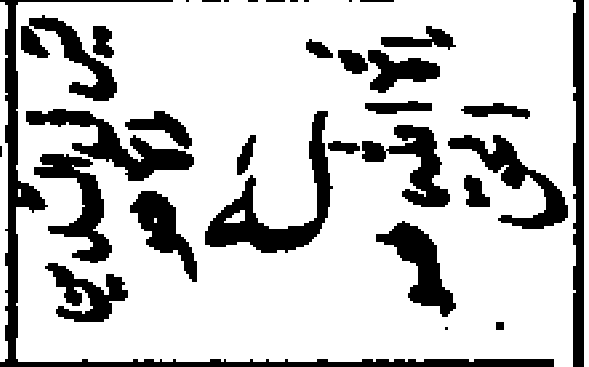	عالم الغیب والشّھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم	
تصرف جمعیت اَللّٰہُ معرفت حاضرات	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ	جمعیت حاضرات لِلّٰہِ معرفت تصرف

اے طالب! جلدی آکر میں تجھے دیدار سے مشرف کروں۔ کیونکہ اللہ تعالٰے اور بندے کا درمیانی حجاب کوئی سد سکندری نہیں۔ اے نفس پرست و اہل حرص! اس اس پر انکار نہ کرنا۔ اور معرفت الٰہی قرب و حضوری اور دیدار خدا کا منکر نہ ہونا۔

اللہ ز شہ رگ نزدیک چوں گوئید دور بایاں بینم کہ دائم باحضورم!
غیر مخلوق است صورت بے مثال معرفت توحید حاصل شد وصال

مجاہدہ اور ریاضت سے وصال کا حاصل کرنا نہ سالوں میں ہوتا ہے۔ نہ مہینوں میں نہ ہفتوں میں نہ دنوں میں۔ بلکہ حاضرات سے مرشد کامل ایک گھڑی میں کرا دیتا ہے۔

فقر کی ابتدا اور انتہا سراسر معرفت ہے۔ قرب اور حضوری ہے۔

صادق طالب کی دو علامتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مرشد کے نیک و بد اعمال کا خیال نہ کرے دوسرے ثواب و گناہ کو نہ دیکھے۔ ایسے طالب کو مرشد یکبارگی معرفت و قرب الٰہی کو پہنچا دیتا ہے واضح رہے کہ علم کیمیا اکسیر اور علم کیمیا دعوت تکثیر طالبوں کو گمراہ کرتا ہے۔ کیونکہ معرفت الٰہی سے باز رکھتا ہے۔ اگرچہ دیگروں کی نگاہوں میں یہ منفعت بخش اور موجب ثواب ہے لیکن عارفوں کے لیے بمنزلہ حجاب ہے۔

حدیث۔ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔ جس کا خدا اس کا سب کچھ قولہ تعالٰی حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی بِاللّٰہِ ہے

بر رسد علم عالمم کامل فقیر! کُل ببر در حکم مرشد روشن ضمیر

طلب محبت اور شوق! تینوں مراتب ہیں۔ محبت منصب ہے۔ طلب مراتب ہے اور شوق عنایت۔

پس طالب طلب میں قدم رکھے تو اسے لذت نفس، حرص دنیا۔ اور معصیت شیطانی کو تین طلاق دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں مصائب ایسے ہیں۔ جن کا جدا ہونا مشکل ہے نفس امارہ سے اہل دنیا میں فرعونی غرور، قارونی بخل شدادی شقاوت اور نمرودی رسوائی اور فتنہ آجاتا ہے۔

کامل مرشد وہ ہے جو طالب کے تمام مطالب حل کرے۔ اور اہل شوق کو ملک شوق سے عین عنایت منکشف کرے۔ اور لقاء دکھائے۔

یہ تینوں باتیں حسب ذیل تین مراتب سے حاصل ہوتی ہیں۔

اوّل۔ مرتبہ فنا فی الشیخ۔ کہ جب شیخ کی صورت سامنے آجاتی ہے۔ تو جس طرف نگاہ کرتا ہے سامنے تصور شیخ کے مراتب نظر آتے ہیں۔

دوسرا۔ مرتبہ فنا فی الرسول۔ جب اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصور میں آتا ہے تو جس طرف نگاہ کرتا ہے۔ اسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق صادق بن جاتا ہے۔

تیسرا مرتبہ۔ فنا فی اللہ کا ہے۔ جب اسم اللہ کا تصور درست ہو جاتا ہے۔ تو نفس بالکل مر جاتا ہے۔ اور جس طرف نگاہ کرتا ہے اسم اللہ تجلیات کے بے شمار انوار اسے نظر آتے ہیں۔ اسے لامکان کہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ غیر مخلوق ہے۔ ازل و ابد یا دنیا و عقبیٰ اور بہشت سے تشبیہ دینا موجب کفر و شرک ہے۔ مومنوں اور عاشقوں کو دیدار وصال لامکان میں ہوا کرتا ہے۔ اس سے بدن میں نور اور روح میں رحمت آجاتی ہے۔ جس وقت اور جہاں دیدار ہوتا ہے۔ اس کی مثال نہیں دے سکتے۔ جو عاشق دیدار کر لیتا ہے۔ وہ مستی ہشیاری میں دیکھتا رہتا ہے۔ اور اپنی ہستی سے بیزار ہو جاتا ہے کتنا ہی وہ دیکھتا رہے کبھی سیر نہیں ہوتا بلکہ ھل من مزید ہی پکارتا ہے۔ یہ راہ معرفت توحید۔ تفرید اور تجرید کے ہیں۔ جو کہ عین فنا۔ عین بقا۔ اور قرب حضوری ہے جب مرشد میں اس قسم کی ترقی ہوتی ہے اس کے لئے تو مرید اور طالب کرنا جائز ہے

اور جسے یہ راہ معلوم نہیں ان کے پیچھے بغیر غلطی ہے ست۔

ذکر یک شوق است بخشد حق لقا　　ذاکراں را رزق فی اللہ باخدا
ذکر یک نور است بخشد حق حضور　　کے برند ایں ذاکران بے شعور
باذکر ذاکر شود صاحب نظر　　کے برند ایں ذاکران گاؤخر
ذاکراں را شد حیاتی بر دوام　　ہم صحبت پیغمبرے شد والسلام

حدیث ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ قَبْلَ کُلِّ فَرْضٍ۔ تمام فرضوں سے پہلا فرض ذکر الٰہی ہے یعنی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا۔

کامل مرشد وہ ہے کہ خود ابتدائی مرتبے میں ہو۔ لیکن طالبوں کو انتہائی مقام میں پہنچادے۔

نیست طالب آنکہ باشد بے وصال
نیست مرشد آنکہ دائم باوصال

مرشد عین نما ہوتا ہے۔ عین دکھاتا ہے۔ اور عین ہی فرماتا ہے۔ کہنے اور دکھانے میں فرق ہے۔ وہ طالب کو جان کنی۔ قبر لحد۔ منکر نکیر کے سوال۔ حشر گاہ۔ قیامت پل صراط سے گذرنا بہشت میں داخل ہونا۔ حور و قصور کو دیکھنا۔ لقائے الٰہی کی نعمت کا چکھنا اور حیات و ممات کے تمام مراتب، خواب یا مراقبہ یا آنکھ یا دلیل قطعی یا آگاہی یا حاضرات یا ناظرات یا مشاہدات جمعیت اجمال سے دکھا سکتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرشد خواہ کتنا ہی کامل ہو۔ جب تک کچھ دیکھ نہ لے۔ اس پر یقین نہ کرے۔ اگر کرے تو خام ہے اور مرشد بھی اگر طالب کو یہ سب کچھ نہ دکھائے۔ تو نامرد اور ناکمل ہے۔

واضح رہے کہ کامل مرشد اور مکمل طالب یا مرید کو حاضرات اسم اللہ ذات سے ہی ایک گھڑی میں حضور داخل کر دیتا ہے۔ اور اس کے تمام مطالب بر لاتا ہے

واضح رہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کُنْ فَیَکُوْنُ سے پڑھتا ہے۔ وہ عالم اولیاء و واصل فقیر ہے۔ کلمہ طیبہ ہر علم کی چابی ہے۔ اس سے ہر ایک تالا کھل سکتا ہے۔ اور سارے علوم منکشف ہو سکتے ہیں۔ کلمہ طیبہ ام العلوم ہے۔ اس سے معرفت اور قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یہ حی قیوم کی زبان ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے۔ اسے ظاہری علوم کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو شخص اپنے تصور

پڑھتا۔ وہ جاہل مجہول احمق اور نادان ہے۔ مرشد کامل کی نگاہوں میں عالم و جاہل طالب یکساں ہے۔

کلمہ طیبہ میں چوبیس حروف ہیں۔ اور ہر حرف میں ہزار علم حکمت اور تصرف گنج ہیں۔ مرشد کامل توجہ سے کلمہ طیبہ منکشف کرتا ہے۔ اور ہر علم کلمہ طیبہ سے ظاہر کرتا ہے یہ بالکل سچ ہے۔ کیونکہ حق سے حق ہے۔ مرشد کامل اس سے طالب کا ہر ایک مطلب حاصل کر سکتا ہے۔ اسے صاحب حضوری اور ولی اللہ بنا دیتا ہے۔ کلمہ طیبہ اور اس کے حاضرات کے وسیلے اس طرح حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ کہ پھر اسے جمعیت و نصیب کی احتیاج نہیں رہتی۔

پس معلوم ہوا کہ جاہل بے نصیب۔ بے معرفت اور کافر ہے۔ قولہٗ تعالیٰ۔
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ
یہ اس واسطے ہے کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کا مولےٰ ہے۔ جو ایمان لائے ہیں۔ اور کافروں کا مولےٰ نہیں۔

سنو! کامل عامل وہ ہے۔ جو ہر اسم اور اس کے حاضرات سے طالب کو ہم کلام اور صاحب حضوری بنا دے۔ تاکہ طالب کے دل میں کسی قسم کا غم اور افسوس باقی نہ رہے۔ وہ اسماء حسب ذیل ہیں:۔

اوّل۔ اسم جلّ شانہٗ، اس سے صاحب حضوری اور غرق فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہدایت تلقین ہوتی ہے۔ اسی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک اور حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما۔ اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک، اور حضرت امام اعظمؓ، حضرت امام شافعیؓ، حضرت امام احمد حنبلؓ اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہم اجمعین کے اسمائے مبارک سے فیوض و برکات سے حاصل ہوتے ہیں۔

حبسِ دم سے انبیاء اور اولیاء کی ہر ایک روح سے ملاقات ہوتی ہے۔ نیز چالیس ابدال کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔

حبسِ دم کے سبب مردہ و زندہ سارے غوث، قطب، فقیر اور درویش

ملاقات کرتے ہیں۔

حبسِ دم سے سارے فرشتے خاص کر جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں۔ اور الہام و پیغام پہنچاتے ہیں۔

حبسِ دم سے صور اسرافیلؑ پھونکی جا سکتی ہے۔ جس ملک کو حبس دم والا برباد کرنا چاہے۔ حبس دم کر کے اسرافیلؑ کی کرنا پر پھونکے تو وہ ملک اس طرح برباد ہو جائے گا۔ قیامت تک آباد نہیں ہوگا۔ اور اگر حبس دم کر کے عزرائیل سے لب بہ لب اور دہن بہ دہن ہو کر پھونکے۔ تو دشمن فی الفور ہلاک ہو جائے۔ نیز اپنے نفس کے حاضرات کے وسیلے دوسروں سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ ملاقات کر سکتا ہے۔ اور احوال معلوم کر سکتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح صورت قلب اور صورت روح سے اس کو ملاقات ہوتی ہے۔ جس نے قلب اور روح کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح تمام نور ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس نے نور کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح علم ہدایت کے سبب سے ملاقات ہوتی ہے بشرطیکہ اس نے ہدایت کو حق پہچانا ہو۔ علیٰ ہذا القیاس وہ اپنے جسم سے شیطان لعین کو پیدا کر سکتا ہے۔ و بنا کر بطور غلام اپنے پاس بلا سکتا ہے اور اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا دیکھ سکتا ہے۔ جو مرشد علم حاضرات کی تعلیم نہیں کرتا۔ مرید اس پر یقین ہی نہیں کرتا۔ بیدین و بے یقین مصاحب شیطان ہوتا ہے۔ اور نفس لعین کی قید میں مبتلا ہوتا ہے ؎

مرد مرشد میرساند ہر پیام
مرشد نامرد طالب ناتمام

طالب مطلوب کا خواہشمند مرشد محبوب، عالم اور بے طمع استاد ہونا چاہیے۔ اور فقیر اولیاء باخدا بے کبر و بے ریا ہونا چاہیے۔

توکل اس بات کا نام ہے کہ ملک کے تمام خزانے تو اس کے قبضے میں ہوں اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ لیکن آپ بالکل تارک ہو۔ متوکل کی یہ حالت نہیں ہوا کرتی ؎

از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است
فقر اضطراری او ست آں فقر بے حیا است

؎ روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق   دریا بہ مشت خاک مکدر نمی شود

علم دعوت کا عامل و عالم موذیوں کو قبل الابتلا قتل کرتا ہے۔ غالب اور تیغ زن ہوتا ہے۔ اگر ایک طرف لاکھوں کروڑوں سوار اور پیادے جمع کئے جائیں اور ایک طرف صرف عامل دعوت ہو۔ تو عامل کی طرف سے غیب سے فرشتوں کا لشکر نمودار ہو کر ان سواروں اور پیادوں کو ایک لحظہ میں اندھا اور دیوانہ بنا دے گا۔ کہ بدن کے کپڑے بھی پھاڑ ڈالیں گے۔ اور گھوڑے پر اس طرح سوار ہوں گے۔ جیسے گدھے پر، ان کے چھکے چھوٹ جائیں گے۔ اور تلوار کا وار تک نہ کر سکیں گے۔

اگر عامل دعوت تصور میں کسی کی آنکھ نکال لے یا بینائی دور کرے۔ تو فی الواقعہ اس دشمن کی آنکھ نکل آئے گی اور بینائی جاتی رہے گی۔ یا اگر بذریعہ تصور اس کے ہر ایک عضو سے زندگی لے لے گا۔ تو دراصل وہ عضو بیکار ہو جائے گا۔ اگر تیر سے اس کے زخم لگائے گا۔ تو ساری عمر بیکار رہے گا۔ کبھی تندرست نہ ہو گا۔ اس قسم کے ہتھیار اولیاء اللہ کے پاس ہوا کرتے ہیں ؎

خندہ بر سینہ صافاں میکنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد رویش خندی خود کند

علم دعوت کا عامل اور صاحب تصور کامل صاحب توفیق، اکمل، متحمل اور بردبار ہوتا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں اسے کمال یا وصال حاصل ہوتا ہے۔

طالب اللہ کے وجود میں دماغ سے لے کر ناف تک ستر مقام ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے حاصل کرنے میں توحید معرفت اور قرب الٰہی کے انوار متجلی ہوتے ہیں۔ اور یہ صبح و شام کی مشق وجودیہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ وہ ستر مقام یہ ہیں:۔

پانچ پانچ ہر ایک آنکھ میں، دس دس دونوں کانوں میں۔ ایک زبان پہ پانچ سینے میں پانچ قلب میں، دس دس ہر دونوں پہلوؤں میں، پانچ ناف میں چار عقل میں۔

نفس کو قتل کرنا حضوری خاص کا مرتبہ ہے۔ اس مشق وجودیہ کی ابتدا میں مقام لی مع اللہ اور انتہا میں مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک لطیفہ سے لطیفہ غیب الغیب کھلتا ہے۔ اور ذکر و حضور حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس نور حضور میں تمام حجاب باصواب و ناشنو ہوتے رہتے ہیں ؎

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لی مع اللہ

صاحب تصور کے طریق کی دو علامتیں ہیں۔

اوّل ۔ حق کی وصیت کرنا۔

دوم ۔ صبر کی وصیت کرنا

بر کچھ حضوری میں دیکھتا ہے اس پر صبر کرتا ہے ۔ اور خاموش رہتا ہے

حدیث ۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُہٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اس کی زبان گونگی ہو گئی ہے

چشم را بگشا بہ بیں رویت خدا
بالیقین با عیان در دل صفا

رویت خدا ان اسماء کی برکت سے حاصل ہوتی ہے ۔ اسم اللہ اور اسم للہ کے تصور ۔ اسم لہ کی توجہ ۔ اسم ھو کے تفکر ۔ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور سے ۔

تصور مشاہدے کا وسیلہ ہے اسم فقر سراسر فیض ہے فضل ۔ اور رحمت ہے مندرجہ بالا اسماء سے لقائے الٰہی کی رویت نصیب ہوتی ہے ۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِہٖ وَلِقَارِئِہٖ وَلِحَافِظِہٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِیْہِ

وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِیْبِہٖ الْخَاصِّ وَاٰلِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ

اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

خاتمہ

بحمد اللہ کہ ختم آمد کتابے   کتابے مستطابے لاجوابے!
کتابے بس نے کہ روشن آفتابے   ز نورِ حق درو افتادہ تابے
شد ایں دنیا و ما فیہا سرابے   کتابے طالباں را شربت آبے
شود بیدار عقل و کامیابے   کسے کہ خواند ایں روشن کتابے
بحکم حاجئ والا جنابے   دلش روشن چو روشن ماہتابے
فروغ راستی بر چہرۂ او   ز دنیا ترک دنیا بہرۂ او
بحرمین الشرفین جبہ را سود   نشانے سجدہ ہا بر جبہہ موجود
بطفلی و جوانی عشق ورزید   بہ پیری و فقیری عشق ورزید
ز عالی ہمتی مسجد بنا کرد   جوار مسجد دگر شخصے طلب کرد
کنوں صد بارے شوئم دہاں را   بصد مسواک مے مالم زباں را
بدریا شست و شو سازم بدن را   بہ پرشم شستہ نو پیرہن را
دوگانہ اندر ایں مسجد گذارم   وزاں پس رو بسوئے قبلہ آرم
ز روح پر فتوح پیر باھو   مدد در خواستہ گریم کہ یاھو
اگر دیں دارم و گر بت پرستم   بیامرزم بہر نوعے کہ ہستم
الٰہی ذرہ آتش بجاں ریز   شرر در پیشۂ از استخواں ریز
یکے را پائے بشکستی و خواندی   دگر را بال و پر دادی و راندی
الٰہی واقف حال زارم   کہ من مسکیں بجز تو کس ندارم
الٰہی یا الٰہی یا الٰہی!   بہ مشغولان وقت صبح گاہی!
بہ مہ روئے کہ شمع انبیا بود   بہ محبوبے کہ نامش مصطفےٰ بود
بجام بے چراغ تنگ حالاں   بجان بے گناہے خورد سالاں
بہ مدحے کاں بہ دلہائے در آید   بآہے کز دلِ صوفی بر آید

بہ محبوباں کہ در جلباب نور اند   بپاکاں کہ دائم حضور اند !
ز سادات مرا مسعود گرداں   ز فضلت عاقبت محمود گرداں
بحمد اللہ کہ آں کس را غلامم   عطائے او کند دفع ظلامم
محبی مشفقی تا عبد یگانہ   شدہ ممنون احسان او زمانہ
کہ او ہست از غلام نقشبنداں   جبیں سائے مقتدای نقشبنداں
بدارد بر جبیں داغ غلامی   کہ فضل الدین نامش ہست نامی
برائے ترجمہ اردو بصد شوق   کمر بستہ چناں برخاست از ذوق
کہ از تصنیف باہوؒ عقل بیدار   رساند عقل را بر جائے ابرار
کہ از اسرار لاہوت است ایں گنج   نہاں چوں در کنوں بود بے رنج
تصوّف را لباس نو بپوشاند   بہ اردو جامہ دادہ صدر بنشاند
ز عربی فارسی اردو تراجم   کنایندہ ز کتب اہل اکرم
برائے صوفیاں صافی صفا کیش   کشادہ خزان یغما بہر درویش
بہ بیں گرد را با صدق خوانی   بہر حرفش نہاں گنج معانی
شریعت ہم طریقت ہم حقیقت   تصوّر ہم تفکّر ہم جمعیّت
تذکر را چناں بکشود بابے   نیابی در بجزایں صد کتابے
پے تاریخ ہاتف گفت ناگاہ   کرداند شغل مرد واقف راہ
خداوندا طفیل شاہ ابرار   ز شر نفس امّارہ نگہدار
خداوندا بحق غوث اعظمؒ   بر برکت پیر باہوؒ دور کن غم
طفیل چشتیاں و سہروردی   خط طومار عصیاں در نوردی
بہ پیراں نقشبندی ہم گناہ بخش   طفیل جملہ مرداں اللہ بخش

رقم کردہ است ایں محبوب عالم
بلطف شاہ جیلاں غوثؒ اعظم

ہماری چند دیگر مطبوعات

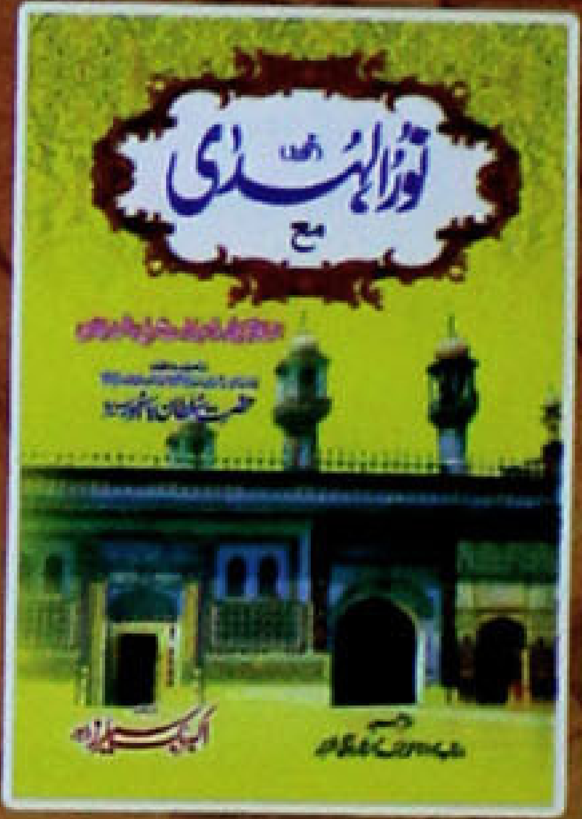
نور الہدیٰ
مع
اکبر بک سیلرز

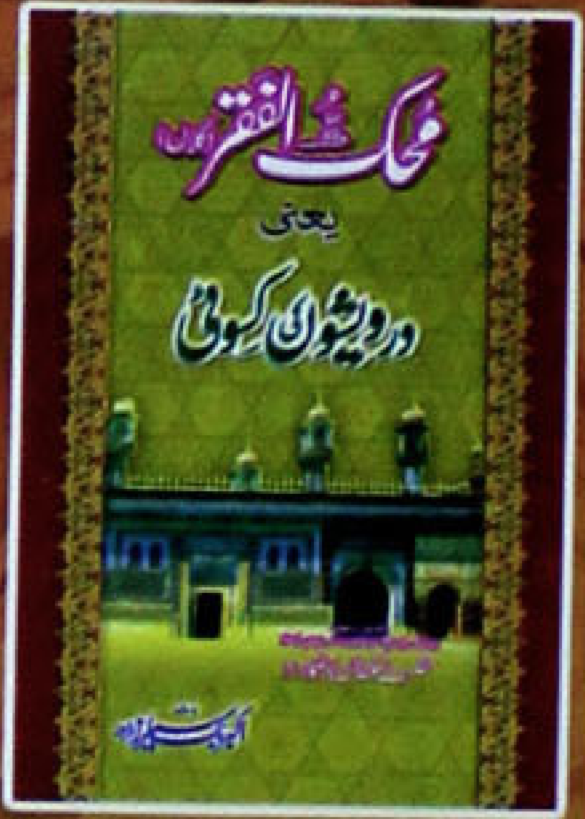
محک الفقر
یعنی
درویشوں کی کسوٹی
اکبر بک سیلرز

کلید التوحید
اکبر بک سیلرز

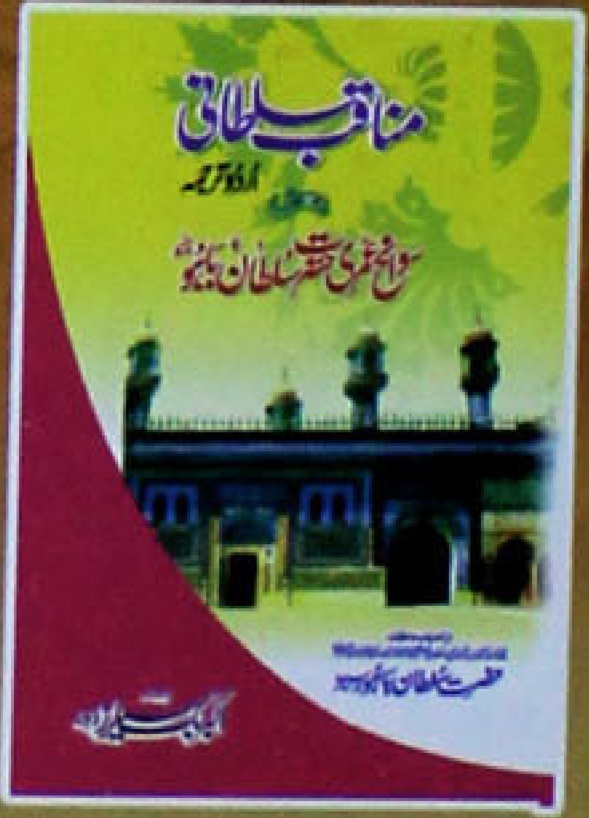
مناقب سلطانی
اردو ترجمہ
اکبر بک سیلرز

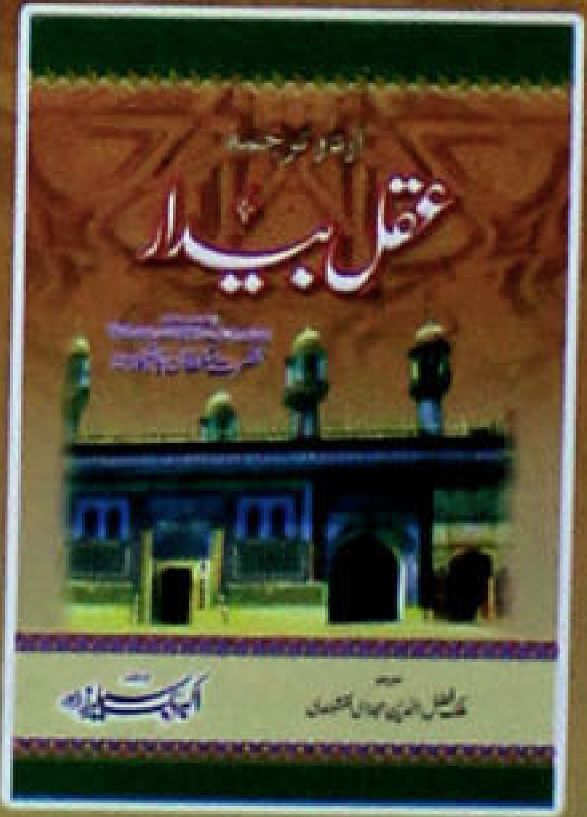
اردو ترجمہ
عقل بیدار
اکبر بک سیلرز

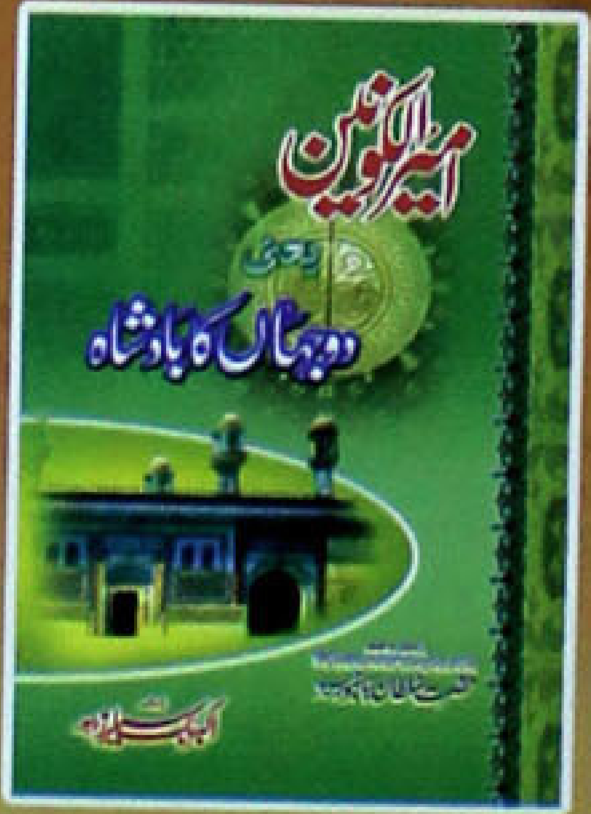
امیر الکونین
یعنی
دوجہاں کا بادشاہ
اکبر بک سیلرز

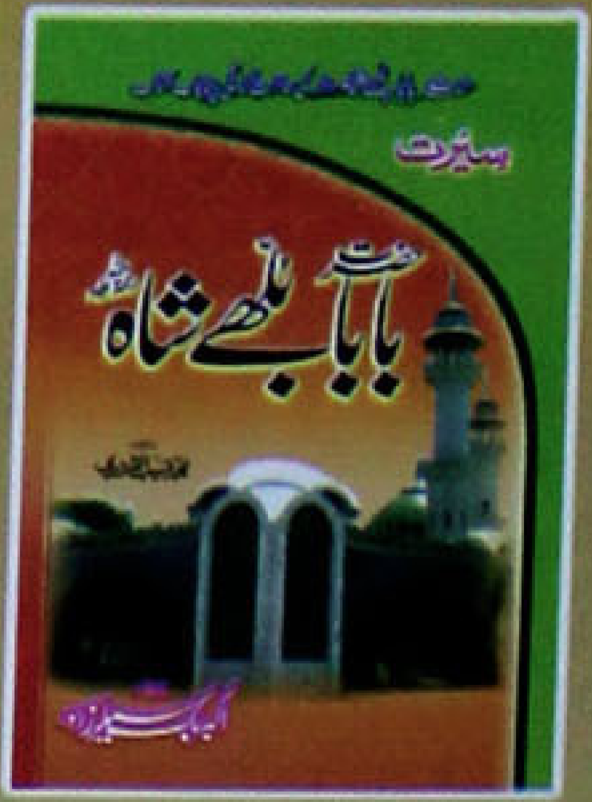
سیرت
بابا بلھے شاہ
اکبر بک سیلرز

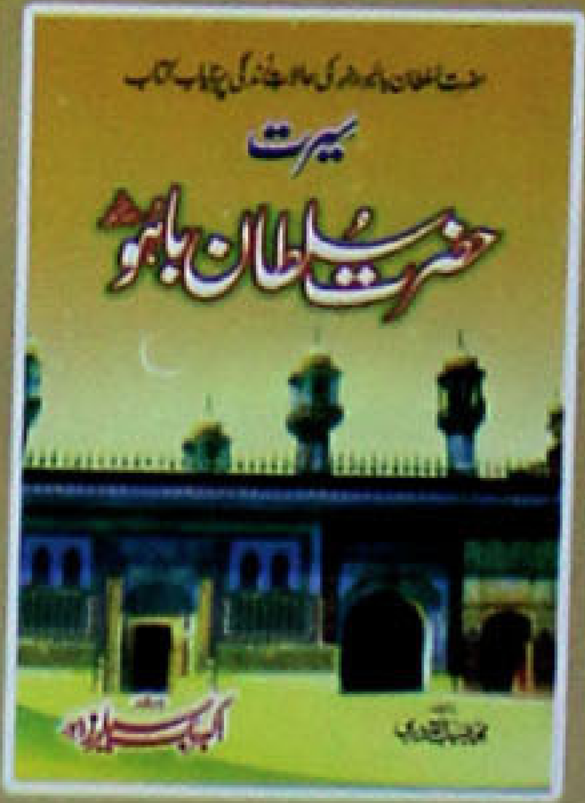
سیرت
حضرت سلطان باہو
اکبر بک سیلرز

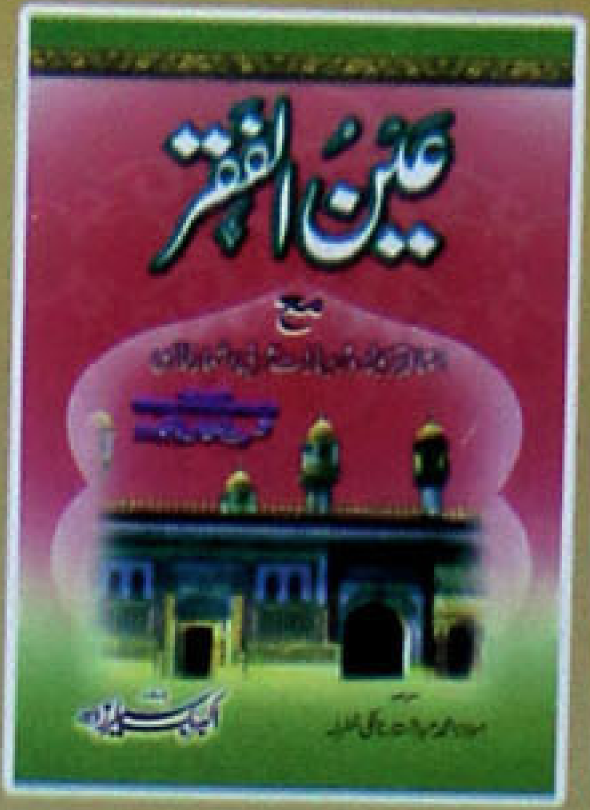
عین الفقر
مع
اکبر بک سیلرز

Designed by: Sakhawat 0321-8440620

ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371